

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

علامات

علیہ السلام
ظہورِ مہدی

علامہ طالب جوہری

AL-HASSAN BOOK DEPOT
MASJID-E-BABUL ILM
North Nazimabad, Karachi.
Phone: 6626074

مقام اشاعت

امام بارگاہ باب العلم نشاط کالونی

آر۔ اے بازار، لاہور چھاؤنی

فہرست

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۸	عرض ناشر	۱
۹	ابتدائیہ	۲
۱۱	مہدیؑ — ایک اجمالی تعارف	۳
۱۳	تعداد احادیث دربارہ مہدیؑ	۴
۱۵	اعتراف ولادت امام مہدیؑ	۵
۲۳	اظہار ولادت امام مہدیؑ	۶
۲۵	مہدیؑ کو دیکھنے والے	۷
۲۵	علامات کا تعارف	۸
۲۳	طویل روایات	
۲۴	روایت معراج	۹
۵۵	روایت جابرؓ	۱۰
۶۳	روایت ابن عباسؓ	۱۱
۷۵	روایت اصبحؓ	۱۲

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۸۷	روایت نزال ابن سبرہؓ	۱۳
۹۷	خطبۃ البسیان	۱۴
۱۷۲	روایت جابر جعفیؓ	۱۵
۱۸۶	روایت ابو بصیر	۱۶
۱۹۴	روایت حران	
۲۲۱	معاشرتی علامات	
۲۲۲	جمہوریت	۱۷
۲۲۲	جابر حکمران	۱۸
۲۲۳	مدعی نبوت	۱۹
۲۲۴	مدعی منصب	۲۰
۲۲۶	دین اور علم دین	۲۱
۲۲۸	معاشرتی انقلاب	۲۲
۲۳۰	معاشرتی مزاج	۲۳
۲۳۱	فربہ معاشرہ	۲۴
۲۳۷	خواتین	
"	خواتین	۲۵
۲۳۸	ازدواج	۲۶

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۲۳۹	مسلمان	۲۷
۲۴۱	شیعوں کی حالت	۲۸
۲۴۳	انتظار کرنے والے	۲۹
۲۴۴	مدعی رویت	۳۰
۲۴۷	فقرو فاقہ	۳۱
۲۴۸	فاقہ اور احتیاج	۳۲
۲۵۱	قتل اور موت	۳۳
۲۵۲	امراض	۳۴
۲۵۲	(جغرافیائی علامات)	
۲۵۵	یورپ	۳۵
۲۵۷	افریقہ	۳۶
۲۵۸	چین	۳۷
۲۵۹	چین، خروج عمانی	۳۸
۲۶۰	روس	۳۹
۲۶۲	آذربائیجان	۴۰
۲۶۳	مشرق	۴۱
۲۶۵	مشرق کی آگ	۴۲

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۲۶۹	مختلف ممالک	۴۳
۲۶۳	تہران ولایت	۴۴
۲۶۴	تہران	۴۵
۲۶۵	عجم	۴۶
۲۶۵	قبور ائمہ	۴۷
۲۶۶	خراسان و سیستان	۴۸
۲۶۶	قم	۴۹
۲۶۸	قم / تہران	۵۰
۲۶۹	قزوین	۵۱
۲۸۱	کوفہ، ملتان، خراسان	۵۲
۲۸۶	عراق	۵۳
۲۸۸	<div style="border: 1px solid black; padding: 5px; display: inline-block;"> خطبہ کولہ </div>	
۲۹۲	مسجد برائنا	۵۴
۳۰۰	کوفہ	۵۵
۳۰۳	کوفہ اور دس علامتیں	۵۶
۳۰۸	حجاز - نجف	۵۷
۳۰۹	نجف، بغداد، حجاز	۵۸

صفحه	مضامین	نمبر شمار
۲۱۰	قبر کیل	۵۹
۲۱۲	مصر و شام	۶۰
۲۱۶	شام	۶۱
۲۱۹	پانچ دریا	۶۲
۲۲۰	گرہن	۶۲
۲۲۲	جمادی الثانیہ و رجب	۶۳
۲۲۳	صفر	۶۵
		۶۶
	خروج	
۲۲۴		
۲۲۵	روایت ابو ذر	۶۶
۲۲۶	خطبہ عجماء	۶۷
۲۲۸	خروج سفیانی	۶۸
۲۳۱	خروج	۶۹
۲۳۲	خروج اصہب جریہ قحطانی	۷۰
۲۳۶	خروج مغربی	۷۱
۲۳۷	بغداد - خروج ہمدانی	۷۲
۲۳۳	توقیت کاملہ	۷۳

عرض ناشر

طبع اول

ظہور مہدی — انسانیت کے تھکے ہوئے اعصاب کی تسکین کا ذریعہ ہے وہ ایک ایسی حقیقت ہے جو انسانیت کے لیے حتیٰ بھی ہے اور ناگزیر بھی۔ لیکن یہ ظہور کن حالات میں ہوگا اور ہمیں اس سے قبل تیاری کا موقع ملے گا بھی یا نہیں؟ یہ کتاب اسی سوال کا جواب ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل اطہر نے اسی لیے تاریخ کی تاریک راہوں پر علامتوں کے چراغ روشن کر دیئے تھے۔

حجت الاسلام والمسلمین علامہ طالب جوہری دام ظلہ العالی برصغیر کے علم شناس حلقوں کے لیے محتاج تعارف نہیں ہیں۔ ان کی یہ کاوش ہم اس امید کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ ملت اسلامیہ اس آئینے میں اپنی صورت دیکھ کر اپنے عادات و اطوار کو درست کرنے کی کوشش کرے گی۔ تاکہ دنیا و آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہو سکے۔ پوری کوشش کے باوجود کتاب اغلاط کتابت سے مکمل طور پر محفوظ نہ رہ سکی لہذا ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔

ناشر

ابتداء

عقیدہ مہدی اور اس کے تعلقات پر اسلام کے علمی ذخیرے میں اتنا مبسوط تحریری مواد موجود ہے کہ اگر انسان صرف اسی کے مطالعہ کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دے تو عمر عزیز کا ایک طویل حصہ صرف ہو جائے۔

اردو زبان میں بہت کچھ لکھا گیا ہے خصوصیت کے ساتھ علاماتِ ظہورِ مہدی پر اردو میں چند اچھی کتابیں موجود ہیں۔ اس کے باوجود میں نے یہ حقیقتی کوشش کیوں کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اب سے برسوں پہلے کراچی کے ایک معروف روزنامہ میں اس موضوع پر میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں بعض ایسے حوالے نقل ہو گئے تھے جن کا کوئی مدرک نہیں تھا۔ لہذا میں نے اس کی تلافی کے لیے اس مجموعے کو مرتب کیا اور یہ کوشش کی کہ مدرک کے بغیر ایک جملہ بھی نقل نہ ہو اور حتی الامکان حوالے بھی نقل کر دیئے ہیں۔ تاکہ قارئین میں علمی ذوق رکھنے والے حضرات اصل مآخذ کی طرف رجوع کر کے علمِ رجال و روایت کی روشنی میں کسی بھی روایت کے صحت و سقم کو معلوم کر سکیں۔ اس مجموعے کی تحریر کا دوسرا سبب یہ تھا کہ شاید یہی عمل میرے ذنوب کا کفارہ قرار پائے۔

میں نے یہ مسودہ برسوں پہلے مدون کیا تھا۔ لیکن وہ دورانِ کتابت تلف ہو گیا۔ از سر نو مرتب کرنے کے سبب روایات کی کثیر تعداد درج ہونے سے رہ گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ مقالہ بھی رہ گیا جس میں علامات کے سلسلے میں میرے خیالات تھے۔

اس بات کا امکان ہے کہ مستقبل میں یہ مقالہ مکمل ہو کر ارباب نظر کی خدمت میں پیش ہو سکے۔

روایات کے ترجمے قلم برداشتہ ہیں جن میں سہو یا عدم فہم کا بھی امکان ہے۔
ابتداء میں چند عنوانات ایسے بھی ہیں، جن کا بظاہر اصل موضوع سے کوئی ربط نہیں
ہے انہیں صرف اس لیے پیش کیا گیا ہے کہ اصل موضوع کے مطالعہ سے قبل قاری کے
ذہن میں مہدئی کے سلسلہ میں بنیادی باتیں محفوظ ہو جائیں۔ و ما توفیقی الا
باللہ العلی العظیم۔

طالب جوہری

مارچ ۱۹۸۷ء



مہدی

ایک اجمالی تعارف

- نام — محمدؐ
 باپ — حسنؑ عسکری
 سلسلہ نسب — حسن عسکری ابن علی نقی بن محمد تقی بن علی رضا بن موسیٰ کاظمؑ
 بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن
 علی ابن ابی طالب علیہم السلام
 ماں — زحر بنت یسوعا بن قیصر بادشاہِ روم
 کنیت — ابو القاسم
 القاب — مہدی، منتظر، صاحبِ زمان، قائمِ حجتہ اللہ وغیرہ
 ولادت — ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ، نصف شب کے وقت، شہر ساقل میں۔
 ابتدائے امامت — ۲۶۰ ہجری
 غیبتِ صغریٰ — اس غیبت کا عرصہ ۶۹ سال ہے، مہدی اس عرصہ میں اپنے نائبین
 کے ذریعہ لوگوں سے خط و کتابت رکھتے تھے۔ غیبتِ صغریٰ کا دور
 چوتھے نائب کے انتقال پر ۳۲۹ھ میں ختم ہوا۔
 نائبین — اول — ابو عمر و عثمان بن سعید بن عمرو عمری اسدی، متوفی ۲۸۰ھ (غالباً)
 دوم — ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید، متوفی ۳۰۴ھ
 سہم — ابو القاسم حسین ابن روح لوہجی، متوفی ۳۲۶ھ

چہارم۔ ابوالحسن علی بن محمد سری، متوفی ۳۲۹ھ

- غیبت کبریٰ — غیبت کبریٰ کا یہ سلسلہ ۳۲۹ھ سے شروع ہوا اور اب تک جاری ہے
 نقشِ خاتم — اَنَا حُجَّةُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ
 نقشِ پرچم — الْبَيْعَةُ لِلَّهِ
 انصارِ خاص — تین سوتیرہ
 مقامِ ظہور — مکہ معظمہ
 مقامِ ہیبت — رکن و مقام کے درمیان
 مدتِ حکومت — اس میں اختلاف ہے۔ ۴۰/۷۰ سال وغیرہ۔
 حد و سلطنت — پورا کرۂ ارض

حلیہ — صورت و سیرت میں رسولؐ سے مشابہ، چہرہ چاند کی طرح نورانی،
 دابنہ رخسار پر سیاہ چمکتا ہوا تیل، سر مبارک گول، اور کندھوں
 تک لگیسو، پیشانی چوڑی اور روشن، ابرو کشیدہ، آنکھیں سرنگیں،
 ناک ستواں اور باریک، دانت چمکدار اور چوڑے، اور ایک دوسرے
 سے ملے ہوئے، دائرہی گھنی اور سیاہ، ہاتھ نرم، سینہ کشادہ
 اور چوڑا، شکم باہر کو نکلا ہوا، پنڈلیاں پتلی۔

۱۔ یہ حلیہ معصومین سے مروی احادیث اور ان لوگوں کے اقوال سے مرتب کیا گیا ہے، جنہوں نے
 آپؐ کو بچپن اور جوانی میں دیکھا ہے۔

تعداد احادیث

دربارہ مہدیؑ

آقائی صافی گھلپائیگانی نے اپنی کتاب منتخب الاثر میں شیعہ دسی روایات کے اعداد و شمار جمع کیے ہیں، جن کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

① وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام بارہ ہیں اور ان کے پہلے علیؑ اور

آخری مہدیؑ ہیں، وہ اکانوے (۹۱) ہیں

② وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ خاندان رسولؐ سے ہیں۔

تین سو نو اسی (۳۸۹) ہیں۔

③ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ نسل فاطمہ سے ہیں ایک سو

بانوے (۱۹۲) ہیں

④ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ نسل علی سے ہیں دو سو

چودہ (۲۱۴) ہیں

⑤ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ، امام حسینؑ کی نویں پشت

میں ہیں ایک سو اترتالیس (۱۴۸) ہیں۔

⑥ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ، امام زین العابدینؑ کی نسل

سے ہیں ایک سو پچاسی (۱۸۵) ہیں۔

⑥ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ امام حسن عسکری علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں، ایک سو چھیالیس (۱۲۶) ہیں۔

⑧ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ مہدی بارہویں اور آخری امام ہیں۔ ایک سو چھتیس (۱۳۶) ہیں۔

⑨ وہ روایات جو مہدیؑ کی ولادت کے متعلق ہیں دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں۔

⑩ وہ روایات جن میں ان کی طولانی عمر کا تذکرہ ہے تین سو اٹھارہ (۳۱۸) ہیں۔

⑪ وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ مہدیؑ کی غیبت طویل ہوگی اکانوے (۹۱) ہیں۔

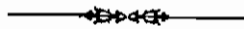
⑫ وہ روایات جن میں ظہور مہدیؑ کی بشارت ہے، چھ سو تاون (۶۵۷) ہیں۔

⑬ وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ مہدیؑ دنیا کو عدل و داد سے پر کر دیں گے ایک سو تیس (۱۲۳) ہیں۔

⑭ وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ دین اسلام مہدیؑ کے ذریعہ دنیا پر حاوی ہوگا، سینتالیس (۴۷) ہیں۔

مہدیؑ سے متعلق اسلامی ذخیرہ احادیث میں کل روایات کی تعداد دو ہزار

آٹھ سو ستر (۲۸۷۰) ہے



اعتراف و ولادتِ مہدی

علامہ مرزا حسین نوری طبرسی نے اپنی کتاب کشف الاستار میں اہلسنت کے ان چالیس علماء و محدثین کا ذکر کیا ہے جو مہدی علیہ السلام کی ولادت کے قائل ہیں، ان کے علاوہ علامہ معاصر شیخ محمد رضا طبسی نے اپنی کتاب الشیعة والرحیعة کی پہلی جلد میں اس فہرست میں بائیس افراد کا اضافہ کیا ہے، اور فاضل صفا علی محمد خلیل نے اپنی کتاب "الامام المہدی" میں پانچ افراد کا مزید اضافہ کیا ہے جن کی مکمل فہرست حسب ذیل ہے۔

① ابوسالم کمال الدین محمد بن طلحہ بن محمد حسن قرشی نصیبی متولد ۵۸۲ھ نے اپنی

کتاب مطالب السؤل میں لکھا ہے: الباب الثانی عشر فی

ابی القاسم محمد ابن الحسن الخالص بن علی

المتوکل بن محمد القانع بن علی الرضا بن موسیٰ

الکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر

بن علی زین العابدین بن الحسین الزکی بن علی

المُرْتَضیٰ بن ابی طالب المہدی اَلْحُجَّةُ الخلف

الصالح المنتظر علیہم السلام ورحمته و

برکات — فاما مولد فبسر من رائی فی

② ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن محمد گنجدی شافعی نے کفایت الطالب اور البیان فی اخبار صاحب الزمان میں ذکر کیا ہے۔

③ شیخ نور الدین علی بن محمد بن صباح ماکلی نے اپنی کتاب الفصول المہتمہ میں ایک پورا باب لکھا ہے، جس میں تاریخ ولادت، امامت اور غیبت وغیرہ پر گفتگو کی ہے۔

④ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قز علی بن عبد اللہ بغدادی حنفی (سبسط ابو الفرج عبد الرحمن بن جوزی) نے اپنی کتاب تذکرہ خواص الامم میں ذکر کیا ہے

⑤ شیخ محی الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی بن محمد بن عربی الحاتم الطائی اندلسی نے فتوحات مکہ کے باب ۳۶۶ میں ذکر کیا ہے اور مہدی کا شجرہ نسب بیان کیا ہے۔

⑥ عبد الوہاب ابن احمد علی شعرانی نے اپنی کتاب الیواقیت و الجواہر فی عقائد الاکابر میں ذکر کیا ہے اور ان کی ولادت ۵ شعبان ۲۵۵ھ کی نصف شب بیان کی ہے۔

⑦ شیخ حسن عراقی، عبد الوہاب شعرانی نے اپنی کتاب لوائح الانوار فی طبقات الاخیار جلد دوم (مطبوعہ مصر ۱۳۰۵ھ) میں شیخ حسن عراقی کا ذکر کیا ہے اور امام مہدی سے ان کی ملاقات کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔

⑧ علی الخواص براسی، شعرانی کے استاد ہیں، لوائح الانوار میں امام مہدی سے ان کی ملاقات کا ذکر موجود ہے۔

- ۹ نور الدین عبدالرحمان بن احمد بن قوام الدین دشتی جامی حنفی نے اپنی کتاب شواہد النبوة میں حکیمہ خاتون سے روایت نقل کی ہے۔
- ۱۰ حافظ محمد بن محمد بن محمود بخاری (خواجہ پارسا) نقشبندی نے اپنی کتاب فصل الخطاب میں مہدیؑ کی ولادت کا ذکر کیا ہے۔
- ۱۱ حافظ ابوالفتح محمد بن ابی الفوارس نے اپنی کتاب اربعین میں ایک روایت نقل کی ہے جس میں مہدیؑ کو حسن عسکری کا فرزند بتایا گیا ہے۔
- ۱۲ عبدالحق دہلوی بخاری نے اپنے ایک رسالہ میں مہدیؑ کا ذکر کیا ہے اور قصہ ولادت کو بھی بیان کیا ہے۔
- ۱۳ جمال الدین عطار اللہ ابن غیاث الدین فضل اللہ بن عبدالرحمان نے روضۃ الاحباب میں مہدیؑ کی ولادت وغیبت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔
- ۱۴ حافظ ابو محمد احمد بن ابراہیم بن ہاشم طوسی بلاذری نے خود مہدیؑ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی نے اس حدیث کو مشافہ بن عقیلہ سے نقل کیا ہے۔
- ۱۵ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد خشاب نے ایک مختصر کتاب آئمہ کی ولادت و وفات پر لکھی ہے۔ اس میں مہدیؑ کی ولادت تمام اور کنیت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔
- ۱۶ ملک العلماء شہاب الدین ابن شمس الدین بن عمر دولت آبادی صاحب بحر مواج نے اپنی کتاب ہدایۃ السعداء میں ذکر کیا ہے۔
- ۱۷ علی متقی بن حسام الدین بن قاضی عبدالملک بن قاضی خان قرشی نے اپنی

کتاب المرقات شرح مشکوٰۃ میں اہل تشیع کا قول نقل کیا ہے اور پھر اس کی تائید کی ہے۔

(۱۸) فضل ابن روزبهان نے علامہ علی کی کتاب ہنج الحق کا جواب لکھتے ہوئے اپنی کتاب ابطال الباطل میں چہارہ معصومین پر سلام بھیجا ہے جس میں مہدیؑ کے متعلق یہ اشعار ہیں۔

سلام علی القائم المنتظر امامی جہز جیش الصفاء
سیطلع کالشمس فی غاسق ینجیہ من سیفہ المنتقی
ترای یملاء الارض من عدلہ کما ملئت جوراھل الھوی
سلام علیہ و آباءہ والنصارہ ماتدوم السماء

(۱۹) الناصر لدین اللہ احمد بن المستضیٰ نور اللہ (عباسی خلیفہ) نے اس سرواب مقدس کی تعمیر کو ذاتی جو آپ کا محل ولادت بھی ہے اور مقام غیبت بھی

(۲۰) شیخ سلیمان بن خواجہ کلال الحسین قندوزی بلخی نے اپنی کتاب ینایع المودۃ میں مہدیؑ پر کئی باب تحریر کیے ہیں اور اس بات کو ثابت کیا ہے کہ وہ امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں۔

(۲۱) شیخ الاسلام شیخ احمد جامی، عبدالرحمان جامی نے اپنی کتاب نفحات میں ان کے سرواب مقدس میں جانے اور مہدیؑ سے ملاقات کرنے کا واقعہ تحریر کیا ہے۔ انہوں نے اپنے اشعار میں بارہ اماموں کے نام نظم کیے ہیں۔

(۲۲) صلاح الدین صفدی نے شرح دائرہ میں تحریر کیا ہے کہ مہدیؑ موعود بارہویں

امام ہیں۔ جن کے اول علی اور آخر مہدی ہیں۔

۲۳) مصر کے مشائخ میں سے ایک شیخ، جنہوں نے امام مہدی کی بیعت کی تھی شیخ عبداللطیف حلبی نے اپنے والد شیخ ابراہیم قادری حلبی سے اس کی روایت کی ہے۔ (بحوالہ نیا بیع المودۃ)

۲۴) شیخ عبدالرحمان بسطامی (بحوالہ نیا بیع المودۃ)

۲۵) علی اکبر بن اسد اللہ مودودی نے اپنی کتاب مکاشفات میں ذکر کیا ہے۔

۲۶) عبدالرحمان صاحب کتاب مرآة الاسرار نے ذکر کیا ہے۔

۲۷) وہ قطب جس کے لیے عبدالرحمان صوفی نے کتاب مرآة الاسرار تحریر کی ہے

اس میں لکھا ہے کہ اس قطب کا امام مہدی سے ربط تھا۔

۲۸) قاضی جواد ساباطی، نصرانی سے مسلمان ہوئے اور اسلام کی حقانیت پر ابراہیم

السا باطیہ نامی کتاب لکھی اس میں امام مہدی کا ذکر کیا ہے۔

۲۹) سعد الدین محمد بن موید بن ابی الحسن بن محمد بن حمویہ معروف بہ سعد الدین

حموی انہوں نے امام مہدی کے حالات پر ایک مفصل کتاب تحریر کی ہے۔

۳۰) عامر بن عامر بصری نے اپنے قصیدہ تائیدہ میں امام مہدی کی غیبت کا ذکر کیا

ہے۔

۳۱) صدر الدین قونوی نے امام مہدی کی شان میں اشعار کہے ہیں۔

۳۲) مولانا جلال الدین رومی صاحب مثنوی نے ائمہ اثناعشر کی شان میں

ایک قصیدہ لکھا ہے جس میں امام حسن عسکری کے بعد امام مہدی کا ذکر کیا ہے

۳۳) شیخ محمد عطار (فارسی کے مشہور شاعر) انہوں نے اپنی کتاب مظهر الصفات

میں ائمہ اثناعشر کی مدح کی ہے اور امام مہدیؑ کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔

شمس تبریز (بحوالہ نیا بیع المودۃ) (۳۴)

نعمت اللہ ولی (بحوالہ نیا بیع المودۃ) (۳۵)

سید سیدی (بحوالہ نیا بیع المودۃ) (۳۶)

سید علی ابن شہاب الدین مہدانی۔ (۳۷)

شیخ محمد صبان مصری نے اپنی کتاب اسعاف الراغبین میں ذکر کیا ہے (۳۸)

عبداللہ بن محمد مطیری نے اپنی کتاب الریاض الزاہرہ میں ذکر کیا ہے۔ (۳۹)

محمد راج الدین رفاعی نے اپنی کتاب صحاح الاخبار میں ذکر کیا ہے۔ (۴۰)

ابن اثیر نے نہایت جلد اول صفحہ ۱۸۴ مطبوعہ مصر میں ذکر کیا ہے۔ (۴۱)

ملاحسین کاشفی نے روضۃ الشہداء مطبوعہ ہندوستان صفحہ ۳۶۶ پر ذکر (۴۲)

کیا ہے

ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں جلد دوم صفحہ ۲۵۱ پر ذکر کیا ہے۔ (۴۳)

حافظ بیہقی شافعی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے۔ (۴۴)

سید احمد زینی وطلان نے فتوحات اسلامیہ جلد دوم صفحہ ۳۲۲ پر ذکر کیا ہے (۴۵)

ابن حجر نے صواعق محرقة صفحہ ۱۳۲ پر ذکر کیا ہے۔ (۴۶)

ابن اثیر نے اپنی تاریخ کی جلد ہفتم صفحہ ۹ پر ذکر کیا ہے۔ (۴۷)

ابوالفداء نے اپنی تاریخ کی جلد دوم صفحہ ۵۲ پر ذکر کیا ہے۔ (۴۸)

علامہ عثمانی احمدی نے جلد سوئم صفحہ ۲۹۱ پر ذکر کیا ہے۔ (۴۹)

شہاب الدین ابو عبداللہ یا قوت حموی نے اپنی معجم جلد ششم صفحہ ۵۵ پر (۵۰)

ذکر کیا ہے۔

- (۵۱) شبراوی نے اپنی کتاب التماہ فی حب الاشراف صفحہ ۶۹ پر ذکر کیا ہے
- (۵۲) خمر اوی نے اپنی کتاب مشارق الانوار میں ایواقیت و ابجواہر سے نقل کیا ہے
- (۵۳) ذہبی نے اپنی کتاب دول الاسلام جلد اول صفحہ ۱۱۵ پر ذکر کیا ہے۔
- (۵۴) یافعی نے اپنی تاریخ کی جلد دوم صفحہ ۶۰ پر ذکر کیا ہے۔
- (۵۵) شیخ عبدالوہاب نے اپنی کتاب کشف الغمہ جلد اول صفحہ ۶ پر ذکر کیا ہے۔
- (۵۶) صاحب طبقات نے اپنی کتاب کی جلد دوم صفحہ ۱۲۲ پر ذکر کیا ہے۔
- (۵۷) شمس الدین قاضی حسین بن محمد بن حسن کریمی مالکی نے تاریخ الخمیس صفحہ ۲۳ اور ۲۸۰ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۸) ملا علی متقی نے اپنی کتاب البرہان میں ذکر کیا ہے۔

(۵۹) ملا علی قاری مؤلف المرقاة فی شرح مشکوٰۃ نے ذکر کیا ہے۔

(۶۰) شبلی نے نور الابصار میں تذکرہ کیا ہے

(۶۱) شیخ الاسلام ابراہیم بن سعد الدین

(۶۲) ابوالسور احمد بن ضیاحفی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۳) عماد الدین حنفی۔

(۶۴) محمد ابن محمد مالکی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۵) یحییٰ بن محمد حنبلی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۶) نصر بن علی جہضمی امام بخاری اور امام مسلم کے شیخ ہیں۔ انہوں نے تاریخ مولید

آئمہ میں ولادت امام مہدیؑ پر حکیمہ خاتون کی روایت اور امام مہدیؑ کے دیگر

حالات تحریر کیے ہیں۔

ان حضرات کے علاوہ کچھ لوگ اہل سنت میں ایسے بھی ہیں، جو امام مہدیؑ کی ولادت اور ان کے فضائل و کمالات کے قائل ہیں، لیکن ان کا خیال ہے کہ امام مہدیؑ کا انتقال ہو چکا ہے، انہیں میں علامہ الدولہ سمناہی ہیں۔ تاریخ الخمیس میں ان کا قول موجود ہے، علامہ نوری نے نجم الثاقب میں اس پر تفصیلی تبصرہ کیا ہے۔



اظہارِ ولادتِ امام مہدیؑ

اگرچہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے عہد کے سیاسی اور سماجی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے امام مہدی کی ولادت کو عوام الناس سے مخفی رکھا تھا، لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنے خاص اصحاب کو اس کی اطلاع بھی دی تھی تاکہ آپ کی ولادت اور وجود کی دستاویز تحریری صورت میں ذخیرہٴ احادیث میں محفوظ ہو جائے۔ وہ اطلاعات حسب ذیل ہیں۔

- ① علی ابن بلال کو امام حسن عسکری نے اپنی وفات سے دو سال قبل خط لکھ کر مہدی کی ولادت کی اطلاع دی تھی۔ پھر اپنی وفات سے تین دن قبل بھی اطلاع دی تھی۔
- ② ابو ہاشم جعفری نے امام حسن عسکری سے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! میرا ایک لڑکا ہے۔
- ③ ابو طاہر ہللی کو مطلع کیا۔
- ④ عثمان ابن سعید نایب اول کو ولادتِ مہدی کے موقع پر طلب فرمایا۔ اور روٹی اور گوشت خرید کر بنی ہاشم میں تقسیم کرنے کا حکم دیا اور عقیقہ کے لیے چند بکریوں کو ذبح کرنے کا بھی حکم دیا۔
- ⑤ ابو غانم کی روایت کے مطابق ولادت کے تیسرے دن اپنے اصحاب کو مولود کی زیارت کروائی اور بتایا کہ بیچہ میرے بعد تمہارا امام ہوگا۔
- ⑥ محمد بن ابراہیم کوفی کے پاس ایک بکری ذبح کروا کے بھیجی اور کہلوا یا کہ یہ

میرے لڑکے محمد کا حقیقہ ہے۔

④ حمزہ ابن ابوالفتح کے پاس امام حسن عسکری علیہ السلام کے خواص میں سے ایک شخص آیا اور اس نے اطلاع دی کہ امام کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام محمد اور کنیت ابو جعفر ہے۔

⑤ احمد بن اسحاق قمی کو امام حسن عسکری علیہ السلام نے خط تحریر فرمایا کہ ”بچہ کی ولادت ہوئی تم اس خبر کو لوگوں سے پوشیدہ رکھو۔ اس لیے کہ ہم نے بھی سوائے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے کسی کو نہیں بتایا، ہم نے تمہیں بتایا تاکہ تمہیں خوشی ہو، جیسا کہ اللہ نے ہمیں خوش کیا ہے۔ والسلام“

⑥ امام علی نقی علیہ السلام کے خادم نصر کو بھی ولادت مہدی کی خبر گھر والوں سے ملی تھی۔

⑦ امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنی والدہ کو خط کے ذریعہ ولادت مہدی کی اطلاع دی۔

⑧ ابو الفضل حسین ابن علوی نے بیان کیا کہ میں سامرا میں امام حسن عسکری کی خدمت میں گیا اور انہیں ولادت مہدی کی تہنیت دی۔



مہدی کو دیکھنے والے

ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، جنہوں نے امام مہدیؑ کی زیارت کی ہے یا ان سے بات چیز کا شرف حاصل کیا ہے۔ یہاں صرف ان لوگوں کی فہرست پیش کرنی مقصود ہے، جنہوں نے امام مہدیؑ کے والد امام حسن عسکریؑ کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد کے قریبی دور میں امام مہدیؑ سے ملاقات کی یا انہی زیارت سے مشرف ہوئے۔

- ① — ابراہیم ابن ادریس
- ② — ابراہیم بن محمد بن احمد انصاری
- ③ — ابراہیم بن محمد تبریزی اور ان کے ساتھ دوسرے انتالیس اشخاص
- ④ — ابراہیم بن محمد بن فارس نیشاپوری
- ⑤ — ابراہیم بن محمد فرج زحجی
- ⑥ — ابراہیم بن مہربار
- ⑦ — ابن اخت ابی بکر عطار (صوفی)
- ⑧ — ابن بادشاہ اصفہانی
- ⑨ — ابن اعجمی میانی
- ⑩ — ابن خال شہروری
- ⑪ — ابن القاسم بن موسیٰ (اہل رے)

- ۱۲ — ابو الادیان
 ۱۳ — ابو ثابت (اہل مرو)
 ۱۴ — ابو جعفر حول مہدانی
 ۱۵ — ابو جعفر الرفا (اہل رے)
 ۱۶ — ابو الحسن دینوری
 ۱۷ — ابو الحسن حسینی
 ۱۸ — ابو الحسن ضراب اصفہانی
 ۱۹ — ابو الحسن عمری
 ۲۰ — ابو الحسن ابن کثیر نوبختی
 ۲۱ — ابو راجح الحامی
 ۲۲ — ابو الرجا المصری
 ۲۳ — ابو عبد اللہ ثوری
 ۲۴ — ابو عبد اللہ جنیدی بغدادی
 ۲۵ — ابو عبد اللہ بن صالح
 ۲۶ — ابو عبد اللہ بن فروخ اصفہانی
 ۲۷ — ابو عبد اللہ کندی بغدادی
 ۲۸ — ابو علی بن مظہر
 ۲۹ — ابو علی نیسی
 ۳۰ — ابو غانم خادم

- ۳۱ — ابو القاسم علی بن بغدادی
 ۳۲ — ابو القاسم بن دبیس بغدادی
 ۳۳ — ابو القاسم روحی
 ۳۴ — ابو محمد ثمالی
 ۳۵ — ابو محمد علی
 ۳۶ — ابو محمد سردی
 ۳۷ — ابو محمد جنای نصیبی
 ۳۸ — ابو محمد بن ہارون (اہل رے سے)
 ۳۹ — ابو ہارون
 ۴۰ — ابو البشیم انباری
 ۴۱ — ابو علی احمد بن ابراہیم بن ادیس
 ۴۲ — احمد بن ابراہیم بن مخلد
 ۴۳ — احمد بن ابی روح
 ۴۴ — ابو غالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری۔
 ۴۵ — احمد بن اسحاق بن سعد اشعری
 ۴۶ — احمد بن حسن بغدادی
 ۴۷ — احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی۔
 ۴۸ — احمد بن حسن بن احمد کاتب
 ۴۹ — احمد دینوری

- ۸۸ — ابو الحسن خضر بن محمد
- ۸۹ — راشد اسد آبادی
- ۹۰ — ایک ایرانی غلام
- ۹۱ — قابس کے دو آدمی
- ۹۲ — رشیق
- ۹۳ — زہری
- ۹۴ — زیدان (اہل صیمہ)
- ۹۵ — سعد ابن عبداللہ قسی
- ۹۶ — سنان موصلی
- ۹۷ — شمشاطی (اہل یمن)
- ۹۸ — اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الالف دینار)
- ۹۹ — اہل رے میں سے ایک شخص (صاحب الحصاة)
- ۱۰۰ — اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الصرة المختومہ)
- ۱۰۱ — اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الفراء)
- ۱۰۲ — اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مال)
- ۱۰۳ — اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الترفعة البیضاء)
- ۱۰۴ — اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مولودین)
- ۱۰۵ — غلام ابونصر ظریف
- ۱۰۶ — احمد بن حسن مادرانی کا غلام

- ۱۰۶ — عبداللہ سفیانی
 ۱۰۸ — عبداللہ سوری
 ۱۰۹ — ابو عمر عثمان بن سعید (نائب اول)
 ۱۱۰ — عقیب (غلام)
 ۱۱۱ — علان کلینی
 ۱۱۲ — علی ابن ابراہیم بن منزیار
 ۱۱۳ — علی بن احمد قزوینی
 ۱۱۴ — ابوالحسن علی بن حسن میانی
 ۱۱۵ — علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی
 ۱۱۶ — علی ابن محمد (اہل رے)
 ۱۱۷ — علی ابن محمد بن اسحاق قمی
 ۱۱۸ — ابوالحسن علی بن محمد سمری (نائب چہارم)
 ۱۱۹ — ابو طاہر علی بن یحییٰ رازی
 ۱۲۰ — عمرو اہوازی
 ۱۲۱ — ابوسعید غانم بن سعید ہندی
 ۱۲۲ — فضل بن یزید (اہل مین)
 ۱۲۳ — قاسم بن علار (اہل آذربائیجان)
 ۱۲۴ — قاسم بن موسیٰ (اہل رے)
 ۱۲۵ — کامل بن ابراہیم مدنی

- ۱۲۴ — ... ماریہ کنیز
- ۱۲۶ — محمد بن ابراہیم بن مہر یار
- ۱۲۸ — مجروح فارسی
- ۱۲۹ — محمد ابن ابی عبداللہ کوفی
- ۱۳۰ — محمد بن احمد
- ۱۳۱ — ابو جعفر محمد بن احمد
- ۱۳۲ — ابو نعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ
- ۱۳۳ — محمد بن احمد بن جعفر قطان
- ۱۳۴ — ابو علی محمد بن احمد محمودی
- ۱۳۵ — محمد بن اسحاق قمی
- ۱۳۶ — محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر
- ۱۳۷ — محمد بن ایوب بن نوح
- ۱۳۸ — ابو الحسن محمد بن جعفر حمیری
- ۱۳۹ — محمد بن حسن بغدادی
- ۱۴۰ — محمد بن حسن صیرفی
- ۱۴۱ — محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی
- ۱۴۲ — محمد بن حصین مروی
- ۱۴۳ — محمد بن شاذان کابلی
- ۱۴۴ — محمد بن شاذان نعیمی (ایل نیشاپور)

- (۳۱) — ابو القاسم حلیمی بغدادی
 (۳۲) — ابو القاسم بن دبیس بغدادی
 (۳۳) — ابو القاسم روحی
 (۳۴) — ابو محمد ثمالی
 (۳۵) — ابو محمد علی
 (۳۶) — ابو محمد سردی
 (۳۷) — ابو محمد جنای نصیبی
 (۳۸) — ابو محمد بن ہارون (اہل رے)۔
 (۳۹) — ابو ہارون
 (۴۰) — ابو الہشیم انباری
 (۴۱) — ابو علی احمد بن ابراہیم بن ادریس
 (۴۲) — احمد بن ابراہیم بن مخلد
 (۴۳) — احمد بن ابی رُوح
 (۴۴) — ابو غالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری۔
 (۴۵) — احمد بن اسحاق بن سعد اشعری
 (۴۶) — احمد بن حسن بغدادی
 (۴۷) — احمد بن حسن بن ابی صالح نخندی۔
 (۴۸) — احمد بن حسن بن احمد کاتب
 (۴۹) — احمد دینوری

- ۵۰ — احمد بن عبد اللہ
- ۵۱ — احمد بن عبد اللہ ہاشمی
- ۵۲ — احمد بن سورہ
- ۵۳ — ابو الطیب احمد بن محمد بن بطتہ
- ۵۴ — احمد بن محمد سراج دینوری
- ۵۵ — چالیس افراد
- ۵۶ — ازدی
- ۵۷ — اسحاق کاتب بن نو بخت
- ۵۸ — ابو ہسل اسماعیل بن علی نو بختی
- ۵۹ — اُمّ کلثوم بنت ابی جعفر بن عثمان عمری
- ۶۰ — بدر (خادم)
- ۶۱ — بلالی بغدادی
- ۶۲ — ابو علی خیزران کی کنیز
- ۶۳ — ابوالحسن بن وجہار کے جد
- ۶۴ — جعفر ابن احمد
- ۶۵ — جعفر بن حمدان
- ۶۶ — جعفر کذاب (تو اب)
- ۶۷ — جعفر بن عمر
- ۶۸ — جعفری (اہل یمن)

- ۶۹ — ابراہیم بن محمد تبریزی کی جماعت (۱۳۹ اشخاص)
- ۷۰ — احمد بن عبداللہ ہاشمی سجاسی کی جماعت (۳۹ اشخاص)
- ۷۱ — محمد بن ابوالقاسم علوی عقیقی کی جماعت (تقریباً ۱۳۰ اشخاص)
- ۷۲ — عاجز بغدادی
- ۷۳ — حسن بن جعفر قزوینی
- ۷۴ — حسن بن حسین اسباب آبادی
- ۷۵ — حسن بن عبداللہ تمیمی زبیدی
- ۷۶ — حسن بن فضل بن یزید
- ۷۷ — حسن بن نصر قمی
- ۷۸ — ابو محمد حسن بن وجہان نصیبی
- ۷۹ — حسب بن وطاة صیدلانی
- ۸۰ — حسن بن ہارون دینوری
- ۸۱ — حسین بن یعقوب قمی
- ۸۲ — حسین بن روح نوبختی (نائب سوم)
- ۸۳ — حسین بن حمدان
- ۸۴ — حسین بن علی بن محمد بغدادی
- ۸۵ — حسین بن محمد اشعری
- ۸۶ — حصینی (اہل اجواز)
- ۹۰ — حکیمہ خاتون

- ۸۸ — ابوالحسن خضر بن محمد
 ۸۹ — راشد اسد آبادی
 ۹۰ — ایک ایرانی غلام
 ۹۱ — قالبس کے دو آدمی
 ۹۲ — رشتیق
 ۹۳ — زہری
 ۹۴ — زیدان (اہل صیمہ)
 ۹۵ — سعد ابن عبداللہ قمی
 ۹۶ — سنان موصلی
 ۹۷ — شمشاطی (اہل یمن)
 ۹۸ — اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الالف دینار)
 ۹۹ — اہل رے میں سے ایک شخص (صاحب الحصاة)
 ۱۰۰ — اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الصرة المختومہ)
 ۱۰۱ — اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب القرام)
 ۱۰۲ — اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مال)
 ۱۰۳ — اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الترفعة البيضاء)
 ۱۰۴ — اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مولودین)
 ۱۰۵ — غلام ابونصر ظریف
 ۱۰۶ — احمد بن حسن مادرانی کا غلام

- ۱۰۶ — عبداللہ سفیانی
 ۱۰۸ — عبداللہ سوری
 ۱۰۹ — ابو عمر عثمان بن سعید (نائب اول)
 ۱۱۰ — عقیب (غلام)
 ۱۱۱ — علان کلینی
 ۱۱۲ — علی ابن ابراہیم بن مزیار
 ۱۱۳ — علی بن احمد قزوینی
 ۱۱۴ — ابوالحسن علی بن حسن میانی
 ۱۱۵ — علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی
 ۱۱۶ — علی ابن محمد (اہل رے)
 ۱۱۷ — علی ابن محمد بن اسحاق قمی
 ۱۱۸ — ابوالحسن علی بن محمد سری (نائب چہارم)
 ۱۱۹ — ابو طاہر علی بن یحییٰ رازی
 ۱۲۰ — عمرو اہوازی
 ۱۲۱ — ابوسعید غانم بن سعید سنہدی
 ۱۲۲ — فضل بن یزید (اہل مین)
 ۱۲۳ — قاسم بن علار (اہل آذربائیجان)
 ۱۲۴ — قاسم بن موسیٰ (اہل رے)
 ۱۲۵ — کامل بن ابراہیم مدنی

- ۱۲۴ — ماریہ کنیز
- ۱۲۵ — محمد بن ابراہیم بن مہر یار
- ۱۲۶ — مجروح فارسی
- ۱۲۷ — محمد بن ابی عبداللہ کوفی
- ۱۲۸ — محمد بن احمد
- ۱۲۹ — ابو جعفر محمد بن احمد
- ۱۳۰ — ابو نعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ
- ۱۳۱ — محمد بن احمد بن جعفر قطان
- ۱۳۲ — ابو علی محمد بن احمد محمودی
- ۱۳۳ — محمد بن اسحاق قمی
- ۱۳۴ — محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر
- ۱۳۵ — محمد بن ایوب بن نوح
- ۱۳۶ — ابو الحسن محمد بن جعفر حمیری
- ۱۳۷ — محمد بن حسن بغدادی
- ۱۳۸ — محمد بن حسن صیرفی
- ۱۳۹ — محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی
- ۱۴۰ — محمد بن حصین مروی
- ۱۴۱ — محمد بن شاذان کابلی
- ۱۴۲ — محمد بن شاذان نعیمی (ایل نیشاپور)

- ۱۴۵ — محمد بن جعفر
 ۱۴۶ — محمد بن شعیب بن صالح (اہل نیشاپور)
 ۱۴۷ — محمد بن صالح
 ۱۴۸ — محمد بن صالح بن علی بن محمد بن قنبر
 ۱۴۹ — محمد بن عباس قصری
 ۱۵۰ — محمد بن عبداللہ الحمید
 ۱۵۱ — محمد بن عبید اللہ قمی
 ۱۵۲ — ابو جعفر محمد بن عثمان سعید (نائب دوم)
 ۱۵۳ — محمد بن علی اسود داؤدی
 ۱۵۴ — محمد بن علی شلمغانی
 ۱۵۵ — محمد بن کثیر و بہدانی
 ۱۵۶ — محمد بن قحی
 ۱۵۷ — ابو الحسن محمد بن محمد بن خلف
 ۱۵۸ — محمد بن محمد کلینی (اہل رے)
 ۱۵۹ — محمد بن معاویہ ابن حکیم
 ۱۶۰ — محمد بن ہارون بن عمران بہدانی
 ۱۶۱ — محمد بن یزید داد
 ۱۶۲ — مرداس قزوینی
 ۱۶۳ — مرداس بن علی۔

- ۱۶۴ — مسرور طباع
- ۱۶۵ — ابو غالب زراری کا صاحب
- ۱۶۶ — معاویہ بن حکیم
- ۱۶۷ — نسیم خادمہ امام حسن عسکری
- ۱۶۸ — شیخی (اہل بغداد)
- ۱۶۹ — نصر بن صباح
- ۱۷۰ — قم اور مضافات قم کا ایک وفد
- ۱۷۱ — ہارون قنزل بغدادی
- ۱۷۲ — ہارون بن موسیٰ بن فرات
- ۱۷۳ — یعقوب ابن منقوش
- ۱۷۴ — یعقوب ابن یوسف ضرب غسانی
- ۱۷۵ — یوسف ابن احمد جعفری
- ۱۷۶ — یمان بن فتح بن دینار

مرتب نے دیکھنے والوں کے یہ سارے اسماء ارشادِ مفید، غیبتِ طوسیٰ المجاہد السنیہ، تبصرہ اولیٰ بنتخب الاثر، بحار الانوار، سفینۃ البحار، کمال الدین، نیایح المودۃ، الزمام کتاب اور الخراج و الجراح سمجھ کیے ہیں جو تفصیلی واقعات کے ساتھ ان کتابوں میں مذکور ہیں۔ اگر غیبت کبریٰ کے طویل عہد میں زیارت کرنے والوں کے نام جمع کیے جائیں تو وہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں گے۔ امام مہدی علیہ السلام کے سلسلہ میں یہ بھی ایک خدائی منصوبہ تھا کہ مختلف عہد میں لوگوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں تاکہ آپ کے وجود مبارک کو انسانی اور تحلیاتی قرار نہ دیا جاسکے۔

علامات کا تعارف

اس رسالہ کے مقصدِ تحریر پر طبعِ اول میں ابتدائیہ کے عنوان سے اپنے معروضات رقم کر چکا ہوں جس کی تکرار بے فائدہ ہے۔ البتہ طبعِ دوم کے موقع پر کچھ مباحث کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ مہدی علیہ السلام کے ماننے والوں میں شوقِ آمادگی پیدا ہو جائے اور عقیدہ مہدی پر اعتراض کرنے والوں کے لیے ایک لمحہ فکر ہو۔

ذخیرہ احادیث میں آخر زمانے کے سلسلہ میں جو روایات جمع کی گئی ہیں ان میں سے بعض وہ ہیں جن کا تعلق قیامتِ کبریٰ کی علامات سے ہے جبکہ بعض دیگر روایات ظہورِ مہدی کی علامات ہیں۔ ذخیرہ احادیث (شعبہ سنی) میں یہ روایات الگ الگ مرتب نہیں ہیں۔ یہی سبب ہے کہ محققین میں سے اگر ایک محقق کسی روایت کو علامتِ قیامت قرار دیتا ہے تو اسی روایت کو دوسرا محقق علامتِ ظہورِ مہدی قرار دیتا ہے۔ ایسی مثالیں اگرچہ بہت زیادہ نہیں ہیں۔ لیکن ناقابلِ اعتنا بھی نہیں۔ البتہ ندرتِ آلِ محمد کے علمائے اس موضوع پر گام کیا ہے۔ اس رسالہ میں حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ صرف ان روایات کو نقل کیا جائے جن کا تعلق علاماتِ ظہورِ مہدی سے ہے۔

علاماتِ ظہور سے متعلق روایات کا ذخیرہ بھی اتنی بڑی کثرت میں ہے کہ اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو متعدد ضخیم جلدوں پر مشتمل ہوگا۔ اس رسالہ میں کچھ منتخب روایات درج کی گئی ہیں۔ اس لیے کہ مقصد فقط یہ ہے کہ ایک عام قاری

کو ان علامات سے روشناس کرایا جائے تاکہ اس کے ذہن میں ظہور سے قبل کا ایک خاکہ تشکیل پاسکے۔

علاماتِ ظہور مہدی کی دو قسمیں ہیں۔ ”خاصہ اور عامہ“۔ ”خاصہ“ وہ علامات ہیں جن کا تعلق صرف اور صرف مہدی علیہ السلام سے ہے۔ جیسے تلوار کا آپ سے گفتگو کرنا یا پرچم کا خود بخود کھل جانا۔ ”عامہ“ وہ علامات ہیں جو عوام الناس کے لیے ہیں۔ ایک اعتبار سے ان کی دو قسمیں ہیں۔ علاماتِ کلیہ یعنی قبل ظہور کے عام سیاسی و معاشرتی اور معاشی حالات دینی اور لادینی افکار و نظریات طرزِ تعمیر، طرزِ زندگی اور خاندان اور برادریوں کے مسائل جو انسانی معاشروں پر کُلّی اور مجموعی طور پر طاری ہوں گے۔ علاماتِ جزئیہ جو کسی خاص فرد، قوم یا معاشرہ یا ملک یا طبقہ یا جغرافیائی خطہ سے متعلق ہوں

مذکورہ بالا تقسیم کے علاوہ علامات کی چار قسمیں ہیں۔

① عَلَامَاتٌ بَعِيدَةٌ : ان علامات و واقعات کے بیان سے بظاہر یہ بتلانا مقصود تھا کہ یہ ظہور سے قبل واقع ہوں گے، لیکن کتنے قبل واقع ہونگے یہ بیان کرنا مقصود نہیں تھا۔ لہذا اگر کوئی علامت پوری ہو جائے یا کوئی واقعہ رونما ہو جائے اور مہدی کا ظہور نہ ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ روایت نادرست ہے۔ بلکہ اس کے بیان کی غرض ہی صرف اتنی تھی کہ بتلادیا جائے، کہ ظہور مہدی سے قبل یہ واقعہ رونما ہوگا۔

علاماتِ ظہور کے ذخیرہ میں بکثرت ایسی روایات ملتی ہیں جن میں بنی اُمیہ کا زوال، بنی عباس کی حکومت ادران کا زوال، بصرہ اور کوفہ وغیرہ کی تباہی و ویرانی اور

خراسان سے سیاہ پرچموں والے مغلوں کی آمد اور ایسے بہت سے دوسرے واقعات کو فرج (آزادی اور کشادگی) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جب کہ حسنی اور قیسی فرج مہدی (عجل اللہ فرجہ) کا ظہور ہے۔ تاریخ اسلام کے طالب علم جانتے ہیں کہ آل محمد کے چاہنے والوں کی تاریخ ترک وطن کی سبھیوں کی، دروازوں علاقوں میں پوشیدہ ہونے کی اور سروں پر لگتی ہوئی تلواروں کی تاریخ ہے۔ ان کی تاریخ، گھٹن پریشانی، بیم و ترس اور خوف جان و مال کی تاریخ ہے۔ روایات فرج کا مقصد یہ تھا کہ ان چاہنے والوں کو ان کے مستقبل سے آگاہ رکھا جائے تاکہ صدیوں پر محیط ان کمٹن حالات میں وہ بہت نہ ہار بیٹھیں اور ظہور سے ناامید نہ ہو جائیں لہذا انہیں آسائش اور کشادگی کے جو مواقع وقتاً فوقتاً ملنے والے تھے انہیں بتلادیا گیا۔ فرج کی یہ ساری روایات بھی علامات ظہور کے ذیل میں مندرج ہیں۔ اس لیے کہ اگر ایک طرف یہ علامات وقتی فرج اور آسائش کا اعلان تھیں تو دوسری طرف ظہور مہدی کے عہد کی طرف پیش رفت کا بھی۔ اس لیے کہ ان کا وقوع پذیر ہو جانا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ عہد ظہور نسبتاً قریب ہوتا جا رہا ہے۔

(۲) علامات قریبہ: موضوع زیر بحث کی اصل اور بنیادی روایات وہی ہیں جو حقیقتہً ظہور مہدی کی علامات کے طور پر بیان کی گئی ہیں اور جن کے ظہور کا زمانہ ظہور مہدی سے نسبتاً قریب ہے۔ ان میں عام سیاسی و معاشرتی حالات وغیرہ بھی ہیں۔ مختلف شہروں اور ملکوں کی تباہی و بربادی کا بھی تذکرہ ہے اور مختلف علاقوں سے خرچ کرنے والوں کا بھی ذکر ہے۔ یہ وہ علامتیں ہیں کہ جب تک رومنہ ہوں ظہور نہیں ہوگا۔ ان علامات میں سے ہر علامت کا ظہور اس

بات کی دلیل ہے کہ ظہورِ مہدی کا وقت قریب آ رہا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس علامت کے پورا ہوتے ہی فوراً ظہور ہو جائے۔ البتہ بعض علامتیں ایسی ہیں جن میں یہ تصریح ہے کہ وہ ظہور سے متصل ہیں۔

③ علاماتِ حتمیہ :- ان کے ساتھ کوئی قید یا شرط نہیں ہے۔ انہیں بہر حال ظہور سے قبل پورا ہونا ہے مثلاً خروجِ دجال، بحوالہ روایت کمال الدین، صحیحہ آسانی بحوالہ روایت مخضل ابن عمر، خروج سفیانی بحوالہ بحار الانوار وغیرہ۔

④ علاماتِ غیر حتمیہ : یہ مشروط علامات ہیں۔ اگر ان کی شرط پوری ہوگی تو یہ بھی پوری ہونگی ورنہ نہیں، ان کا تعلق خداوندِ عالم کے قانونِ محو و اثبات یا باصطلاح دیگر قانونِ بدار سے ہے۔ اگر بعض واقعات مذکورہ قانون کے تحت وقوع پذیر نہ ہوں تو یہ روایت کے غلط ہونے کا ثبوت نہیں ہوگا۔

روایاتِ علامات میں بیشتر خبر واحد ہیں۔ ان میں صحیح و ضعیف بھی ہیں اور سندِ مُرسل بھی۔ غرض کہ ہر قسم کی روایات موجود ہیں۔ ان کے راویوں میں مجہول الحال اور غیر موثق افراد بھی اور ثقہ بھی۔ ظاہر ہے کہ ایسی روایات مجموعاً مفید یقین نہیں ہیں پھر یہ بھی گمان ہوتا ہے کہ مہدویت کے دعویداروں نے بھی اپنے مفاد کی خاطر ان میں تحریفیں کی ہوں گی۔ لہذا روایات کی اسناد اور دوسرے داخلی اور خارجی قرائن کو پرکھنے کے بعد ہی کسی نتیجہ تک پہنچا جاسکتا ہے۔ اس رسالہ میں میری یہ کوشش ہی ہے کہ جن روایات کو پیشتر علماء و محدثین نے نقل فرمایا ہے۔ انہیں کی صحت اور ہیئت البتہ یہ ساری کی ساری روایات ایک ایسے محقق کا انتظار کر رہی ہیں، جو راویوں کی تحقیق کرے اور وہ قرینے تلاش کرے، جن کی مدد سے کسی بھی روایت کی صحت

یا عدمِ صحت پر حکم لگایا جاسکے۔

حدیث کی صحت کو پرکھنے کے لیے عموماً طریقہ یہ ہوتا ہے کہ سند کے ذریعہ متن کی توثیق کی جاتی ہے۔ یعنی اگر کسی روایت کے راوی ثقہ اور معتبر ہیں تو اس روایت کے متن پر اعتبار کیا جاتا ہے، لیکن ایک محقق کا یہ قول اپنے اندر بڑی ہی معنویت رکھتا ہے کہ بعض متن اپنی ذات میں اتنے بلند اور بے عیب ہوتے ہیں کہ اپنے سلسلہ سند کی توثیق کر دیتے ہیں۔ یہاں اس کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قاری میری اس بات سے اتفاق کرے گا کہ روایات زیرِ مطالعہ میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے بیشتر لفظ بلفظ اور حرف بچرف وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ یعنی ایسی روایات کی تعداد کم ہوگی، جنہیں تنقید کی کسوٹی پر پرکھنا ہوگا، لیکن اگر ان روایات کو عملِ تنقید و تحقیق سے گزار دیا گیا تو اب سے ظہورِ مہدی تک کا جامع اور بے عیب خاکہ ہماری نظروں کے سامنے آسکتا ہے۔ اسی طرح واقعات کی تقدیم و تاخیر کا مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے کہ اگر کسی موضوع کی ساری روایات جمع کر لی جائیں یا روایات سے وہ جملے نکال لیے جائیں جو موضوع سے متعلق ہیں تو اس کا اندازہ لگانا چنڈاں و شور نہیں کہ وہ موضوع کب وقوع پذیر ہوگا۔ اس سے زیادہ وضاحت نہ قرین مصلحت ہے نہ تقاضائے وقت۔ (واللہ اعلم بالصواب) میں نے آج سے تقریباً انیس سال قبل ایک کتاب ”قیامت صغریٰ“ پر تعارفی سطر میں لکھتے ہوئے علاماتِ ظہور پر اپنے چند معروضات پیش کیے تھے۔ انہیں مناسب اور بر محل جانتے ہوئے نقل کر رہا ہوں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

علامات کی جمع آوری اتنا مشکل مسئلہ نہیں، بلکہ وہ چیز جو واقعہً مشکل

ہے۔ وہ علامات کی تحقیق ہے۔ اس لیے ایک محقق کے لیے ضروری ہے کہ وہ علامتوں کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتوں کو پیش نظر رکھے۔

- ① خط کوفی اپنی مختلف شکلیں تبدیل کرتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ وہ اپنی ابتدائی صورت میں واضح اعراب اور نقطوں سے مزین تھا اور حروف میں بھی امتیازی صفات بہت کم پائی جاتی تھیں۔ ہمارے اخبار و احادیث کا قدیم سرمایہ چونکہ خط کوفی ہی سے منتقل ہوتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ اس لیے بعض استفساخ کی دشواریوں اور فرگنا کشتوں کا پیدا ہونا ناگزیر تھا۔ تخریق اور تخریق میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لیے مصنفین نے اس لفظ کو اپنی دونوں صورتوں سے محفوظ کیا ہے نتیجہ کے طور پر یہ نہ معلوم ہو سکا کہ کوفہ کی گلیوں میں بھڑے بھاٹے جائیں گے یا جلانے جائیں گے۔ عوف سلمی کے بارے میں روایت میں ہے۔ ماواہ تکریت اور دوسری میں ہے۔ ماواہ بکویت۔ تکریت اور کویت دونوں ہی عرب کے علاقوں کے مشہور شہر ہیں جس کی بنا پر یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ کونسا شہر مراد ہے۔ اس لیے روایات میں کتابت اور استفساخ کی غلطیوں کو برآمد کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ ایسی غلطیوں سے نفس مضمون پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور حقیقت بہر حال محفوظ رہتی ہے، لیکن ایک محکمہ کے نتیجے تک پہنچنے کے لیے یہ لازمی ہے۔
- ② روایات میں اکثر مقامات پر شہروں، جگہوں اور قوموں کے وہ نام آئے ہیں جو اُس زمانے میں استعمال تھے اور آج متروک ہیں۔ اس لیے بات کو عام فہم بنانے کے لیے قدیم جغرافیہ کی رُو سے جگہوں اور شہروں کا محل وقوع اور صدر اسلام کی قوموں کے ناموں کی تطبیق ضروری ہے۔

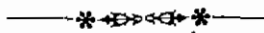
۳) روایات کا پس منظر معلوم کرنا ضروری ہے کہ معصوم نے روایت کہاں بیان فرمائی تاکہ اس جگہ سے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کا تعین کیا جاسکے۔ اور جن لوگوں سے خطاب کیا گیا ہے انہیں بھی آسانی سے شناخت کیا جاسکے۔

۴) معصومین نے آخری زمانے کے سلسلے میں اُس دور کی سیاست، سماج، معاشرت، اقتصاد وغرضیکہ سب ہی چیزوں پر تبصرہ فرمایا ہے، ان کی مختلف عنوانات کی تحت جمع آوری ذہن قاری کے لیے معاون ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ علامات کی چار اور بڑی قسمیں ہیں، جن کی وضاحت علامات کے ساتھ ہی کر دینا ضروری ہے۔ حتمیہ اور غیر حتمیہ، عام و خاص، حتمی علامات وہ ہیں جنہیں بہر طور پورا ہونا ہے اور غیر حتمی علامات اسباب و علل پر موقوف ہیں۔ عام وہ ہیں جو ہر جگہ پائی جائیں گی اور خاص وہ ہیں جو کسی خاص علاقے کے ساتھ مختص ہوں گی ان اقسام کو مد نظر رکھنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ جن روایات میں بظاہر تعارض و تناقض نظر آتا ہے ان کا تشفی بخش حل مل جائے گا۔

۵) علامات کی اکثر و بیشتر روایات میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جن الفاظ میں وہ بیان کی گئی ہیں انہیں الفاظ میں پوری ہوگی یا پوری ہو چکی ہیں۔ اس لیے زبردستی کسی کو دہدی ثابت کرنے کے لیے علامات میں دراز کار تاویلات کی گنجائش نہ پیدا کی جائیں۔ ورنہ دوسری صورت میں یہ عظیم علمی خیانت تصور ہوگی۔

آخر میں اب ہم یہ بھی دیکھتے چلیں کہ ہمارے معاشرے میں ان روایات کا کردار کیا ہے؟ اور یہ انفرادی یا اجتماعی طور پر کون سا مثبت اثر ہم پر مرتب کر رہی ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ:

- ① ان کے پڑھنے سے اعصاب کو سکون اور دل کو تقویت نصیب ہوتی ہے۔
- ② انسان اپنے آپ کو ظہورِ مہدی کے لیے آمادہ کر سکتا ہے اور ان عیبوں سے بچ سکتا ہے جو ان روایتوں میں گنوائے گئے ہیں۔
- ③ یہ روایات ایمان میں اضافہ کا سبب ہیں اور اسلام، رسولِ اسلام اور ائمہٗ اثناعشر کی حقانیت کی دلیل ہیں۔
- ④ یہ اخبار بالغیب کی منہم بالشان نشانی ہیں۔
- ⑤ ان روایات کو غیر مسلموں کے سامنے بڑے فخر سے پیش کیا جاسکتا ہے۔ کہ اگر ان کا سرچشمہ وحی و الہام نہیں ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان صدیوں بعد کی باتیں اتنی جامع اور مکمل تفصیل کے ساتھ بتلائے۔



طویل روایات

روایت معراج

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خداوند عالم مجھے معراج میں لے گیا تو میں نے ایک آواز سنی کہ اے محمد! میں نے کہا اے خدا نے عظمت لیک! اس وقت مجھ پر وحی ہوئی کہ اے محمد! فرشتوں نے کس چیز پر نزاع کی ہے۔ میں نے کہا پروردگار! مجھے علم نہیں ہے۔ خدا نے کہا اے محمد! تم میں انسانوں میں کسی کو اپنا وزیر بھائی اور اپنے بعد وصی منتخب کیا؟ میں نے عرض کیا پروردگار میں کسے منتخب کروں؟ تو خود میرے لیے منتخب فرمائے۔

وحی آئی اے محمد! میں نے سائے آدمیوں میں علی ابن ابی طالب کو

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لما عرج بي ربى جل جلاله اتاني النداء يا محمد! قلت لبيك رب العظمة لبيك فاوحى الي يا محمد! فيم اختصم الملا الاعلى؟ قلت الهى لا علم لى فقال لى يا محمد! هل اتخذت من الارميين وزيرا واخا ووصيا من بعدك؟ فقلت الهى ومن اتخذت تخير انت لى يا الهى۔

فاوحى الى: يا محمد! قد اخترت لك من الادميين

تمہارے لیے منتخب کیا ہے۔ میں نے
 عرض کی کہ پروردگار میرے ابن عم کو؟
 تو اللہ نے وحی کی کہ اے محمد! علی
 تمہارا وارث ہے اور تمہارے بعد
 تمہارے علم کا وارث ہے اور قیامت
 کے دن تمہارا لواحق جس کے ہاتھ میں
 ہوگا؟ اور وہی ساقی کوثر بھی ہے۔ جو
 تمہاری امت کے آئینوں کے موئین کو
 سیراب کرے گا۔

پھر خداوند عالم نے وحی کی کہ
 محمد! میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی
 ہے کہ تمہارا دشمن اور تمہارے اہلیت
 اور ذریتِ طیبہ کا دشمن ہرگز ہرگز
 آپ کوثر پی نہ سکے گا۔ اے محمد!
 تمہاری امت کو حجت میں داخل
 کروں گا۔ مگر وہ داخل نہ ہوگا جو خود
 انکار کرے۔

میں نے عرض کی پروردگار! کیا
 کوئی ایسا بھی ہے جو حجت میں داخل

علی ابن ابی طالب فقلت:
 الہی ابن عمی؟ فاوحی الی:
 یا محمد! ان علیا وارثک
 ووارث العلم من
 بعدک وصاحب لوائک
 لواء الحمد یوم
 القیامۃ، وصاحب حوضک
 لیسقی من ورد علیہ من
 مؤمنی امتک۔

شقاوخی الی انی قد
 اقسمت علی نفسی قسما
 حقا لا یشرب من ذلک
 الحوض مبغض لک ولا
 اهل بیتک وذریتک الطیین
 حقا (حقا) اقول یا محمد!
 لا ذخلن الجنۃ جمیع
 امتک الا من ابی۔

فقلت، الہی واحد
 یابی دخول الجنۃ؟

نہ ہونا چاہیے۔ فرمایا کہ ہاں! میں نے
 عرض کی کہ وہ کیسے انکار کرے گا؟ تو اللہ
 نے مجھ پر وحی کی کہ اے محمد! میں نے
 تمہیں اپنی خلق سے منتخب کیا ہے اور
 تمہارے لیے تمہارے بعد وصی بھی منتخب
 کیا ہے اور اس کی اور تمہاری نسبت
 ہارون اور موسیٰ کی نسبت قرار دی ہے
 فرق صرف یہ ہے کہ تمہارے بعد کوئی
 نبی نہیں ہوگا اور میں نے اس کی محبت
 تمہارے دل میں ڈالی ہے اور اسے
 تمہاری اولاد کا باپ قرار دیا ہے۔
 تمہارے بعد تمہاری امت پر اس کا
 وہی حق قرار دیا ہے جو تمہارا اپنی امت پر
 اپنی زندگی میں ہے جس نے اس کے حق کا انکار
 کیا اس نے تمہارے حق کا انکار کیا اور جس نے اس
 کی محبت کا انکار کیا اس نے تمہاری
 محبت کا انکار کیا اور جس نے تمہاری
 محبت سے انکار کیا اس نے جنت
 میں داخل ہونے سے انکار کیا۔

فاوحی الی بلی یا حب
 قلت، وکیف ابی فاوحی
 الی یا محمد اخترتک
 من خلقی واخترت لک
 وصیا من بعدک
 وجعلتہ منک بمنزلۃ
 ہارون من موسیٰ
 الا انہ لا نبی
 بعدک، والقیبت
 محبتہ فی قلبک
 وجعلتہ ابالولدک
 فحقہ بعدک علی
 امتک کحقت علیہم
 فی حیاتک فمن
 جحد حقہ جحد
 حقتک ومن ابی
 ان یوالیہ فقد
 ابی ان یدخل
 الجنۃ۔

یہ سن کر میں ان نعمتوں کا شکر
 ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر پڑا اس
 وقت آواز آئی اے محمد اپنے سر کو
 اٹھاؤ اور مجھ سے جو چاہو مانگو، تاکہ
 میں عطا کروں۔ میں نے عرض کی کہ
 اے پروردگار! میرے بعد میری پڑوسی
 اُمت کو علی ابن ابی طالب کے دوستوں
 میں قرار دے کہ وہ سب قیامت
 کے دن حوض کوثر پر میرے پاس
 آسکیں۔

وحی آئی اے محمد! میں نے اپنے
 بندوں کی تخلیق سے قبل فیصلے کیے
 ہیں اور وہ طے ہو چکے ہیں۔ تاکہ جو
 گمراہ ہوا سے ہلاک کر دوں اور جو راہ
 راست پر چلے اس کی ہدایت کروں
 میں نے تمہارے بعد تمہارا علم علی کو
 دیا ہے، میں نے اسے تمہارا وزیر بنایا
 ہے اور میں نے اسے تمہارے بعد تمہارے
 اہل و عیال اور تمہاری اُمت پر خلیفہ

فخررت ۛللہ عذو
 جل ساجد اشکر الما
 انعم علی فاذا مناد
 ینادی: یا محمد! ارفع
 راسک سنی اعطاک فقلت:
 اللہی اجمع اُمتی من
 بعدی علی ولایۃ علی
 بن ابی طالب لیر
 دوا علی جمیعاً حوضی
 لیوم القیامۃ۔

فاوحی الی: یا محمد!
 انی قد قضیت فی عبادی
 قبل ان اخلقہم، و
 قضائی ما صن فیہم، لا
 هلك به من اشیاء،
 واهدی به من اشیاء،
 وقد آتیتہ علمک من
 بعدک وجعلتہ وزیرک
 وخیفتک من بعدک

قرار دیا ہے۔ یہ میرا حتمی فیصلہ ہے جو اس سے دشمنی کرے، جو اس سے بغض رکھے اور تمہارے بعد اس کی فوری ولایت کا انکار کرے۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا تو جس نے اس سے بغض رکھا اس نے تجھ سے بغض رکھا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے اس سے دشمنی کی اس نے تجھ سے دشمنی کی اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔

اور میں نے یہ فضیلت اس کے لیے قرار دی ہے اور تمہیں یہ عطا کیا ہے کہ میں اس کے صلب سے اور بتول کی نسل سے تمہاری ذریت سے گیاؤں مہدیؑ قرار دوں گا اور ان میں آخری

علی اہلک و امتک
عزیمۃ منی، لایدخل
الجنة من البغضه ،
وعاده وانکر و
لایتہ من بعدک
ومن البغضک
البغضنی، ومن عاداہ
فقد عاداک، و
من عاداک فقد
عادانی، ومن
احبہ فقد احبک
ومن احبک فقد
احبنی۔

وقد جعلت (لہ)
ہذہ الفضیلۃ و
اعطیتک ان اخرج
من صلبہ احد
عشر مہدیاً، کلہم من

وہ ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم
 نماز پڑھیں گے وہ زمین کو عدل و داد
 سے بھر دے گا۔ جیسی کہ وہ ظلم و جور سے
 بھر چکی ہوگی۔ میں اسی کے ذریعہ
 انسانوں کو ہلاکت سے نجات ددنگا
 گمراہی سے ہدایت کی طرف لاؤں گا
 اور اسی کے ذریعہ اندھے کو بینا
 بناؤں گا اور اسی کے ذریعہ مریض کو
 شفا یاب کروں گا۔

میں نے عرض کی کہ پروردگار یہ کب
 ہوگا! وحی الہی آئی کہ جب (۱)
 علم اٹھا لیا جائے گا۔ اور (۲) جب
 جمالت ظاہر ہو جائے اور جب
 (۳) قاریان قرآن کی کثرت ہو جائے
 اور جب (۴) عمل کم ہو جائے اور جب
 (۵) قتل کی کثرت ہو جائے اور جب
 (۶) فقہائے ہدایت کم ہو جائیں اور جب

من البکر البتول اخذ
 رجلا منهم یصلی خلفہ
 عیسیٰ ابن مریم
 یملأ الارض عدلا کما
 ملئت جورا وظلما
 انجی بہ من الهلکة
 واهدی بہ من الضلالة
 وابرئ بہ الاعمى و
 اشفی بہ المریض۔

قلت: اللہی فمتی یکون
 ذلك؟ فواضحی الی عز
 وجل: یکون ذلك
 اذا (۱) رفع العلم (۲)
 وظهر الجہل (۳) و
 کثر القراء (۴) وقل
 العمل (۵) وکثر
 القتل (۶) وقل الفقہاء

۱۔ بعض نسخوں میں قتل کی جگہ فنک ہے۔

(۷) گمراہ و خائن فقہار کی کثرت ہو جائے اور جب (۸) شعرا کی کثرت ہو جائے۔

اور جب (۹) تمہاری امت کے لوگ قبرستان کو مسجد بنا لیں اور جب (۱۰) قرآن آراستہ کیے جائیں، اور جب (۱۱) مسجدوں میں نقش و نگار بنائے جائیں اور جب (۱۲) ظلم و فساد بہت بڑھ جائے اور جب (۱۳) برائیوں کا ظاہر ہو جائیں اور آپ کی امت کو اسی کی ترغیب دی جائے (۱۴) اچھائیوں سے روکا جائے (۱۵) مرد اکتفا کریں مردوں پر (۱۶) عورتیں عورتوں پر اور جب (۱۷) حکمران کافر ہو جائیں اور جب (۱۸) ان کے عمال فاجر ہو جائیں اور جب (۱۹) ان کے مددگار ظالم ہو جائیں اور جب (۲۰) ان میں جو صاحبان رائے ہوں فاسق ہو جائیں (۲۱) تو اس وقت تین علاقوں میں زمینیں

الہا دون، (۷) و کثر فقہاء الضلالة الخوانہ (۸) و کثر الشعراء۔

واتخذ امتك قبورهم (۹) مساجد، و حلیت (۱۰) المصاحف، و زخرفت المساجد (۱۱) و کثر الجور (۱۲) و الفساد، و ظهر (۱۳) المنکر، و امر امتك به و نہوا عن المعروف (۱۴) و اکتفی الرجال (۱۵) بالرجال و النساء (۱۶) بالنساء، و صارت (۱۷) الامراء کفره، و اولیاءوہم (۱۸) فجره و اعوانہم (۱۹) ظلمه، (۲۰) و ذوو الراي منهم فسقه (۲۱) و عند (ذلل) ثلاثه

دھنس جائیں گی اور جب (۲۲) مشرق
میں اور مغرب میں 'جزیرۃ العرب
(۲۳) میں اور شہر لہیرہ (۲۴) میں
تمہاری ذریت کے ایک دشمن کے
ہاتھوں تباہ ہوگا، جس کی پیروی
سیاہ فام کریں گے اور (۲۵)
حسن بن علی کی اولاد سے ایک شخص
خروج کرے گا اور (۲۶) مشرق میں
وہاں علاقہ سجستان^۱ سے خروج کرے گا
اور (۲۷) سفیانی کا ظہور ہوگا۔

میں نے عرض کیا پر دروگاہ!
میرے بعد کیا کیا فتنے ہوں گے؟ خدا
نے وحی کی اور نبی اُمیہ اور میرے عمنداروں
(بنی عباس) کے فتنے سے آگاہ کیا اور
جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے وہ
سب کچھ بتا دیا، تو جب زمین پر آیا
تو میں نے وہ سب بطور وصیت اپنے

خسوف (۲۲) خسف بالمشرق
وخسف بالمغرب (۲۳) وخسف
بجزیرۃ العرب (۲۴) وخراب
البصرة علی یدی رجل من
ذریئک یتبعہ الذنوج
(۲۵) وخروج ولد من ولد
الحسن بن علی (۲۶) وظهور
الذجال ینخرج بالمشرق
من سجستان، (۲۷) و
ظهور السفیانی۔

فقلت: اللہی وما
یکون بعدی من
الفتن؟ فاوحی الی واخبرنی
ببلاء بنی امیة وفتنہ ولد
عتی وما ہو کائن
الی یوم القیامة فاوصیت
بذالک ابن عتی

حین هبطت الى الارض
 واديت الرسالة قللہ
 الحمد على ذلك، كما
 حمده النبيون، وكمال
 حمده كل شئ قبلي، وما
 هو خالقه الى يوم
 القيامة۔ لہ

ابن عم (علی) کو بتا دیا اور اپنے عمل
 رسالت کو انجام دیا۔ پس میں اس
 کی حمد کرتا ہوں۔ جیسا کہ انبیاء نے کی
 ہے اور جیسا کہ ہر شے قبل میں حمد
 کرتی رہی ہے۔ اور مستقبل میں خلق
 ہونے والی اشیا کی قیامت تک
 حمد کرتی رہیں گی۔

توضیح

① عام معاشرتی حالات بیان فرمانے کے بعد مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب
 کے خسف کو بیان کیا گیا ہے۔ خسف کے معنی زمین کے دھنس جانے کے
 ہیں۔ زمین کا یہ دھسننا اتنی اہم علامت ہے۔ کہ اسے مستقل طور پر بیان
 کیا گیا ہے۔ اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ زمین قدرتی اسباب کے
 ذریعہ دھسنے گی۔ یا جگہوں میں بمباری وغیرہ کے سبب سے۔ قرین قیاس
 یہی ہے کہ یہ واقعہ بمباری وغیرہ کے سبب ہوگا۔ یہ تینوں خسف پے
 درپے ہوں گے یا فاصلہ کے ساتھ، اس کی بھی وضاحت نہیں ہے، اگر
 فاصلے کے ساتھ ہوں تو پھر مشرق کے خسف کے حوالے سے بہرہ ویشیا کی

بیماری پر بھی توجہ کرنی چاہیے۔

② خسف کی متعدد روایات پائی جاتی ہیں۔ یہ عمل مختلف علاقوں میں ہوگا خصوصیت کے ساتھ بعض علاقوں کے نام روایات میں بیان کیے گئے ہیں۔

الف :- شام کا ایک دیہات جابیبہ یا خرستایا ترستایا خرسا، خرشنا، مرمری روایات میں یہ نام مذکورہ بالا طریقوں سے نقل ہوا ہے، لیکن صحیح جابیبہ ہے بقول سید محمد امین عاملی کہ دمشق کا محلہ باب الجابیبہ دلیل ہے کہ دمشق کے قریب ایک دیہات جابیبہ نامی موجود تھا۔

ب :- مسجد دمشق کا مغربی حصہ

ج :- بلاد جبل کا بعض علاقہ۔ بلاد جبل قم قزوین مہدان اور کردستان و کرمان شاہ پر مشتمل ہے۔ اس خسف سے النصاراء اللہ شہر قم مشتمل ہے۔

د :- بصرہ میں خسف ہوگا، خون ریزی ہوگی گھر منہدم ہوں گے اور لوگ فنا ہوں گے (صادقؑ) اس کے علاوہ منارہ بصرہ کے خسف کا بھی ذکر

روایات میں ہے (اثبات الہدایۃ صادقؑ)

۴ :- مصر میں بھی خسف ہوگا۔

③ خروج سفینیانی سے قبل سید حسنی کا خروج ہوگا اور اس خروج کے بین الاقوامی

اثرات مرتب ہوں گے، جن کے سبب کورہ ارض پر طویل علاقوں میں لڑی جانے والی جنگوں کا ظہور ہوگا۔ بعض علمائے نے اولاد حسن کی جگہ اولاد حسین

تحریر کیا ہے۔ اگرچہ بیشتر نسخوں میں اولاد حسن ہی تحریر ہے، لیکن اگر دوسرے نسخے کو تسلیم کیا جائے تو یہ خروج کرنے والے سید حسینی ہوں گے ان کے

بارے میں تفصیلات نہیں ملتیں کہ یہ کون ہیں؟ کہاں سے خروج کریں گے۔ اور ان کی جنگ کن لوگوں سے ہوگی۔ جیسے کہ سید حسنی کے سلسلہ میں تفصیلات ملتے ہیں۔

④ یہ مشہور دجال نہیں ہے، جس کی آمد کا تذکرہ بجزت روایات میں ہے، اس لیے کہ وہ نزول عیسیٰ کے وقت ظاہر ہوگا، وہ دجال جو مشرق سے خروج کرے گا اس کی تفصیلات نہیں معلوم، ہو سکتا ہے یہ کوئی ایسا باطل پرست سرکردہ شخص ہو جو سید حسنی یا حسینی کے مقابل خروج کرے۔



روایت جابرؓ

عن جابر بن عبد الله
 الانصاری قال حجت مع
 رسول الله صلى الله عليه واله
 حجة الوداع فلما قضى النبي صتي
 الله عليه واله ما افترض عليه من
 الحج اتى مودع الكعبة فلزم
 حلقة الباب ونادى برفع صوته
 ايها الناس فاجتمع
 اهل المسجد واهل الشوق
 فنقال اسمعوا اني قائل
 ما هو بعدى كائن فليبع
 شاهدكم غائبكم بشو
 بكي رسول الله صلى الله عليه
 واله حتى بكي لبيكائد
 الناس اجمعين فلما
 سكت من بكائه

جابر بن عبد الله انصاری بیان کرتے
 کرتے ہیں کہ ہم نے حجة الوداع میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔
 جب رسول اللہ حج ادراس کے فرائض سے
 فارغ ہو گئے تو خانہ کعبہ کو وداع کرنے
 کے لیے تشریف لائے اور حلقہ درگاہ تھمیں
 حتماً کر با آواز بلند ارشاد فرمایا۔
 ” اے لوگو! اس آواز کو سنتے ہی
 وہ سارے لوگ جو مسجد الحرام اور بازار میں
 تھے جمع ہو گئے۔ اس وقت آپ نے
 ارشاد فرمایا: سنو! میں بتانا چاہتا ہوں
 جو میرے بعد ہوگا۔ تم میں سے جو حاضر ہیں
 وہ غائبین تک اسے پہنچا دیں پھر رسول
 اللہ نے گریہ فرماتا شروع کیا اور آپ کو
 گریہ کرتے ہوئے دیکھ کر سارے حاضرین
 بھی رونے لگے۔ جب رسول اللہ کا گریہ

تو فرمایا کہ خدا تم پر رحم کرے، یہ جان رکھو کہ تم آج کے دن سے ایک سو چالیس سال تک اس پتے کی مانند ہو جس میں کانٹا نہ ہو پھر اس کے بعد دو سو سال تک ایسا زمانہ ہو گا جس میں پتہ بھی ہو گا اور کانٹا بھی ہو گا پھر اس کے بعد فقط کانٹا ہے پتہ نہیں ہے۔

یہاں تک کہ اس زمانے میں سلطان جابر بنخیل سرمایہ دار، دنیا پرست عالم، جھوٹے فقیر، فاسق و فاجر بوڑھے، بے حیا لڑکے، اور احمق عورتوں کے علاوہ لوگ نظر نہیں آئیں گے۔ پھر رسول اللہ نے گریہ فرمایا۔ مسلمان فارسی اٹھے اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بتلائیے کہ ایسا کب ہو گا؟ ارشاد فرمایا، اے مسلمان! یہ اس وقت ہو گا جب تمہارے علماء کم ہو جائیں گے اور تمہارے قاریان

قال اعلمو ان حرمكم الله ان مثلکم فی هذا اليوم کمثل ورق الشوك فيه الى اربعين ومائۃ سنۃ ثم یابی من بعد ذالک شوك وورق الى مائتین سنۃ ثم یاتی من بعد ذالک شوك لا ورق فیہ۔

حتی لا یرى فیہ الا سلطان جابر وعتی بخیل او عالم مراغب فی المال او فقیر کذاب او شیخ فاجر او صبی وقح او امراه رعناء ثم یکی رسول الله ققام الیہ سلمان الفارسی رحمہ الله قال یا رسول الله ان خبر نامی یکون ذالک فقال یا سلمان! اذا قلت علمائکم وذهب قراؤکم و

اے حضرت سلمان فارسی کو مخاطب کر کے اشارہ اس دور کے لوگوں کی طرف تھا جن کا ذکر ہے۔

قرآن ختم ہو جائیں گے اور تم زکوٰۃ کی ادائیگی قطع کر دو گے اور اپنے اعمال بد کو ظاہر کر دو گے۔ جب تمہاری آوازیں تمہاری مسجدوں میں بند ہوں گی اور جب تم دنیا کو سر پر اٹھاؤ گے اور علم کو زیرِ قدم رکھو گے اور جب جھوٹا تمہاری گفتگو ہوگی۔ غیبت تمہاری نقلِ محفل ہوگی اور حرام مال غنیمت ہوگا اور جب تمہارا بزرگ تمہارے نمودروں پر شفقت نہیں کرے گا، اور تمہارا خورد تمہارے بزرگوں کا احترام نہیں کرے گا اس وقت تم پر اللہ کی لعنت نازل ہوگی اور تمہاری اُمت تمہارے درمیان قرار دے گا۔ اور دین تمہاری زبانوں پر فقط ایک لفظ بن کر رہ جائے گا تو تم میں جب یہ خصلتیں پیدا ہو جائیں لے تو سرج آندھی مسخ یا آسمان سے سنگ باری کی توفیق رکھو اور

قطعتم زکوٰۃ ما اظهرتم
منکراتکم وصلت اصولکم
فی مساجدکم وحطتہ الدنیا
فوق رؤسکم والعلم
تحت اقدامکم والكذب
حدیثکم والغیبتہ فاکفتم
والحرام غنیمتکم ولا یرجہ
کبیرکم صغیرکم ولا
یوقر صغیرکم کبیرکم
فخذ ذالک تنزل اللعنة
علیکم ویجعل باکم
بینکم وبقی الدین بینکم
لفظاً بالسنتکم فاذا او
تیتم هذه الخصال
توقعوا التریح الحمرد
اومسخاوقذ فبالحجارة

لے اس وقت یرساری بیان کردہ علامات سماج میں پائی جاتی ہیں سوائے ان تین غلطیوں کے جو

بیان بیان ہوا ہے۔

میرے اس کلام کی تصدیق کتاب خدا
میں موجود ہے۔

اسے رسول کہہ دو کہ وہی اس
بات پر قادر ہے کہ تم پر عذاب تمہارے
سر کے اُدپر سے نازل کرے یا تمہارے
پاؤں کے نیچے سے اٹھا دے یا ایک
گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابل کرنے
اور تم سے بعض کو بعض کی جنگ کا مزہ
چکھائے۔ دیکھو ہم کس طرح آیات
کو بدل بدل کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ
لوگ سمجھ سکیں۔

اس وقت صحابہ کا ایک گروہ اٹھ
کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ
ہمیں بتائیے کہ ایسا کب ہوگا؟ تو
آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب نمازیں
میں تاخیر کی جائے اور شہوت رانی
عام ہو جائے اور قبورے کی مختلف
اقسام پی جائے لگیں اور باپ اور
ماں کو لوگ گالیاں دینے لگیں یہاں

وتصديق ذلك في كتاب
الله عذ وجل۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى
اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ
فَوْقِكُمْ اَوْ مِّنْ تَحْتِ
اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبَسَكُمْ شِيعًا
وَيُذِيقَ بَعْضَكُم مَّاءً مِّنْ
بَعْضٍ اَنْظُرْ كَيْفَ
نُصَرِّفُ الْاَيَاتِ لَعَلَّهُمْ
يَفْقَهُونَ۔

(سورۃ انفال آیت ۲۵)

فَنَقَامُ اِلَيْهِ جَمَاعَةٌ
مِّنَ الصَّحَابَةِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ
اللّٰهِ اَخْبِرْنَا مَتَىٰ يَكُوْنُ
ذٰلِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا خَيْرُ
الصَّلٰوةِ وَاتِّبَاعُ لَشَهْوَاتِ
وَشَرِبُ الْقَهْوَاتِ وَشَتْمُ
الْاَبَاءِ وَالْاُمَّهَاتِ حَتَّىٰ

تک کہ حرام کمال غنیمت اور زکوٰۃ دینے کو جڑاً
 سمجھنے لگیں، مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرنے
 لگے اور اپنے ہمسائے پر ظلم کرے اور قطع
 رحم کرنے لگے اور بزرگوں کی شفقت
 اور رحم ختم ہو جائے اور خوردوں کی حیا
 کم ہو جائے اور لوگ عمارتوں کو مضبوط
 بنانے لگیں اور اپنے خادموں اور نوٹڈیل
 پر ظلم کرنے لگیں اور ہوا و ہوس کی بنیاد پر
 گواہی دیں اور ظلم سے حکومت کریں اور
 مرد اپنے باپ کو گالی دینے لگے اور انسان
 اپنے بھائی سے حسد کرنے لگے اور حبتہ
 دار خیانت سے معاملہ کرنے لگے اور
 وفا کم ہو جائے اور زنا عام ہو جائے اور
 مرد عورتوں کے کپڑوں سے اپنے آپ
 کو آراستہ کرے اور عورتوں سے حیا کا
 پردہ اٹھ جائے اور تکبر دلوں میں اس
 طرح داخل ہو جائے جس طرح زہر چرموں
 میں داخل ہو جاتا ہے اور عمل نیک
 کم ہو جائے اور جرائم بے انتہا عام

ترون الحرام مغنما و
 التّكوة مخرما واطاع
 الرّجل زوجته وحنفي و
 قطع رحم وذهبت رحته
 الاكابر وقل حياء
 الأصغر وشيدوا البنیان
 وظلموا العبد والاماء
 شهدوا بالهواء وحكموا
 بالجور ويسب الرّجل
 اباہ ويحسد الرّجل اخاه
 ويعامل الشركاء
 بالخيانة وقل الوفاء
 وشاع الزنا وتزين الرّجل
 بثياب النساء وسلب
 عنهن قناع الحياء ودب
 الكبر في القلوب
 كدبيب السم
 في الايدان وقل
 المعروف وظهرت

ہو جائیں اور فراتش الہی حقیر ہو جائیں اور
 سرمایہ دار مال کی بنا پر اپنی تعریف کی
 خواہش کریں اور لوگ موسیقی اور گانے
 پر مال صرف کریں اور دنیا داری میں سرگرم
 ہو کہ آخرت کو بھول جائیں اور تقویٰ
 کم ہو جائے اور طمع بڑھ جائے اور
 انتشار و غارت گری بڑھ جائے اور
 ان کی مسجدیں اذان سے آباد ہوں
 اور ان کے دل ایمان سے خالی ہوں
 اس لیے کہ وہ قرآن کا استخفاف
 (توہین) کریں اور صاحب ایمان کو ان
 سے ہر قسم کی ذلت و خواری کا سامنا
 کرنا پڑے تو اس وقت دیکھو گے کہ
 ان کے چہرے آدمیوں کے چہرے
 ہیں اور ان کے دل شیطانوں کے دل
 ہیں اور ان کی گفتگو شہد سے شہر میں ہے

الجرایم و ہونت العظام
 و طلبوا المدح بالمال
 و انفقوا المال للغناء و
 شغلوا بالذنیاء عن
 الآخرۃ و قل الورع و
 کثر الطمع و الہرج
 و المراج و اصبح
 المومن ذلیلا و المنافق
 عزیزا مساجدہم معمورة
 بالاذان و قلوبہم خالیة
 من الایمان بما استحفوا
 بالقران و بلغ المؤمن
 عنہم کل ہوان فعند
 ذلک تری وجوہہم
 وجوہ الادمیین و قلوبہم
 قلوب الشیاطین کلامہم احلی

لے بڑے گناہ چھوٹے ہو جائیں یا بڑی اور ہولناک اور عجوبہ چیزیں عام ہو جائیں
 لے لوگ مال لے کر سرمایہ داروں کی تعریف کریں گے یا سرمایہ دار مال دیکھ کر اپنی تعریف کر دلائیں گے

اور ان کے دل حنظل سے زیادہ کڑھے
ہیں تو وہ بھیڑیے ہیں جو انسانی لباس
میں ہیں۔ ایسے زمانے میں کوئی دن ایسا
نہ ہوگا۔ جب خدا ان سے یہ نہ کہے گا
کہ کیا تم میری رحمت سے مغرور ہو گئے
ہو؟ تمہاری جراتیں بڑھ گئی ہیں۔

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے
تمہیں عبت خلق کیا ہے؟ اور تمہاری
بازگشت ہماری طرف نہیں ہوگی۔

میں اپنی عزت و جلال کی قسم
کھاتا ہوں کہ اگر مجھے خلوص سے عبادت
کرنے والوں کی پرواہ نہ ہوتی تو میں
گناہگار کو ایک چشم زدن کی بھی مدد
نہ دیتا اور اگر بندگان متقیں کے تقوٰے
کی پرواہ نہ ہوتی تو میں آسمان سے ایک
قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین پر ایک سبز
پتہ بھی نہ اُگاتا۔ تعجب ہے ان لوگوں

من العسل وقلوبهم امر
من الحنظل فهم ذباب
وعليهم ثياب ما من يوم
الا ويقول الله تبارك وتعالى
انبي تغترون ام على
تجتراون۔

افحسبتم انما
خلقتناكم عبثا وانكم
الينالا ترجعون۔

فوعزتي وجلالي لولا
من يعبدني مخلصا ما
امهلت من يعصيني طرفة
عين ولولا ورع الورعين
من عبادي لما
انزلت من السماء
قطرة ولا انبت ورقة
خضراء فواعحبا للقوم

فروخت کرنا۔ اس وقت مومن کا دل اس کے پہلو میں اس طرح آب ہوگا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے اس لیے کہ وہ برائیوں کو دیکھے گا۔ لیکن اسے بدل دینے کی قدرت نہیں ہوگی۔ مسلمان نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا کہ ہاں اے مسلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اس وقت حکمران ظالم و جاہل ہوں گے۔ وزراء فاسق ہوں گے۔ عرفا ظالم ہوں گے۔ امانت دار خائن ہوں گے۔ مسلمان نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا اے مسلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس وقت منکر معروف ہو جائے گا، اور معروف منکر ہو جائے گا، خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا اور امین خیانت کرے گا اور جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی

الہواء و تعظیم اصحاب المال
و بیع الدین بالدنیا فعدھا
سندوب قلب الصومن فی جو فہ
کما یدوب الملح بالماء
مما یرى من المنکر فلا
یستطیع ان یرہ قال سلمان
ان هذا کائن یا رسول اللہ
قال ای والذی نفسی بیدہ
یا سلیمان ان عندھا یدلہم
امراء جورہ و وزراء فسقہ و
عرفاء ظلمتہ و امناء خونہ
فقال سلیمان ان هذا کائن
یا رسول اللہ فقال ای و
الذین نفسی بیدہ یا
سلمان ان عندھا یدکون
المنکر معروفنا و
المعروف منکرنا و
یوتمن الخائن ویخون
الامین ویصدق الکاذب

اور سچے کی تکذیب کی جائے گی سلمان
 نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
 اے سلمان! اس خدا کی قسم جس کے
 قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس
 وقت عورتوں کی حکومت ہوگی اور
 کینیزوں سے مشورہ لیا جائے گا اور
 لڑکے منبروں پر بیٹھیں گے اور جھوٹ
 بولنا ظرافت میں شمار ہوگا اور زکوٰۃ کو
 جُرمانہ سمجھا جائے گا اور مال خدا کو غنیمت
 سمجھا جائے گا اور انسان اپنے والدین
 پر جو رجحان کرے گا اور اپنے دوست
 کے ساتھ حسن سلوک کرے گا اور رُمّ طاً
 ستارہ ظاہر ہوگا۔ سلمان نے کہا، یا
 یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
 ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم جس
 کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے
 اس وقت عورت تجارت میں اپنے
 شوہر کے ساتھ شریک ہوگی اور
 صاحبان عزت ذلیل ہوں گے اور

ویکذب الصادق قال سلمان
 وان هذا الكائن يا رسول
 الله قال اى والذى نفسى
 بيده فعندها يكون امانة
 النساء ومشاورة الائمة
 وقعود الصبيان على
 المنابر ويكون الكذب
 طرفا والزكوة مخرما
 والفى مغنما ويحفوا
 الرجل والديه وسير
 صديقه ويطلع الكوكب
 المذنب قال سلمان
 ان هذا الكائن يا رسول
 الله قال اى والذى
 نفسى بيده يا سلمان
 وعندها تشارك المرأة
 زوجها فى التجارة و
 يكون المطر قيظا و
 يغيظ الرام غيظا و

غریب و فقیر شخص کی توہین کی جائے
 گی تو اس وقت بازار قریب ہو جائیں
 گے۔ ایک بکے گا کہ میں نے کچھ نہیں
 بیچا اور دوسرا بکے گا کہ میں نے کچھ نفع
 نہیں کمایا، تم نہیں دیکھو گے مگر اللہ
 مذمت کرنے والے کو۔ تو سلمان نے
 کہا، یا رسول! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
 ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم
 جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔
 اس وقت ایسے لوگ حکمران ہونگے
 کہ اگر عوام گفتگو کریں گے تو حکمران
 قتل کر دیں گے، اور اگر چپ رہیں
 گے تو حکمران ان کے مالک بن جائیں
 گے اور ان لوگوں کی دولت سے
 خود دولت مند بن جائیں گے اور
 ان کی حرمت کو پامال کر دیں گے
 اور ان کا خون بہائیں گے اور ان
 کے دلوں کو اپنے رعب و دبدبہ سے
 معمور کر دیں گے اور تم انہیں دیکھو گے

يحتقر الرجل المعسر
 فعندها تقارب الاسواق
 اذ قال هذا المابع
 شيا وقال هذا الم
 اربح شيا فلا
 ترى الا ذما لله
 فقال سلمان ان هذا
 لكائن يا رسول الله!
 قال اى واآذى
 نفسى بيده يا سلمان
 فعندها تليهم
 اقوام ان تكلموا
 قتلوه وان سكنوا
 استباحوهم ليستأثرن
 بفيهم وليطون حرمتهم
 وليسفكن دأئهم
 ولتملان قلوبهم دغلا
 ودعبا فلا ترهم
 الا وجلين خائفين

مگر ہر سال اور خوف زدہ، مرعوب اور سہما ہوا۔ مسلمان فارسی نے کہا، یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں اے مسلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اس وقت کچھ مشرق سے لایا جائے گا اور کچھ مغرب سے لایا جائے گا، اور میری امت کو اس رنگ میں رنگا جائے گا۔ پس دائے ہو میری امت کے ضعیفوں پر ان لوگوں سے پس دائے ہو ان پر خدا کی طرف سے، وہ تو نہ چھوٹوں پر رحم نہ بڑوں کی عزت کریں گے نہ بدی کرنے والوں سے درگزر کریں گے ان کے جسم آدمیوں کے جسم ہونگے اور ان کے دل شیطانوں کے دل ہونگے مسلمان نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں اے مسلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس وقت مرد مردوں پر اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی اور لڑکے

مرعوبین مرہوبین قال سلمان ان هذا الكائن يا رسول الله قال اى والذی نفسی بیدہ یا سلمان عندہا یوقی بشی من المشرق و شیء من المغرب یلون اُمتی قالوبل انعفا اُمتی منهم و بل لهم من الله لایرحمون صغیرا ولا یوقرون کبیرا ولا یتجاوزون عن مسیئ جثہم جثۃ الادمیین وقلوبہم قلوب الشیاطین قال سلمان وان هذا الكائن یا رسول الله قال اى والذی نفسی بیدہ یا سلمان وعندہا یکتفی الرجال بالرجال والنساء

لڑکوں پر اس طرح ایک دوسرے سے حسد کریں گے جس طرح لڑکی پر کیا جاتا ہے۔ جو اپنے گھر میں ہو، اور مرد عورتوں سے مشابہ ہونگے اور عورتیں مردوں کے مشابہ ہونگی اور عورتیں خود سواری کریں گی۔ میری اُمت کی ان عورتوں پر خدا کی لعنت ہو۔ سلمان نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت مسجدوں کو اس طرح منقش کیا جائے گا۔ جیسے کلیسا وغیرہ منقش ہوتے ہیں۔ اور قرآنوں کی طلاکاری کی جائے گی اور منارے طویل ہونگے اور صفیں زیادہ ہو جائیں گی، لیکن دلوں میں بغض ہوگا اور زبانوں پر اختلاف سلمان نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان

بالنساء ویغار علی الغلمان
 کما یغار علی الجاریة
 فی بیت اهلها وتشبه الرجال
 بالنساء والنساء بالرجال
 ویرکبن ذات الفروج
 السروج فعلی من من اُمتی
 لعنة الله قال سلمان ان
 هذا کائن یا رسول الله!
 قال ای نفسی بیدہ یا
 سلمان وعندہا سرت
 المساجد کما تزخرف
 البیع والکنایس وتحلی
 المصاحف و تطول
 المنارات وتكثر الصفوف
 بقلوب متباغضه والسن
 مختلفه قال سلمان
 وان هذا کائن
 یا رسول الله! قال ای
 والذی نفسی بیدہ

ہے۔ اس وقت میری اُمت کے مرد اپنے
 آپ کو سونے کی چیزوں سے آراستہ کریں
 گے اور حریر و دیبا کے لباس پہنیں گے۔
 اور رندوں کی کھال کا نرم لباس استعمال
 کریں گے۔ سلمان نے کہا یا رسول اللہ!
 کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا اے سلمان!
 اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں
 میری جان ہے۔ اس وقت سوڈ ظاہر
 آشکار ہوگا اور لوگ غیبت اور رشوت
 کے ذریعہ معاملہ کریں گے اور دین لپٹ
 ہو جائیگا اور دنیا بلند ہو جائے گی۔ سلمان
 نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟
 فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم
 جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس
 وقت طلاق کی کثرت ہو جائے گی اور
 اللہ کے لیے حدود جاری نہیں کی جائیں
 گی۔ لیکن اللہ کو کوئی شے ضرر نہیں
 پہنچا سکتی۔ سلمان نے کہا یا رسول اللہ
 کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا، ہاں اے

یا سلمان وعندھا تحیس
 ذکور اُمتی مذهب
 یلبسون الحدیر والدیباج
 ریتخذون جلود المنمور
 صفا قال سلمان وان
 هذا لکائن یا رسول اللہ
 قال ای والذی نفسی
 بیدہ یا سلمان وعندھا
 یظمص الریا ویعاملون
 بالخصیة والرشاء و
 یوضع وترفع الدنیا
 قال سلمان وان هذا
 یکائن یا رسول اللہ قال
 ای والذی نفسی بیدہ
 یا سلمان وعندھا یکثر
 الطلاق فلا یقام للہ
 حدًا ولن یضرب اللہ شیئًا
 قال سلمان وان هذا
 لکائن یا رسول اللہ قال ای

والذی نفسی بیدہ یا سلمان
وعندها نظهر القنیات
والمعازف ویلیهم شرار
أمتی، قال سلمان وان
هذا الکائن یا رسول اللہ
قال ای والذی نفسی
بیدہ یا سلمان وعندها
تخرج أو ساطها للتجارة
وتجج فقراؤها
للزباء والسمة فعندها
یکون اقوام یتعلمون
القرآن لغير الله
فیخذونہ من امیر
ویکون اقوام یتفقہون
لغير الله وتکثر
اولاد الزنا ویتغنون
بالقرآن ومیتها فتون
بالدنيا، قال سلمان
وان هذا الکائن

سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں
میری جان ہے۔ اس وقت مختلف
آلاتِ موسیقی اور مختلف ساز ظاہر
ہوں گے انہیں میری اُمت کے شریر
لوگ پسند کریں گے۔ سلمان نے کہا کہ
یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا،
ہاں سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
میں میری جان ہے۔ اس وقت میری اُمت
کے سرمایہ دار تفریح کے لیے حج کریں گے
اور متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لیے
اور غریب لوگ ریا کاری اور اپنا احترام
کروانے کے لیے حج کریں گے تو اس وقت
کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے لیے
قرآن کی تعلیم حاصل کریں گے اور اسے
آلاتِ موسیقی کی طرح قرار دیں گے۔
اور کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے
لیے علم فقہ حاصل کریں گے اور زنا زادوں
کی کثرت ہو جائے گی۔ اور قرآن کو گایا
جائے گا اور لوگ دنیا کی طرف شدید

میلان رکھتے ہوں گے مسلمان نے کہا
 یارسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں
 اے مسلمان! اس خدا کی قسم! جس کے
 قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ اس
 وقت ہوگا۔ جب محارم کی ہتک حرمت
 ہو جائے اور گناہ اکتاب کیے جائیں اور
 اشتر کا نیک بندوں پر تسلط ہو جائے
 اور جھوٹ عام ہو جائے اور ضد ظلم
 ہو جائے عقلمند انسان پوشیدہ اور گوشہ
 نشین ہو جائے اور لوگ اچھے لباس پر
 فخر و مباہات کریں اور بغیر موسم کے بارش ہونے
 لگے اور طبل و ساز کو پسند کرنے لگیں
 اور امر بالمعروف نہی عن المنکر سے
 نفرت کرنے لگیں یہاں تک کہ اس
 زمانے میں مومن کنیز سے بھی بدتر ہو جائے
 اور اس زمانے کے قاریوں اور عابدوں
 میں ملامت بازی آشکار ہو جائے تو یہ

یارسول اللہ قال ای
 والذی نفسی بیدہ یا
 سلمان ذالک اذا انتھکت
 المحارم واکتسبت
 المائثم وتسلط الاشرار
 علی الاخیار ویدیشفوا
 الکذب ویظہر
 الجاحلہ ویغشی
 العاقلہ ویبأھون
 فی اللباس ویمطر فی
 غیر اوان المطر و
 یتحسنون الکوتۃ
 والمعارف ویتکرون
 الامر بالمعروف و
 النهی عن الضکر حتی
 یکون المؤمن فی ذالک
 الزمان اقل من الامۃ

لہ بعض نسخوں میں اس جگہ "ویغشی والفاقة" ہے جس کا مطلب یہ

ہے کہ قحط اور فاقہ عام ہو جائے گا۔

لوگ آسمان کے فرشتوں میں بخش اور
 پلید کے نام سے یاد کیے جاتے ہونگے
 سلمان نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا
 ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا
 کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے
 اس وقت سرمایہ دار کو فقط افلاس
 سے خوف ہوگا۔ یہاں تک کہ مسائل
 دو جمعوں کے درمیان سوال کرے گا
 لیکن کوئی اسے کچھ دینے والا نہ ہوگا۔
 سلمان نے کہا یا رسول اللہ! کیا
 ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان!
 اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان
 ہے۔ اس وقت رومیفہ گفتگو
 کرے گا۔ سلمان نے پوچھا یا رسول
 اللہ! میرے ماں باپ آپ پر خدا
 ہوں یہ رومیفہ کیا ہے؟ فرمایا ایسا
 شخص انسانی مسائل پر گفتگو کرے
 گا جسے گفتگو نہیں کرنی چاہیے اور
 جو پہلے گفتگو نہیں کرتا تھا، پس یہ

ویظہر قرأئہم وعبادہم
 فیما بینہم التلاوم
 فاو لیک یدعون فی
 ملکوت السموات الادجاس
 الانجاس۔ قال سلمان
 ان هذا کائن یا رسول
 قال ای والذی نفسی
 بیدہ یا سلمان فعندہا
 لا یغشی الغنی الا الفقر
 حتی ان السائل لیسئل
 فیما بین الجمعتین لا
 یصیب احد ایضع فی
 کفہ شیئا قال سلمان
 وان هذا کائن یا
 رسول اللہ قال ای والذی
 نفسی بیدہ یا سلمان وعندہا
 یتکلّم الرّویبضہ قال سلمان!
 وما الرّویبضہ یا رسول اللہ فذاک
 ابی وامی قال یتکلّم فی امر

لوگ زمین پر باقی نہیں رہیں گے، مگر بہت کم، یہاں تک کہ زمین اس طرح دھنس جائے گی کہ ہر شخص یہ خیال کرے گا کہ میرے علاقے میں دھنسی ہے۔ پھر وہ لوگ باقی رہیں گے۔ جب تک اللہ چاہے گا، اور پھر ان کی بقا کے دوران زمین اپنے جگر کے ٹکڑے انہیں نکال کر دے گی۔ کہا سونا چاندی۔ پھر اشارہ فرمایا ستونوں کی طرح اور فرمایا کہ وہ جگر کے ٹکڑے اس کے مثل ہوں گے۔ اس دن سونا چاندی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا اور یہی فقط 'جاء اشراطها' کا مفہوم ہے۔

العامۃ من لم یکن یتکلم فلم یلیثوا الا قلیلا حتی تخور الارض خورۃ فلا یظن کل قوم الا انها خارت فی ناحیتهم فیمتکون فی مکثهم فتلقى لهم الارض انلا ذکبدا قال ذهب وفضۃ ثم اومی بیدہ الی الاساطین فقال مثل ہذا فی یومئذ لا ینفع ذهب ولا فضۃ و ہذا معنی قولہ فقد جاء اشراطها۔

۱۔ دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ زمین اس شدت سے فریاد کرے گی کہ ہر قوم یہ خیال کرے گی کہ اس کے علاقے میں فریاد کر رہی ہے۔ ممکن ہے جدید ترین جنگی اسلحوں کی آواز کی طرف اشارہ ہو۔

۲۔ تفسیر علی ابراہیم قمی مطبوعہ نجف اشرف۔

یہ روایت تفسیر قمی کے مطبوعہ نسخہ سے نقل کی گئی ہے، لیکن میرے ذاتی کتب خانے میں اس تفسیر کا ایک قلمی نسخہ (۷۶-۱۰۱ھ) ہے۔ جو علامہ مجلسی کے زیر مطالعہ رہا ہے۔ اور اس پر ان کے حواشی موجود ہیں۔ اس نسخہ سے مقابلہ کرنے سے بعض لفظی اور معنوی اختلافات پائے گئے ہیں۔ یہاں ہم نے صرف ان اختلافات کو قلمی نسخے کے مطابق نقل کیا ہے، جن سے معنوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔



روایت اصبح

ان اصبح بن نباتہ قال:
سمعت امیر المؤمنین علیہ
السلام یقول للناس: سلونی
قبل ان تفقدونی لآخ
بطرق السماء اعلم من
العلماء، و بطرق الارض
اعلم من العالم انما
یعسوب الدین انما یعسوب
المؤمنین و امام المتقین
و دیان الناس یومر الدین
انا قاسم النار، و خازن
الجنان، و صاحب الحوض
و المیزان و صاحب الاعراف
فلیس منا امام الا و هو
عارف بجمیع اهل و لایئہ

اصبح بن نباتہ نے روایت کی
ہے کہ میں نے امیر المؤمنین کو لوگوں
سے کہتے ہوئے سنا کہ مجھ سے جو چاہو
پوچھ لو قبل اس کے کہ مجھے گم کر دو
اس لیے کہ سائے علمائے عالم سے زمین
راستوں کو اور سارے عالم سے زمین
کے راستوں کو زیادہ بہتر جانتا ہوں۔
میں دین کا سردار ہوں، میں مومنوں
کا آقا اور متقین کا امام ہوں، میں قیامت
کے دن لوگوں کو بدلہ دینے والا ہوں۔
میں قاسمِ نار اور خازنِ جنت ہوں
صاحبِ حوضِ کوثر ہوں اور میزان
اعمال اور صاحبِ اعراف ہوں،
ہم میں سے ہر امام اپنے اہلِ ولایت
کے حالات سے آگاہ ہوتا ہے۔

اسی کو اللہ نے کہا ہے کہ اے رسولؐ
تم مندر رہو اور ہر قوم کے لیے ایک
ہادی ہے۔

اے لوگو! مجھ سے جو چاہو پوچھ
لو۔ قبل اس کے کہ مجھے کم کر دو۔ پس
مشرق کی طرف سے ایک فتنہ برپا
ہوگا، جس کے شعلے بھڑک کر بہت
بلند ہوں گے اور جیت بچھیں گے
تو انسانوں کو اپنے ساتھ ہلاکت میں
ڈال دیں گے، اور سرزمین مغرب
سے آگ کا شعلہ بلند ہوگا جو بہت
بلندی تک جائے اور کسے گاوائے
ہو ان لوگوں پر جو میری پستی میں
آکر ہلاک ہوں تو جب آسمان کی گردش
طویل ہو جائے گی تو تم کہو گے کہ وہ
(مہدی) سرگیا یا ہلاک ہو گیا اور وہ
کسی واوی میں چلا گیا اس وقت
اس آیت کی تاویل سامنے آئیگی۔
پھر ہم نے تمہیں حملہ کی طاقت

وذلك قوله عز وجل
استعانت منذر ولكل
قوم هاد۔

الايتها الناس سلوني
قبل ان تفقدوني فان بين
جوانحي علما جما فسلوني قبل
ان تشخر برجلها فتنه
شرقية وتطاني خطامها
بعد موتها وحياتها و
تشب النار بالحطب
الجزل من غربي الارض
رافعة ذيلها، تدعوبها ويلها
لرحله ومثلها، فاذا استدار
الفلك، قلت مامات او
هلك، باى واد سلك
فيومئذ تاويل هذه
الاية۔

تمرد دنالکوا لکرة

تو زمین میں دھنس جائے گا اور فقط
 ایک باقی بچے گا۔ اللہ اس کے چہرے
 کو لپٹ کی طرف کر دے گا تاکہ لوگ
 خائف ہوں اور پیروان سفیان کو
 عبرت حاصل ہو۔ اس وقت اس آیت
 کی تاویل سامنے آئے گی اور اگر تم اس
 حالت کو دیکھو گے جب کہ گھبرا جائیں
 گے اور انہیں بھاگنے کا کوئی راستہ نہ ملے
 گا اور وہ ایک قریب کے مکان میں پکڑے
 جائیں گے۔

اسی طرح سفیانی ایک لاکھ تیس
 ہزار کا لشکر کوفہ کی طرف روانہ کرے
 گا۔ یہ لشکر روہا اور فاروق میں پڑاؤ
 ڈالے گا۔ اور وہاں کے تیس ہزار اشخاص
 حرکت کریں گے وہ کوفہ پہنچ کر غنیمہ
 میں حضرت ہود کی قبر کے پاس فروکش
 ہوں گے اور عید قربان کے دن لوگوں

خسف بهم فلا ینجو
 الا رجل یحول اللہ وجہہ
 الی قفاه لیندرہم
 ویكون اية لمن
 خلفہم و یومئذ تاویل
 ہذہ الایة ولوتری
 اذا فرعوا فلا فوت
 واخذو من مکان
 قریب۔

ویبعث مائة وثلاثین
 الف الی الکوفة وینز
 لون التروحاء والفارق
 فیسیر منہا ستون الف
 حتی ینزلوا الکوفة
 موضع قبر ہود علیہ السلام
 بالتخلیة فیہ جمون

پر حملہ کریں گے۔ اس وقت کوفہ کا
حاکم ایک جبار اور سرکش انسان ہوگا
جسے لوگ کاہن و ساحر کے لقب سے
یاد کریں گے۔ اس زوردار (بغداد) کا
حاکم پانچ ہزار کاہنوں کے ساتھ جنگ
کے ارادے سے حرکت کرے گا اور
یہ لوگ ستر ہزار اشخاص کو کوفہ کے پل
پر قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ خون
اور مردوں کے تعفن کے سبب تین
دن تک لوگ فرات سے کنارہ کشی
اختیار کریں گے۔ ستر ہزار بارہ بڑکیاں
جن کی کلائیاں اور چہرے کبھی ظاہر
نہیں ہونگے شہر کوفہ سے گرفتار کی
جائیں گی انہیں محلوں میں بٹھا کر ثورہ
یعنی غری لے جایا جائے گا۔

اليهم يوم الزينة و
امير الناس جبار عنيد
يقال له: الكاهن الساحر
فيخرج من مدينة الزوراء
اليهم امير في خمسة
آلاف من الكهنة و
يقتل على جسرها سبعين
الفاء حتى تحصى الناس
من الفرات ثلاثة ايام
من الدماء وبتن اجساد
ويسبى من الكوفة سبعون
الف بكرة لا يكشف عنها
كف ولا قناع، حتى يوضعن
في المحامل، ويذهب بهن
الى الثوبية وهي الغرى.

لہ غری اطراف کوفہ کے ایک علاقے کا نام ہے اور ثورہ اس مقام کا نام ہے جہاں اس وقت
کیمل ابن زیاد کی قبر ہے۔ یہ علاقہ اب نجف کے محلوں میں شامل ہے اور مسجد حنظلہ کے حوالے
سے مشہور ہے۔

پھر ایک لاکھ مشرک و منافق شہ کوفہ سے نکل کر دمشق کی طرف جائیں گے جہاں شداد کا بہشت تھا اور کوئی انہیں روکنے والا نہ ہوگا اور سرزمین مشرق سے کچھ پرچم آئیں گے جن میں کوئی علامت نہیں ہوگی وہ پرچم نہ روئی کے ہوں گے نہ سوتی ہوں گے اور نہ لشیمی، ان کے نیزوں کی نوک پر سید اکبر رسول اللہ کی مہر ہوگی اور ان کا مہر خاندان رسول کا ایک شخص ہوگا یہ مشرق میں ظاہر ہوں گے اور ان کی خوشبو مشک کی طرح مغرب تک پہنچے گی، ان کا عیب ان کی آمد سے ایک ماہ قبل دلوں میں گھر کر جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کوفہ پہنچ کر اپنے آباؤ اجداد کے خون کا انتقام لیں گے۔

ادھر وہ مشغول ہوں گے اور ادھر میانی اور خراسانی گھوڑ دوڑ کے گھوڑوں کی طرح تیزی سے پہنچیں گے

ثم يخرج من الكوفة مائة الف ما بين مشرك و منافق، حتى يقدموا دمشق لا يصد هو عنها صاد و في امر ذات العماد، و تقبل رايات من شرقى الارض غير معلمة ليست يقطعن ولا كنات ولا حرير، مختوم في راس القناة بخاتم السيد الاكبر يسوقها رجل من آل محمد تظهر بالمشرق، و توجد ريجها بالمغرب كالمسك الاذفر يسير الرعب امامها لبشهر حتى ينزلوا الكوفة طالبين بداء آباءهم۔

فبيناهم على ذلك اذا قبلت خيل اليماني و الخراساني يستبقان كانتها

یہ دونوں لشکر پر اگندہ حال اور غبار
 آلود ہوں گے اور کوفہ پہنچنے کے لیے
 سواریوں کو اس طرح دوڑائیں گے کہ
 گھوڑوں کے سموں سے تیر کی طرح شعلے
 نکلیں گے۔ اگر کوئی ان سموں کو دیکھے گا
 تو کہے گا آج کے دن کے بعد یہاں کئی نہیں
 خیر نہیں ہے۔ پروردگار! ہم توبہ کرتے
 ہیں۔ یہ وہی بزرگ اشخاص ہوں گے
 جن کا ذکر قرآن میں اس طرح کیا ہے
 کہ "انہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا
 ہے" اس وقت اہل نجران سے
 ایک شخص اُٹھے گا اور امام کی دعوت
 قبول کرے گا۔ یہ عیسائیوں میں پہلا
 شخص ہوگا جو لبیک کہے گا، اپنے
 معبد کو منہدم کرے گا اور اپنی صلیب
 کو توڑ دے گا، اس وقت (مہدی)
 دستوں (بظاہر) کمزور انسانوں

فرسی ربان شعت غبر جرد
 اصلاب نواطی واقداح
 اذا نظرت احدہم برجلہ
 باطنہ فیقول: لاخیر
 فی مجلسنا بعد یومنا
 هذا الہم فانا التائبون
 وھم الابدال الذین
 وصفھم اللہ فی کتابہ
 العزیز ان اللہ یحب
 المتوابعین ویحب المتطہرین
 ولظراؤھم من آل
 محمد ویخرج رجل من
 اهل نجران یستجیب
 للامام فیكون اول النصاری
 اجابۃ فیھدم بیعہ
 ویذق صلیبہ، فیخرج
 بالصوالی وضعفاء الناس

کے ساتھ خرچ کرے گا۔ یہ لوگ ہدایت کے پرچم اٹھائے ہوئے نخلیہ تک پہنچیں گے اور "فاروق" روئے زمین کے انسانوں کا مرکز اجتماع ہوگا، تو اس دن تین ہزار اشخاص مغرب کے درمیان قتل ہوں گے۔ اس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی اور وہ یہی بات کہتے ہیں، یہاں تک کہ ہم نے انہیں ایک کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بے رونق کر دیا ہے۔

اور ایک منادی ماہ رمضان میں مشرق سے صبح کے وقت آواز دے گا "اے اہل ہدایت جمع ہو جاؤ، اور ایک منادی مغرب کی طرف سے شفق غائب ہونے کے بعد آواز دے گا۔ اے اہل باطل جمع ہو جاؤ، اس کے دوسرے دن ظہر کے وقت سورج رنگ

فیسیرون الی النخلیہ باعلام ہدی، فیکون مجمع الناس جمیعاً فی الارض کلّھا بالفاروق فیقتل یومئذ ما بین المشرق والمغرب ثلاثۃ الاف الف یقتل بعضهم بعضاً فیومئذ تاویل هذه الآیة "فما زالت تلك دعواهم حتی جعلناهم حصیداً اخا مدین۔"

وینادی منادی فی شهر رمضان من نایہ المشرق عند الفجر، یا اهل الہدی اجتمعوا! ینادی منادی من قبل المغرب بعد ما ینیب الشفق یا اهل الباطل اجتمعوا ومن الغد عند الظہر تتلون

الشمس وتصفرفقتصر سوداً
 مظلمة وليوم الثالث يفرق
 الله بين الحق والباطل، وتخرج
 دابة الارض، وتقبل الروم الى
 ساحل البحر عند كهف
 الفتية، فيبعث الله الفتية من
 كهفهم، مع كلبهم منهم رجل
 يقال له: مليخا وآخر خملها
 وهما الشاهدان المسلمان
 للقائم عليه السلام۔

بدلے گا اور زرد ہو جائے گا اور پھر
 سیاہ و تاریک ہو جائے گا اور تیسرے
 دن اللہ حق اور باطل کے درمیان تفریق
 کر دے گا۔ دابة الارض خروج کرے گی
 اور رومی شکر سمندر کے کنارے
 اصحاب کہف کے غار کے نزدیک
 پہنچے گا۔ اللہ ان اصحاب کو ان کے
 کتے کے ساتھ اٹھائے گا۔ ان میں سے
 ایک ملیخا، دوسرا خملہا، یہ دونوں
 قائم کے گواہ اور مطیع ہوں گے۔

توضیح

- ① مشرق کا فتنہ واضح نہیں ہے اس سے خراسانی کا خروج بھی مراد ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ افغانستان چین اور بعض روسی ریاستوں کی شورشیں بھی مراد ہو سکتی ہیں۔ مغرب کے آگ کے شعلے سے مراد جنگ ہے۔
- ② آسمان کی گردش سے مراد طویل زمانے کا گزر جانا ہے۔ اس وقت عقیدہ مہدی کے سلسلے میں حیران و سرگردان ہوں گے اور یہ بھی عقیدہ پیدا ہو جائے گا کہ (نعوذ باللہ) مہدی کا انتقال ہو گیا۔
- ③ آیت ۶، (نبی اسرائیل) کی تاویل سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے آل محمد

علیم السلام سے جو وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں زمین پر حکومت دے گا اور برکتوں سے نوازے گا، وہ پورا ہوگا۔

۴) کوفہ کی حصار بندی کی جائے گی اور ایسا نظام قائم کیا جائے گا، جس سے اس کی حفاظت ہو سکے۔ ہو سکتا ہے اس کی شاہراہوں پر سرکاری چوکیاں قائم کر دی جائیں جو گزرنے والوں کی تفتیش کریں یا راڈ آرکائیو کا کوئی نظام قائم کیا جائے۔

۵) شہر میں دشمن فوج سے حفاظت کے لیے یا مورچہ بندی کے لیے خندق کھودی جائے۔

۶) ہم نے یہاں تخریق الزویا کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ کوفہ کی گلیوں میں پانی گھس آئے گا۔ اس کلمہ کی مزید تفہیم کے لیے خطبہ افتخاریہ کی توضیح ملاحظہ کی جائے۔

۷) چالیس شبانہ روز مسجدوں کی تعطیل احتجاج یا کرفیو یا جنگ کے سبب ہو سکتی ہے۔

۸) ہیکل ہر وہ چیز ہے جو جسامت اور ضخامت رکھتی ہو، بلند عمارت، مجسمہ اور اہل کتاب کی عبادت گاہ کو بھی ہیکل کہتے ہیں۔ ہیکل کے ظاہر ہونے سے کسی مجسمہ کی تنصیب بھی مراد ہو سکتی ہے، بلند و بالا عمارت کا قیام بھی مراد لیا جاسکتا ہے۔ یا ایسی عبادت گاہ کا قیام جس میں مجسمے رکھے جاتے ہیں، جیسے عیسائیوں کا گر جابا ہندوؤں کا مندر۔ کشف ہیکل کے ساتھ ایسی کوئی علامت نہیں، جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ واقعہ کہاں ہوگا، لیکن اس کے قبل و بعد کی علامتیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ اس کا تعلق بھی کوفہ ہی سے ہے، کوفہ اور نجف کے ایک ہو جانے کے سبب لفظ کوفہ کا دونوں پر اطلاق ہوتا۔

⑨ مسجد کوفہ کے اردگرد مختلف پر جموں کا لہرایا جانا شدید ترین جنگوں کا اور خون ریزی کا سبب ہوگا۔

⑩ پشت کوفہ سے مراد نجف ہے اور نفس زکیہ اشارہ ہے کہ قتل ہونے والی شخصیت علم و فضل اور ورع و تقویٰ میں بندیوں پر قائم ہوگی۔ ستر (۷۰) سے عدد بھی مراد ہو سکتا ہے اور کثرت بھی۔ یہ مقتولین بھی غالباً اہل علم و تقویٰ ہوں گے۔



روایت نزال ابن سبرہؓ

عن النزال بن سبرہ قال:
خطبنا علی بن ابی طالب
علیہ السلام فحمد لله
واثنی علیہ، ثم قال
سلونی ایھا الناس
قبل ان تفقدونی. ثلاثا
فقام الیہ صعصعہ بن
صوحان فقال: یا امیر
المؤمنین متی یخرج الذجال؟
فقال له علی علیہ السلام:
اقعد فقد سمع الله
کلامک وعلما اردت
والله ما المسوؤل عنه
با علم من السائل، ولكن

نزال ابن سبرہؓ سے روایت ہے
کہ ایک دن امیر المؤمنینؑ نے ہمارے
سامنے خطبہ دیا، پہلے خداوند عالم
کی حمد و ثنا کی اس کے بعد تین مرتبہ
فرمایا اے لوگو! جو کچھ مجھ سے پوچھنا
چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھے
گم کر دو یہ سن کر صعصعہ بن صوحان
اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا
امیر المؤمنین و جال کا خروج کب ہوگا
فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اللہ نے تمہاری
بات سن لی اور اسے تمہارا مقصود
بھی معلوم ہے۔ خدا کی قسم اس مسئلہ
میں سؤل جس سے سوال کیا گیا ہے
سائل سے عالم تر نہیں ہے۔ لیکن

سہ خروج و جال کے حتمی وقت سے لاعلمی کا اعلان کیا گیا ہے اس لیے کہ وہ حتمی وقت فقط

اللہ کے علم میں ہے۔

اس کے خروج کی کچھ علامتیں ہیں۔ جو لفظ بہ لفظ متواتر پوری ہوتی رہیں گی۔ اگر تم چاہو تو علامتوں سے تمہیں آگاہ کر سکتا ہوں۔ صمصم نے عرض کی یا امیر المومنین! ارشاد فرمائیے فرمایا جو کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھنا۔ اس کی علامات یہ ہیں۔

کہ جب لوگ نماز کو مار ڈالیں اور امانت کو ضائع کرنے لگیں اور سود کھانے لگیں اور رشوت لینے لگیں اور مستحکم عمارتیں تعمیر کرنے لگیں اور دین کو دُنیا کے بدلے فروخت کر دیں اور سفہارے کو عامل بنائیں اور گام پر معمور کریں، اور عورتوں سے مشورہ کرنے لگیں اور ہوا و ہوس کی پیروی کرنے لگیں اور ایک دوسرے کے خون کو بے قیمت سمجھنے لگیں اور علم کو انسان

لذالك علامات وهات
يتبع بعضها بعضا كحدو
النعل بالنعل وان شت
انباتك بها قال: نعم
يا امير المومنين۔ فقال
عليه السلام: احفظ فان
علامة ذلك اذا۔

امات الناس الصلاة،
واصاعوا الامانة واستحلوا
الكذب، واكلوا الربا،
واخذوا الرشاش، وشيدوا
البنيان، وباعوا الدين
بالدنيا واستعملوا السفهاء،
وشاوروا النساء، وقطعوا
الارحام، واتبعوا الالهواء
واستحفوا بالدماء
وكان الحلو ضعفاء

کی کمزوری سمجھا جانے لگے اور ظلم و ستم
 باعثِ فخر ہو، اور جب حکمران فاجر ہوں
 اور وزراء ظالم ہوں اور عرفانہ خان
 ہوں اور قاریانِ قرآن فاسق ہوں۔
 اور جب جھوٹی گواہیاں ظاہر ہو جائیں
 اور فسق و فجور، بہتان تراشی، گناہ و
 سرکشی کا علانیہ رواج ہو جائے اور
 جب قرآن مزین کیسے جائیں اور مسجد
 میں نقاشی کی جائے، منائے طویل
 بنائے جانے لگیں اور شریر افراد کی
 تکمیل کی جانے لگے اور صفِ بندیاں
 کثرت سے ہونے لگیں، اور خواہشوں
 میں اختلاف ہو جائے اور معاہدے
 ٹوٹ جائیں اور وقت موعود قریب
 آجائے اور بیویاں حرصِ کونیسا
 میں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت

ظلم و فخر و کانت الامراء
 فجرة، والوزراء ظلمة
 والعرفاء خونة والقراء
 فسقة و طهرت شهادات
 الزور، واستعلن الفجور
 وقول البهتان والانش
 والطغیان وحلیت
 المصاحف، وزخرفت
 المساجد، وطولت
 المنار، واکرام الاشرار
 و اذا دحمت الصفوف
 واختلف الاهواء، و
 نقضت العقود واقترب
 الموعود وشارك
 النساء ازواجهن
 في التجارة حرصا

۲۰ بعض لوگوں نے عرفا سے مراد عام دانش وران کو لیا ہے اور بعض نے اس نلفظ کو اہل علم

کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

علی الدنيا، وعلت
 اصوات الفساق و
 واستمع منهم وکان
 زعیماً القوم الرذلهم
 واتقی الفاجر مخافة
 نشره وصدق الکاذب
 واورتمن الخائن
 واتخذت القیان و
 المعازف، ولعن آخر
 هذه الامة اولها
 وركب ذوات الفروج
 السروج وتشبه النساء
 بالرجال والرجال
 بالنساء وشهد شاهد
 من غیران یتشهد و
 شهد الآخر قضاء لذمام
 بغیرحقا عرفه وتفقه لغیر

میں شریک ہونے لگیں فاسق لہ
 انسانوں کی آوازیں بلند ہوں، اور
 انہیں سنا جانے لگے اور قوم کا سردار
 ان کا رذیل ترین شخص ہو اور فاسق
 و فاجر شخص کو اس کے شر کے خوف
 سے پرہیزگار کہنے لگیں اور جھوٹے
 کی تصدیق کی جانے لگے اور جب
 خیانت کار امین بن جائے اور گانے
 والی عورتیں آلات موسیقی ہاتھ میں
 لے کر گانا گانے لگیں اور جب لوگ
 اپنے گزشتہ افراد پر لعنت بھیجنے
 لگیں اور عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں
 اور جب عورتیں مردوں سے اور مرد عورتوں سے
 مشابہ ہو جائیں۔ گواہ گواہی طلب
 کیے بغیر گواہی دینے لگے اور دوسرا
 اپنے دوست کی خاطر خلاف حق گواہی
 دے اور لوگ علم دین کو غیر دین

لہ یہ موسیقاروں کی آواز کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے؟ اور سیاست دانوں کے استعمانی نعروں اور نعروں

کی طرف بھی۔ بظاہر اس سے ہر وہ آواز مراد ہے جو خلاف حق ہو اور غیر خدا کے لیے بلند ہو۔

کے لیے حاصل کریں اور دنیا کے کام
کو آخرت کے کام پر مقدم قرار دیں
اور جب لوگ بھیڑوں جیسے

پر بکری کی کھال پن لیں۔ اور ان
کے دل سردار سے زیادہ مستعفن ہونگے
اور صبر سے زیادہ تلخ ہوں گے جب

ایسا زمانہ آجائے تو اس وقت
عجلت اور سرعت سے کام لینا اور
بہت جلدی کرنا۔ اس زمانے میں

سکونت کے لیے بہترین جگہ بیت
المقدس ہوگی، انسانوں پر ایک
زمانہ ایسا آئے گا۔ جب ہر شخص

وہاں سکونت کی تمنا کرے گا۔ یہ
سن کر اصبح بن نباتہ کھڑے ہو گئے
اور عرض کی کہ یا امیر المؤمنین! دجال

کون ہے؟ فرمایا، آگاہ ہو جاؤ، کہ
دجال صائد بن صید ہے، وہ شقی
ہے جو اس کی تصدیق کرے اور وہ

سعید ہے جو اس کی تکذیب کرے

الدين، واثروا عمل الدنيا
على الآخرة، ولبسوا
جلود الضان على قلوب

الذئاب، وقلوبهم
استن من الجيف، و
امر من الصبر، فعند

ذلك الوحا الوحا،
العجل العجل، خير
المساكين يومئذ،

بیت المقدس
لیاتین علی الناس
زمان یتخی احدہم

انہ من سکانہ فقام
الیہ الاصبغ بن نباتہ
فقال، یا امیر المؤمنین

من الدجال؟ فقال؛
الا ان الدجال صائد بن
الصید فالشقی من

صدقہ، والسعید من کذبہ

وہ اصفہان نامی ایک شہر اور
یہودیہ نامی ایک گاؤں سے خروج
کرے گا۔ اس کی داہنی آنکھ نہیں
ہوگی اور دوسری آنکھ پیشانی پر ہوگی
اور صبح کے ستارے کی طرح روشن
ہوگی۔ اس کی آنکھ میں کوئی چیز نہ ہو
گی جو جیسے ہوئے خون کی طرح ہوگی۔
اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان
تھریر ہوگا کہ کافر ہے اور ہر پڑھا لکھا
اور جاہل اسے پڑھ سکے گا اور سمندر
کو پار کرے گا اور سورج اس کے ساتھ
چلے گا۔ اور اس کے سامنے دھوئیں
کا پہاڑ ہوگا اور اس کے پیچھے ایک سفید
پہاڑ ہوگا، جسے لوگ غذا سمجھیں گے
اور وہ شدید قحط کے زمانہ میں خروج
کرے گا اور ایک سفید گدھے پر سوار
ہوگا۔ اس کے گدھے کا ایک قدم
ایک میل ہوگا۔ زمین اس کے قدموں
کے نیچے سمٹتی جائے گی وہ جس پانی

یخرج من بلده یقال
لہا اصفہان من قریۃ
تعرف الیہودیۃ عینہ
الیمنی ممسوحۃ والاخری
فی جہۃ تضحیٰ کانھا
کوکب الصبح فیہا
علقہ کانھا مزوجۃ
بالدم بین عینیہ
مکتوب "کافر" یقرأ
کل کاتب و امح
یخوض البحار، وتسیر
معہ الشمس، بین
یدیہ جبل من دخان
و خلفہ جبل ابیض
یری الناس انہ طعام
یخرج فی قحط شدید تحتہ
حماراً قمر خطوہ حمارة میل
تطوی للارض منہلا
منہلا ولا یمربماء

کے قریب سے گزرتے گا وہ قیامت تک
 کے لیے خشک ہو جائے گا، وہ بلند آواز
 سے خطاب کرے گا، جسے مشرق مغرب
 تک جن وانس اور شیطان سنیں گے
 اور وہ کہے گا کہ اے میرے دوستو!
 آؤ میرے پیچھے میں ہی وہ ہوں جس
 نے خلق کیا اور توازن و اعتدال بخشا
 اور رزق مقرر کیا اور پھر ہدایت کی پس
 میں تمہارا خدا ہے بزرگ و برتر ہوں
 وہ دشمن خدا جھوٹا ہوگا اور یک چشم
 ہوگا، کھانا کھائے گا اور بازاروں میں
 راستہ چلے گا جب کہ تمہارا رب نہ
 یک چشم ہے اور نہ کھانا کھاتا نہ بازاروں
 میں راستہ چلتا ہے نہ فنا پذیر ہے
 اس زمانے میں وصال کے اکثر پیرو
 زنا زادے اور سبز لیشمی لباس والے
 لوگ ہوں گے۔ خدا سے عزوجل شام
 کی ایک پہاڑی پر جس کا نام ”عقبیٰ
 افیق“ ہوگا۔ وصال کو قتل کرے گا۔

الاغار الی یوم القیامة
 ینادی باعلی صوتہ یسمع
 ما بین الخافقین، من
 الجنّ والانس والشیاطین
 یقول: الی اولیائی انا
 الذی خلق فسوی،
 وقد رفہدی، انارتکم
 الاعلیٰ۔ وکذب عدو
 اللہ انتہ الاعور۔ یطعم
 الطعام ویمشی فی
 الاسواق، وان ربکم
 عزوجل لیس باعور۔
 ولا یطعم ولا یمشی
 ولا ینزل (تعالی اللہ عن
 ذالک علوا کبیرا)
 الا وان اکثر اشیاعہ یومئذ
 اولاد الزنا واصحاب
 الطیالسة الخضر، یقتلہ اللہ
 عزوجل بالشام علی عقبہ“ تعرف

یہ قتل اللہ مجھ کے دن تین ساعت بعد
اس شخص کے ہاتھوں کروائے گا۔ جس
کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز
پڑھیں گے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے بعد ایک
بہت بڑا حادثہ رونما ہو گا۔ ہم نے
پوچھا کہ ”یا امیر المؤمنین! وہ حادثہ
کیا ہے؟“ فرمایا صفا کی طرف سے
دابۃ الارض کا خروج ہے۔ اس
کے ساتھ سلیمان کی انگوٹھی اور موسیٰ
کا عصا ہو گا۔ وہ اس انگوٹھی کو جس
مومن کے چہرے پر رکھے گا تو اس
پر تحریر ہو جائے گا کہ یہ مومن حقیقی
ہے اور جس کافر کے چہرے پر رکھے
گا تو اس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ
حقیقی کافر ہے۔ یہاں تک کہ مومن
آواز دے گا کہ اے کافر تجھ پر رائے
ہو اور کافر کہے گا کہ اے مومن! تیرا
حال کتنا اچھا ہے مجھے یہ بہت پسند ہے

بعقبۃ ائینق ثلاث ساعات من
یوم الجمعة علی یدی من یصلی
المسیح عیسیٰ بن مریم
خلفہ۔

الا ان بعد ذلک الطامة
الکبریٰ قلنا: وما ذلک
یا امیر المؤمنین؟ قال:
خروج دابة من الارض
من عند الصفا، معها خاتم
سلیمان، وعصا موسیٰ،
تضع الخاتم علی وجه
کل مؤمن، فیطبع فیہ
هذا مؤمن حقا، وتضعه
علی وجه کل کافر
حقا، حتی ان المؤمن لینادی
الویل للک یا کافر وان
الکافر ینادی طوبی للک
یا مؤمن! وددت انی الیوم
مثلک فانفوزا فنوداشم

خطبۃ البیان

حضرت عبداللہ ابن مسعود نے فرمایا کہ جب علی مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو بصرہ آئے اور شکر کی جامع مسجد کے منبر پر بیٹھ کر آپ نے ایسا خطبہ دیا کہ لوگوں کی عقلیں مدہوش ہو گئیں اور ان کے بدن مخترا اٹھ گئے۔ جب انہوں نے آپ کے اس خطبہ کو سنا تو شدت سے گریہ کیا اور نالہ و شیون کی صدا میں بلند ہونے لگیں۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ اسرار مخفیہ جو آپ کے اور خداوند عالم کے درمیان تھے۔ علی کو پوسیدہ طور پر بتلا دیئے۔

عن عبداللہ بن مسعود رفعۃ الی علی بن ابی طالب علیہ السلام لما تولى الخلفۃ بعد الثلاثۃ اثنی الی البصرۃ فرقی جامعها وخطب الناس خطبۃ تذهل منها العقول و تقشعر منها الجلود فلما سمعوا منه ذلك اکتروا البكاء والنحیب و علا الصراخ قال وكان رسول اللہ قد اسر الیہ السر

تھے۔ یہی سبب ہے کہ وہ نورِ جوڑ رسول
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک
 میں تھا وہ علی ابن ابی طالب کے
 چہرے میں منتقل ہو گیا تھا۔ اور پیغمبر
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مرض میں
 انتقال فرمایا۔ اس میں امیر المؤمنین
 کو وصیت بھی کی تھی اور یہ وصیت
 بھی کی تھی کہ وہ لوگوں کے سامنے
 خطبہ البیان کو بطور خطبہ ارشاد فرما
 دیں جس میں پورے ماضی اور قیامت
 تک کے مستقبل کا علم ہے۔ پھر علیؑ
 نے وفاتِ رسول کے بعد امت
 کے مظالم پر صبر کیا اور اس پر قیام
 کیے رہے۔ یہاں تک کہ ان کی
 زندگی کا پیمانہ چھلک اُٹھا اور
 اس خطبہ کے سلسلے میں رسول اللہ
 کی وصیت پر عمل کرنے کا مرحلہ
 آگیا۔ پس امیر المؤمنین اُٹھے اور
 منبر پر شریف فرما ہوں۔ یہ آپ

الخفی الذی بینہ و بین اللہ
 عزوجل فلاجل ذلك انتقل
 الثور الذی کل فی وجہ
 رسول اللہ الی وجہ علی بن
 ابی طالب علیہ السلام قال:
 قال او مات النبی فی مرضہ
 الذی اوصی فیہ لعلی امیر
 المؤمنین وکان قد اوصی
 امیر المؤمنین ان یخطب
 الناس خطبة البیان فیہا
 علم کان وما یکون الی یوم
 القیمة قال فقام امیر المؤمنین
 علیہ السلام بعد موت النبی
 صابراً علی ظلم الامۃ الی ان
 قرب أجلہ وکان وصایة
 النبی بالخطبة الّتی
 تسمی خطبة البیان
 فقام امیر المؤمنین
 علیہ السلام بالبصرة

کہ کاش میں بھی تیری طرح کامیاب و
 کامران ہوتا۔ پھر وہ داہرہ اپنے سر کو
 بلند کرے گا اور مشرق و مغرب کے لوگو
 خدا کے اذن سے اسے اس وقت
 دیکھیں گے جب سورج اپنے مغرب
 سے طلوع کرے گا۔ اس وقت درتوبہ
 بند ہو جائے گا نہ توبہ قبول ہوگی اور نہ
 کوئی عمل صالح آسمان کی طرف جائے
 گا اور نہ کسی کا ایمان اسے فائدہ پہنچائے
 گا اگر اس نے پہلے سے ایمان قبول
 نہ کیا ہو یا ایمان کی حالت میں خیر
 نہ کیا ہو۔ پھر فرمایا اس کے بعد اس
 کے واقعات مجھ سے نہ پوچھو، اس
 لیے کہ میں نے اپنے حبیب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ
 عہد کیا تھا کہ اپنی عترت کے علاوہ
 کسی کو اسکی طلاع نہ دوں گا۔ نزال
 ابن سبرہ نے صعصعہ سے پوچھا
 کہ اس بات سے امیر المؤمنین کی

ترفع الدابة راسها فيراها
 من بين الخافقين
 باذن الله عز وجل بعد
 طلوع الشمس من
 مغربها فعند ذلك
 ترفع التوبة فلا
 توبة تقبل، ولا عمل
 يرفع" ولا ينفع نفساً
 ايما نها لم تكن امنت
 من قبل او كسبت
 في ايما نها خيرا ثم
 قال عليه السلام: لا
 تسألوني عما يكون
 بعد ذلك فانه
 عهد الى حبیبي عليه
 السلام ان لا اخبر به
 غير عترتي فقال
 النزال بن سبرة لصعصعة
 ما عنى امير المؤمنين

کیا مراد ہے؟ صحیحہ نے جواب
 دیا کہ اے ابن سیرہ! وہ شخص جس
 کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں
 گے وہ عترتِ رسول کا بار ہواں
 اور اولادِ حسینؑ کا نواں امام ہو
 گا۔ یہ وہی سورج ہے جو اپنے
 مغرب سے طلوع ہوگا، وہ رکن
 مقام کے قریب ظاہر ہوگا، زمین
 کو پاک کرے گا۔ میزانِ عدل کو
 قائم کرے گا۔ پھر اس کے بعد
 کوئی کسی پر کوئی ظلم نہیں کرے گا
 اور امیر المؤمنین نے یہ بھی کہا ہے
 کہ ان کے حبیبِ رسول اللہ نے
 ان سے عہد لیا تھا کہ اس کے بعد
 جو کچھ ہوگا وہ ائمہ اہل بیت کے
 علاوہ کسی اور کو نہ بتلائیں۔

بهذا القول: فقال صحصه
 يا ابن سيرة ان الذي يصلي
 خلفه عسى بن مریم
 هو الثاني عشر من العترة
 التاسع من ولد الحسين
 بن علي، وهو الشمس
 الطالعه من مغربها
 يظهر عند الركن و
 والمقام يطهر الارض و
 يضع ميزان العدل فلا
 يظلم احد فاخبر
 امير المؤمنين عليه السلام
 ان حبیب رسول الله صلى الله
 عليه واله وسلم عهد اليه
 الا يخبر بما يكون بعد ذلك
 غير عترته الاثمة له

(صلوات الله عليهما وجمعين)

ورق المنبر وهي آخر خطبة
خطبها فحمد الله وأثنى
عليه وذكر النبي، فقال:
إتھا الناس أنا وحبیبی محمد
كھاتین وأثار بسبابتھ
والوسطی ولولا آية في
كتاب الله لنبأكم بها
في السموات والارض وما
في قعر هذا فما يخفي
على متد شئ ولا تعذب
كلمة منه وما اوحى الى
بل هو علم علنيه
رسول الله لقد امرني
الف مسألة في كل مسألة
الف باب في كل باب
الف نوع فاسئلوني
قبل ان تفقدوني
اسئلوني عما دون
العرش اخبركم ولولا

کی زندگی کا آخری خطبہ تھا۔ آپ نے
پہلے حمد و ثنا سے الہی کی پھر رسول اکرم
کا ذکر خیر فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا اے
لوگو! میں اور میرے حبیب محمد رسول
اللہ اس طرح ہیں دکلمہ والی انگلی اور درمیان
والی انگلی کو ملا کر دکھلایا، اگر خدا کی
کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں
تمہیں آسمان و زمین میں جو کچھ ہے بتلا
دیتا اور اس کی تہہ میں کیا ہے وہ بھی
بتلا دیتا۔ پس اس کی کوئی شے مجھ سے
مخفی نہیں ہے اور اس کا کوئی کلمہ مجھ
سے اوجھل نہیں ہے اور (یاد رکھو کہ)
میری طرف وحی نہیں کی گئی ہے بلکہ
یہ وہ علم ہے جسے رسول اللہ نے مجھے
تعلیم کیا ہے۔ انہوں نے پوشیدہ طور
سے مجھے ہزار مسئلے بتائے ہیں اور ہر
مسئلے میں ہزار باب ہیں اور ہر باب
میں ہزار نوع ہیں۔ پس مجھ سے پوچھو
قبل اس کے کہ تم مجھے گم کر دو۔ عرش

ان يقول قال لكمان على
 ابن ابى طالب عليه السلام
 ساحر كما قيل فى
 ابن عمى لا خبرتكم
 بمواضع أحلامكم وبها
 فى عنوامض الخزائن
 (المسائل) ولا خبرتكم
 بما فى قرار الارض
 وهذه هى خطبة
 التى خطب وهى
 خطبة البيان -

کے علاوہ مجھ سے پوچھو میں تمہیں بتلاؤں
 گاہ اور اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تمہارا
 کہنے والا کہے گا کہ علی ابن ابی طالب
 جادوگر ہے۔ جیسا کہ میرے ابن عم
 کے باپ سے میں کہا گیا تو تمہارے خواہوں
 کے موارد بتلا دیتا اور خزانوں
 (یا مسلوں) کے پوشیدہ راز بتلا
 دیتا۔ اور میں تمہیں بتلا تا کہ زمین کی تہہ
 میں کیا ہے۔ اور یہ ہے آپ کا وہ
 خطبہ جو آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔
 اور اس کا نام خطبۃ البیان ہے۔

پہلے آپ نے تفصیل کے ساتھ پروردگار عالم کے اوصافِ جمیلہ و
 جلیلہ کا ذکر فرمایا۔ پھر رسول اکرمؐ کا انتہائی جامع اور مبارک تذکرہ فرمایا، پھر
 ارشاد فرمایا: ایہا الناس سار المشل وحقق العمل وکثر
 الوجل وقرب الاجل ودنا الرّحیل ولم یبق من عمری
 الا القلیل فأسلونی قبل ان تفقدونی۔ اے لوگو! جو نمونہ
 تھا وہ جا رہا ہے اور موت محقق ہو چکی ہے اور خوف و ترس بڑھ گیا ہے۔
 اور کوچ کا وقت قریب آ گیا ہے اور میری عمر سے ایک قلیل وقفہ کے علاوہ
 کچھ باقی نہیں ہے، تو مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھے گم کر دو۔

اس کے بعد آپ نے اپنے سو (۱۰۰) اہم فضائل اَنَا (میں) کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ انہیں اس لیے ذکر نہیں کیا جا رہا ہے کہ وہ ہمارے موضوع سے براہ راست مربوط نہیں ہیں۔ مزید یہ کہ بعض جملے قابل تشریح ہیں اور بعض قابل تاویل جس کی اس مختصر رسالے میں گنجائش نہیں ہے۔

ایک سو ایک میں (۱۰۱) فضیلت میں آپ نے ارشاد فرمایا ” اَنَا ابُو الْمَهْدِي الْقَاسِمِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ - میں مہدی کا پدر ہوں جو آخری زمانے میں قیام کرے گا۔ یہ سن کر مالک اشتر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا امیر المؤمنین آپ کی اولاد میں یہ قائم کب قیام کرے گا۔ اس وقت آپ نے جواب میں فرمایا:

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا	جب باطل اور نادان مقدم ہو اور
زَهَقَ الزَّاهِقُ وَخَفَّتْ	جب حق و حقیقت خفیف ہوں اور
الْحَقَائِقُ وَلِحَقِّ اللَّاحِقِ	جب پیچھے والی چیز پہنچ جائے اور
وَتَقَلَّتِ الظُّهُورُ وَتَقَارَبَتْ	جب پشتیں بھاری ہو جائیں اور امور
الْأُمُورِ وَحَجِبَ النَّشُورُ وَ	ایک دوسرے کے قریب آجائیں اور
ارْتَمَى الْمَالِكُ وَسَلَّكَ	انہما سے روک دیا جائے اور مالک
السَّالِكُ وَهَلَكَ الْهَالِكُ	کی ناک رگڑی جائے اور جب قدم
وَعَمَتِ الْقَنَوَاتُ وَ	بڑھانے والا قدم بڑھاتا جائے اور
بَغَتِ الْعَشِيرَاتُ وَ	جب ہلاک ہونے والا ہلاک ہو جائے
كَثُرَتِ الْغَمَرَاتُ	اور جب نہریں خشک ہو جائیں اور

جب قبیلے باغی ہو جائیں اور جب
 سختیاں زیادہ ہو جائیں (یا کینے بڑھ
 جائیں) اور عمر کوتاہ ہو جائے اور
 (قتلوں کی) تعداد و ہشت زدہ کرے
 اور دوسو سے بے جان انگیز ہوں اور
 جب بھیڑیے (ساہی) مجتمع ہو جائیں
 اور جب موجوں میں توج آجائے۔
 اور جب حج کرنے والا کمزور و ناتواں
 ہو جائے اور جب والہانہ پن میں
 شدت آجائے اور جب دشمن ایک
 دوسرے کے مقابل صف آرا ہو جائیں
 اور قوم عرب کے درمیان اختلاف
 پیدا ہو جائے اور طلب شدید ہو
 جائے اور ڈرنے والے پیچھے ہٹ
 جائیں اور جب قرضے مانگیں جائیں
 اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوں،
 اور کم عقل دھوکہ کھا جائے اور جب
 خوش ہونے والا ہلاک ہو جائے۔
 اور جب شورش کرنے والے شورش کریں

وقصر الامد ودهش
 العدد وهاجت الوسوس
 وغیطل العساعس
 (الفسارس) وماجت
 الامواج وضعف الحاج
 واشتد الخرام و
 ازدلف الخصام و
 واختلف العرب
 واشتد الطلب
 ونكص الهرب
 وطلبت الديون
 وذرفت العيون
 واغبن المغبون
 وساطا النشاط
 وهاط الهياط
 وعجز المطاع
 واظلم الشعاع
 وصمت الاسماع
 وذهب العفاف

اور جس کی اطاعت کی جاتی ہو وہ عاجز
 در ماندہ ہو جائے اور کرن (نور شمس) تا یک
 ہو جائے اور سماعتیں بہری ہو جائیں
 اور پاک دامنی رخصت ہو جائے اور جب
 عدل و انصاف قابل علامت بن جائے
 اور جب شیطان مسلط ہو جائے
 اور جب گناہ بڑے ہو جائیں اور عتیں
 حکومت کریں اور جب سخت اور دشوار
 حادثے رونما ہونے لگیں اور جب زہرِ رسائے
 وائے زہرِ رسائیں اور جب کونے الایوم
 کرے اور خواہشات مختلف ہو جائیں اور
 بلائیں بزرگ ہو جائیں اور شکوے (شکائتیں)
 شدت اختیار کریں اور دعویٰ مسلسل جاری
 رہیں اور تجاویز کرنوالا اپنی حد سے تجاوز کر
 جائے اور غضب ناک ہونے والا غضبناک ہو
 جائے اور جب جنگوں میں سرعت پیدا ہو
 جائے اور دین پر معترض ہونے والا تیز زبان ہو
 جائے اور بیابان و صول سے اٹ جائیں
 اور حکمران فریاد کرنے لگیں اور ایذا رسانی کرنے

و سجع الانصاف
 واستحوذ الشيطان و
 عظم العصيان و
 حکمت النسوان
 وفدحت الحوادث
 ونفتت التوائف
 وهجم الوائب
 واختلف الالهواء
 وعظمت البلوی
 واشتدت الشکوی
 واستمرت الدعوی
 وقرض القارض
 ولمظ اللامظ
 وتلاحم الشداد
 ونقل الملحد
 وعجت الفلاة
 ونضل البارج
 وعمل الناسح
 وزلزلت الارض

والا ینذراکے تیرے لئے اور مٹی ڈالنے والا مٹی
 ڈالے اور زمین کو زلزلہ آجائے اور فرض (فدا
 و نذی) معطل ہو جائے اور امانت ضائع ہو جائے
 اور خیانت آشکا ہو جائے اور حفاظت رکھنے
 والی طاقتیں (خوف زدہ ہو جائیں غیظ و غضب
 شدید ہو جائے اور موت لوگوں کو ڈرائے اور
 منہ بولے اٹھ کھڑے ہوں اور (سچے) دوست
 بیٹھ جائیں اور صاحبان دولت و خیریت
 ہو جائیں اور سچی لوگ (اعلیٰ مقامات تک)
 پہنچ جائیں اور معاشرہ کے دانشور سچی سے
 پھر جائیں اور امور مبہم ہو جائیں اور اُسستی
 اور ناچاری عام ہو جائے اور کمال سے روکا
 جائے اور نیک و حریفین قرعہ میں ایک دوسرے
 پر غلبہ کی کوشش کریں اور کامیاب انسان
 روک دیا جائے اور عافیت لوگوں تک پہنچنے
 سے روک لی جائے اور جب بہت کھانیاں لائی جاتی
 دکھلائے اور جب بے صبر اور ڈرپوک انسان اپنے
 سوگزدن کو جھکائے اور ڈرپوک بہت تیز
 دوڑنے لگے اور جب تاریکی بکھرنے لگے

وعطل الفرض
 وکبت الامانة
 وبدت الخيانة
 وحثيت الصيانة
 واشتد الغيظ و
 اراع الفيض و
 قاموا الادعاء
 وقعدوا الاولياء
 وخبثت الاعنياء
 ونالوا الاشقياء
 ومالت الجبال
 واشكل الاشكال
 وشيع الكربال
 ومنع الكمال وساهم
 الشحيح ومنع الفليح
 وكفكف الترويح و
 خدخد البلوع و
 وتكلك الهلوع و
 فدو فد مذعور وتدند

اور جب بد مزاج اپنا چہرہ بگاڑے اور
شب رومی کرنے والا بچر روک دیا جائے
اور وانا تختہ رس انسان کو قریب کر لیا
جائے اور جب گائے کا کچھڑ بک روی
سے دوڑنے لگے اور وہ پیڑ پہلے اور پھر
نیچے گرے جو حیران کن ہو اور آفتاب کو روشن
کر دے اور دوڑ کر نوالا دور کر دے اور
جستجو کرنے والا جستجو کرے اور کوشش
کرنے والا کوشش کرے اور رنج دینے
والا رنج دے اور غضب ناک ہونے والا
غضب ناک ہو جائے اور جب ناروا خون
پہنے لگے اور کینہ پرور شخص کہیں پیغام
بھیجے اور اصناف والے کو مزید اضافہ ہو
اور جو منتشر ہیں وہ مزید منتشر ہوں اور
شامت کرنے والے شامت کریں اور

الديجور ونكس
المنشور وعيس العوس
وكسكس الهموس و
اجلب الناموس
وددع الشقيق و
جرشمالا نيق ونور
الافيق واذا الزائد
وراد الرايد وجد
الجدود ومد المهدود
وكد الكلود وحد
الحدود ونطل
الطليل وغلغل
الخليل وفضل
الفضيل وشتت
الشتات وشممت

لے کم سن بچے اہم امور میں مداخلت کرنے لگیں

تہ یہ چیزیں برق بھی ہو سکتی ہیں اور خطرناک آتشیں اسٹری بھی جو جہاز سے گرایا جائے یا نفا سے آئے۔

تہ افیق اردن میں ایک گھاٹی ہے۔

الثمات وكد الهرم
 وقصم القصم و
 سدم السدم و نال
 الزاهب و داب الدائب
 و نجم ثاقب و رور
 القرآن و احمر الدبران
 و سدس الشرطان
 و ربع الزبرقان و
 ثلث الحمل و ساهم
 زحل و افضل العرار
 و منع الدحبار و

بہت بوڑھا شخص رنج و تعب میں
 گرفتار ہو اور ٹوٹنے والا ٹوٹ جائے
 اور غضب ناک ہونے والا تادم و
 پستیمان ہو اور قلیل حصہ پاتے اور کوشش
 کرنے والا کوشش کرتا ہے اور قسم ہے
 بنجم ثاقب کی اور قرآن کو زینت دیا
 جائے اور دیر (یا سرائے) سرخ ہو
 جائیں۔ اور جب کہ شرطان تسدیس
 میں ہو اور زبرقان حالت تریح میں ہو
 اور زحل سہم کے خانے میں ہو اور وہ
 ہر چیز جو وہ مری چیز کی طرف پلٹتی ہو ناپید

۱۔ بعض لوگوں نے اس سے ستارہ زحل کو مراد لیا ہے۔

۲۔ بعض محققین نے اسے دبران (بجائے دیرانی) پڑھا ہے۔ دبران چاند کی اٹھائیس منزلوں میں

سے چوتھی منزل ہے (نواب الدجور)

۳۔ اس کے علم نجوم کی اصطلاح میں میں شرطان برج حمل کے دو ستارے ہیں اور تسدیس چاند کی منزلوں

میں سے پہلی منزل ہے۔ زہر قان چاند ہے۔

۴۔ زحل مقادیر کی حالت میں ہوگا (نواب الدجور) نجوم کی ان اصطلاحوں کو سمجھنے کے لیے

اس علم کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

ہو جائے اور لہرہ اور مکہ کے درمیان کے
میدان روک دیئے جائیں اور مقدرات
ثابت ہو جائیں اور دس (علامات) مکمل
ہو جائیں اور زہرہ تسلیس میں ہو اور
منتشر و پراگندہ افراد مختلف جگہوں جمع
ہو جائیں اور ظاہر ہو جائیں چھٹی ناکوں والے
اور پتہ قدر چوڑے جسم والے تو ہم میں پڑ
جائیں اور ان پر مقدم ہوں ایسے لوگ
جو عالی قدر ہوں اور آزاد عورتوں کو مزید
قرار دیں اور جزیروں کے مالک ہو جائیں
اور حیلہ و مکر ایجاد کریں اور خراسان کو تریاب
کریں اور خانہ نشینوں کو خانہ نشین سے
پلٹا دیں اور قلعوں کو مساکر دیں اور پوشیدہ
چیزوں کو ظاہر کریں اور شاخوں کو کاٹ

ثبت الاقدار و کملت
العشرة و سدس
الزهره و غمرت
الضمرة و ظہرت
الافناطس و توهده
الکساکس و تقد مهم
النفايس فيکد حون
الجزائر و يملکون
الجزائر و يحدثون
کيسان و يحدسون
خراسان و يصرفون
الحلسان و يهدمون
الحصون و يظهرون
المصون و يقتطفون

لے زحل مقارنہ کی حالت میں ہوگا (نواب الدجور) نجوم کی ان اصطلاحوں کو سمجھنے کے لیے
اس علم کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔
۳۔ یہ ترک ہیں جو فنطورہ کی نسل سے ہیں۔
۴۔ غالباً اس سے مراد چینی ہیں۔

الغصون ویفتحرن
 العراق ویحجمون
 المشقاقید م سیراق
 فعند ذالک ترقبوا
 خروج صاحب الزمان
 شق انه جلس علی
 اعلامر قاة من
 المنبر و قال آه
 شع آه لتعریض الشفاة
 و ذبول الافواه قال
 فالنفت یمینا و شحالا
 و نظر الی بطون لعرب و
 سادتهم و وجوه اهل
 الکوفة و کبار القبائل
 بین یدیه و هم صوت
 کان علی رؤسهم
 الطیر فتعفس الصعداء
 و ان کمد او تململ حزینا
 و سکت هنیئة فقام

ڈالیں اور عراق کو فتح کر لیں اور دشمنی
 کرنے میں تیزی دکھلائیں اس خون کے
 سبب جو سبایا گیا ہو۔ پس اس وقت
 صاحب الزمان کے خروج کے منتظر
 رہو۔ پھر آپ منبر کے بلند ترین زینے
 پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ تم لوگوں
 کے کناریہ میں یہ بات کرنے پر اور دنوں
 کی پڑ مروگی پر آہ ہے۔ پھر آہ ہے۔
 راوی کا بیان ہے کہ آپ نے داہنے
 اور بائیں نظر کی اور آپ نے عرب کے
 عشیروں اور ان کے سرداروں اور شرفائے
 اہل کوفہ اور بزرگان قبائل جو آپ کے
 سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان پر نگاہ
 ڈالی اور وہ لوگ اس طرح دم سامنے
 ہوتے تھے جیسے ان کے سروں پر پرند
 بیٹھے ہوں۔ پھر آپ نے ایک ٹھنڈی
 سانس لی اور ایک غمناک چیخ ماری اور
 حزن و اندوہ کا اظہار کیا اور کچھ دیر ساکت
 رہے۔ اتنے میں سویا بن ثور علی جو خواج

کے سرداروں میں تھا۔ ایک تمسخر کرنے والے
 کی طرح اٹھ کے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا
 کہ اے امیر المؤمنین جو چیزیں آپ نے
 ذکر کی ہیں کیا آپ ان کے سامنے حاضر
 ہیں اور جو بھی آپ نے خبر دی ہے کیا
 آپ اسے جانتے ہیں؟ راوی کہتا ہے
 کہ امام اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے
 نگاہ غضب سے گھور کے دیکھا، جس
 پر سوید ابن نوفل نے ایک بڑی پیسیخ
 ماری اس عذاب کے سبب جو اس
 پر نازل ہوا تھا۔ اور اسی وقت مر گیا
 اور لوگ اسے اٹھا کر اس حالت میں
 مسجد سے باہر لے گئے کہ اس کا جسم
 ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا تھا۔ پھر آپ
 نے فرمایا کہ کیا استہزار کرنے والے
 یا مجھ جیسے شخص کا استہزار کرنے والے
 اعتراض کرتے ہیں۔ کیا مجھ جیسے شخص
 کے لائق ہے یہ بات کہ وہ اس
 بات کو بیان کرے۔ جسے نہیں جانتا

الیہ سوید بن نوفل و
 هوکالمستہزیء و هو
 من سادات الخوارج فقال
 یا امیر المؤمنین ءانت
 حاضر ما ذکرک و عالم
 بما اخبرت قال فالتفت
 الیہ الامام علیہ السلام
 و رمقه بعینه رممۃ
 الغضب فصاح سوید بن
 نوفل صیحة عظیمة
 من عظم نازلۃ نزلت
 بہ فمات من
 وقتہ و ساعۃ فاخرجوه
 من المسجد و قد تقطع
 اربا اربا فقال علیہ السلام
 امثلی یتہزیء
 المستہزون امر علی
 یعرض المتعرضون
 او یلیق لصلی ان یتکلم

اور اس چیز کا دعویٰ کرے جس کا اسے
 حق نہیں ہے۔ خدا کی قسم باطل رکام، انجام
 دینے والے ہلاک ہوں گے اور میں خدا کی قسم
 کھاتا ہوں کہ اگر میں چاہوں تو رستے زمین
 پر خدا کے منکر کو رسول کے منافق کو اور
 وحی رسول کے مکذب کو زندہ نہ چھوڑوں
 میں اپنے حزن و اندوہ اور شکوہ کو فقط اورو
 فقط خدا پر چھوڑ رہا ہوں اور وہ کچھ خدا
 کی طرف سے جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے
 ہو۔ اس موقع پر صعصعہ ابن صوحان اؤ
 میثم اور ابراہیم ابن مالک اشتر اور عمرو
 بن صالح اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے
 لگے کہ یا امیر المؤمنین زمانے کے آخر
 میں جو ہونے والا ہے وہ ہمارے لیے
 بیان فرمائیں۔ اس لیے کہ آپ کا بیان
 ہمارے دلوں کی حیات کا باعث ہے
 اور ہماری ایمان میں اضافے کا سبب
 ہے آپ نے فرمایا ضرورت ہماری خوشی
 پوری کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ

بما لا يعلم ویدعی
 ما لیس لہ بحق ہلک
 واللہ المبطلون وایم
 اللہ لوشئت ما ترکت
 علیہا من کافر
 یا اللہ ولا منافق
 برسولہ ولا مکذب
 بوصیہ واتما اشکو
 بشی و حزنی الی اللہ
 واعلم من اللہ ما
 لا تعلمون قال فقام
 الیہ صعصعہ ابن
 صوحان ومیثم و ابراہیم
 بن مالک الاشتر و عمرو
 بن صالح فقالوا یا
 امیر المؤمنین لنا ما یجری
 فی آخر الزمان فان قولک
 یحییٰ قلوبنا ویزید فی
 ایماننا فقال حبا وکرامة

پھر آپ کھڑے ہوئے اور ایک بلغ
 خطبہ ارشاد فرمایا جس میں جنت کی
 تشریح اور آتش جہنم سے سخن یہ تھی۔
 پھر فرمایا اے لوگو! میں نے اپنے بھائی
 رسول اللہ سے سنا ہے کہ فرمایا کہ
 میری امت میں سو (۱۰۰) خصلتیں جمع
 ہوں گی جو کسی اور قوم میں جمع نہیں ہوں
 یسُن کر علماء و فضلاء اُٹھ کھڑے
 ہوئے اور آپ کے تلو و دل کو چومنے
 لگے اور کہنے لگے یا امیر المؤمنین! ہم
 آپ کو آپ کے ابن عم رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ کی قسم دیتے ہیں کہ زمانے
 کے طول میں جو ہونے والا ہے اُسے
 اس طرح ہمارے لیے بیان فرمائیں
 کہ عاقل اور جاہل دونوں سمجھ لیں۔
 راوی کا بیان ہے کہ آپ نے حمد و
 ثنائے الہی بیان کی پھر رسول اللہ کا ذکر
 مبارک فرمایا اور کہا کہ میری موت
 کے بعد سے جو کچھ وقوع پذیر ہوگا،

شَرَّ نَهْضَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 قَائِمًا وَخَطْبَ خُطْبَةٍ
 بَلِيغَةٍ تَشْوِقُ إِلَى الْجَنَّةِ
 وَنَعِيمِهَا وَتَحْذَرُ مِنَ النَّارِ
 وَجَحِيمِهَا ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي
 سَمِعْتُ اخِي رَسُولَ اللَّهِ
 يَقُولُ تَجْتَمِعُ فِي أُمَّتِي
 مِائَةٌ خَصْلَةٌ لَمْ تَجْتَمِعْ
 فِي غَيْرِهَا فَقَامَتِ الْعُلَمَاءُ
 وَالْفُضَلَاءُ يَقْبَلُونَ بِوِطْنِ
 قَدِيمِهِ وَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 نَقَسْمُ عَلَيْكَ يَا بَنَ عَمَلِكُ
 رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَبَيِّنَ لَنَا
 مَا يَجْرِي فِي طَوْلِ الزَّمَانِ
 بِكَلَامٍ يَفْهَمُهُ الْعَاقِلُ وَ
 الْجَاهِلُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 ثَمَّ أَنَّهُ حَمْدُ اللَّهِ وَاشْفَى
 عَلَيْهِ وَذَكَرَ النَّبِيَّ فَضْلِي عَلَيْهِ

اور میرے بیٹے حسین کی ذریت سے
 قیام کرنے والے صاحب الزمان کے
 خروج تک جو کچھ ہوگا وہ تیار رہا ہوں
 تاکہ تم اس بیان کی حقیقت سے آگاہ
 ہو جاؤ۔ انہوں نے پوچھا یا امیر المؤمنین
 یہ کب ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا
 کہ جب فقہائیں موت واقع ہو جائے
 اور محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی
 اُمت نمازوں کو ضائع کر دے اور
 لوگ خواہشوں کی پیروی کرنے لگیں۔
 اور جب امانتیں ضائع ہو جائیں اور
 خیانتیں بڑھ جائیں اور لوگ مختلف قسم
 کے نشتر آدرشروبات (قہوات) پینے
 لگیں اور ماں باپ کو گالی دینا اپنا شغل
 بنالیں اور ہنگاموں کے سبب مسجدوں
 سے نمازیں اٹھ جائیں اور وہاں کھانوں
 کی نشستیں ہونے لگیں۔ برائیاں بڑھ
 جائیں اچھائیاں کم ہو جائیں اور آسمانوں
 کو نچوڑا جانے لگے اس وقت سال

وقال انا من خبركم بما
 یجری من بعد موتی وبما
 یكون الی خروج صاحب
 الزمان القائم بالامر من
 ذریة ولد الحسن والی
 ما ینكون فی آخر الزمان
 حتی ینکونوا علی حقیقة
 من البیان فقالوا متی
 ینكون ذلك یا امیر المؤمنین
 فقال علیه السلام اذا
 وقع الموت فی الفقهاء
 وضیعت امة محمد
 المصطفیٰ الصلاة وابتعدوا
 الشهوات وقلت الامانات و
 كثرت الخیانات وشربوا
 القهوات واستشعروا ستم
 الالباء والامهات ورفعت الصلاة
 من المساجد بالخصومات و
 جعلوها مجالس الطعامات و

مہینوں کی طرح اور مہینہ ہفتہ کی طرح
 اور ہفتہ ایک دن کی طرح اور دن ایک
 گھنٹے کی طرح ہو جائے گا۔ اس وقت
 بغیر موسم کے بارش ہوگی۔ اور سیٹھا
 ماں باپ سے دل میں کینہ رکھے گا
 اس زمانے کے لوگوں کے چہرے
 خوبصورت اور ضمیر مردہ ہوں گے۔
 جو انہیں دیکھے گا پسند کرے گا اور
 جو ان سے معاملہ کرے گا وہ اس پر
 نلکھ کریں گے ان کے چہرے آدمیوں
 کے اور قلوب شیطانوں کے ہوں گے
 وہ لوگ صبر سے زیادہ کڑے،
 مردار سے زیادہ بدبودار، کتے سے زیادہ
 نجس اور لومڑی سے زیادہ چالاک
 اور اشعب سے زیادہ جریں اور جرب
 سے زیادہ چپکے والے ہوں گے
 جن برائیوں پر عامل ہوں گے ان سے
 باز نہیں آئیں گے اگر تم ان سے گفتگو
 کرو گے تو تم سے جھوٹ بولیں گے۔

اکثر من السننات وقالوا
 من الحسنات وعوصرت
 السطوات فحينئذ تكون
 السنة كالشهر والشهر
 كالاسبوع والاسبوع كاليوم
 واليوم كالساعة ويكون
 المطر قيظاً والولد غيضاً
 ويكون اهل ذل الزمان لهم
 وجوه جميلة وضمائر رديّة من
 رآهم اعجبه ومن عاملهم
 ظلموه وجوههم وجوه الادمين
 وقلوبهم قلوب الشياطين
 فهما من الصبر وانسن
 من الجيفة وانجس من
 الكلب وأروغ من الثعلب واطمع
 من الاشعب والزق من
 الجرب لا يتناهون
 عن منكر فعلوه ان
 حدثهم كذبوا

اگر انہیں امانت و ارباباً تو خیانت
 کریں گے اور اگر ان سے روگردانی
 کرو گے تو تمہارے پیٹ پیچھے غیبت
 کریں گے اور اگر تمہارے پاس مال ہوگا
 تو حسد کریں گے۔ اگر ان سے نسل
 کرو گے تو دشمنی کریں گے اور اگر تم
 ان کی تعریف کرو گے تو تم کو گالیوں
 گے۔ وہ جھوٹ سننے اور حرام کھانے
 کے عادی ہوں گے، وہ زنا، شراب،
 آلات موسیقی اور ساز و آواز کو جائز
 جان کر استعمال کریں گے۔ فقہ ان کے
 درمیان ذلیل و حقیر ہوگا اور مومن کمزور
 اور کم حیثیت ہوگا اور عالم ان کے
 نزدیک لپست و رجبہ اور فاسق ان کے
 نزدیک عالی مرتبت ہوگا اور ظالم ان
 کے نزدیک قابل تعظیم ہوگا اور کمزور
 انسان قابل ہلاکت ہوگا اور طاقت
 رکھنے والا ان کا مالک ہوگا۔ اور وہ
 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کریں

وان امنتمهم خانوک
 وان ولیت عنہم اغتابوک
 وان کان لک مال
 حسدوک وان بخلت
 عنہم: بغضوک وان
 وضعتہم شتموک
 سماعون للکذب
 اکالون للسحت یستخون
 الزنا والخمر و
 لمقالات والطرب
 والعناء والفقیر بنہم
 ذلیل حقیر والمؤمن
 ضعیف صغیر والحالم
 عندهم وضيع الفاسق
 عندهم مکرم والظالم
 عندهم معظم والضعیف
 عندهم هالک والقوی
 عندهم مالک لا یأمرون
 بالمعروف ولا ینہون عن

گے۔ ان کے نزدیک استغناء دولت اور امانت مال غنیمت اور زرکات اور جرمانہ ہوگی۔ سردار اپنی بیوی کی طاقت اور والدین کے ساتھ نافرمانی اور جفا کرے گا اور اپنے بھائی کو ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا۔ ناجروں کی آوازیں بلند ہوں گی اور لوگ فساد، گانا اور زنا کاری کو پسند کریں گے۔ لوگ مال حرام اور سود سے کاروبار کریں گے۔ اور علماء کو سزائش کی جائے گی۔ آپس میں بہت خون ریزیوں ہوں گی۔ ان کے قاضی رشوتیں قبول کریں گے اور عورت عورت سے شادی کرے گی اور اس طرح آمادہ ہوگی جس طرح اپنے شوہر کے لیے آراستہ و آمادہ ہوتی ہے اور ہر جگہ لڑکوں کی حکومت و سلطنت ہوگی اور نوجوان گانے اور شراب نوشی کو حلال کر لیں گے اور مرد مرد پر اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی

الفکر الغنی عندہم
دولة الامانة مغنمة
والزكاة مخرمة ويطيع
الرجال زوجته ويعصى
والديه ويجفوهما و
يسعى في هلال اخيه
وترفع اصوات الفجار
ويحيون الفساد والغناء
والزنا ويتعاملون بالسحت
والزبا وبعار على العلماء
ويكثر ما بينهم سفك
الدماء وقضاةهم يقبلون
الرشوة وتتزوج الامراة
بالامراة وتتوف كما
تتوف العروس الى زوجها
وتظهر دولة الصبيان
في كل مكان ويستحل
الفتيان المغاني وشرب
الخمر وتكفح الرجال بالرجال

اور عورتیں زنیوں پر سواری کریں گی۔ اس
 وقت عورت ہر چیز میں اپنے شوہر
 پر مسلط ہو جائے گی اور لوگ تین ارادوں
 سے حج کے لیے جائیں گے۔ دولت مند
 تفریح کے لیے متوسط طبقہ والا تجارت
 کے لیے اور فقیر بھیک مانگنے کے
 لیے اور احکام (شریعت) باطل و معطل
 ہو جائیں گے اور اسلام پست ہو جائے
 گا اور شریر لوگوں کی حکومت ظاہر ہوگی
 اور دنیا کے ہر حصہ میں ظلم سرایت کر
 جائے گا اس وقت تاجر اپنی تجارت
 میں اور سنا اپنے کام میں اور ہر پیشہ والا
 اپنے پیشے میں جھوٹ بولے گا۔ اس
 وقت منافع کم ہو جائے گا جو اہل مشین
 ضیق میں ہوگی۔ نظریات میں اختلافات
 ہوں گے اور فساد بڑھ جائے گا اور
 نیکی کم ہو جائے گی۔ اس وقت لوگوں
 کے ضمیر سیاہ ہو جائیں گے۔ لوگوں
 پر ظالم و جابر بادشاہ حکومت کریگا

والتساء بالتساء وتركب
 السروج الفروج فتكون
 الامرأة مستولية على زوجها
 في جميع الاشياء وتحج
 الناس ثلاثة وجوه الاغنياء
 للنزهة والاوساط للتجارة
 والفقراء للمسألة وتبطل
 الاحكام وتحبط الاسلام
 وتظهر دولة الاشرار
 ويحل الظلم في جميع
 الامصار فعند ذلك
 يكذب التاجر في
 تجارته والصايغ في صياغته
 وصاحب كل صنعة في
 صناعته فتقل المكاسب
 وتضيق المطالب وتختلف
 المذاهب ويكثر الفساد
 ويقل الرشاد فعند هاتسود
 الضمائر ويحكم عليهم سلطان

گے تو اس کا استقبال کریں گے۔ جو ان کی
برائی کرے گا اس کی تعظیم کریں گے۔ غیر طلال
زادوں کی کثرت ہو جائے گی اور باپ اپنی
اولاد کے اعمال قبیحہ کو دیکھ کر خوش ہوئے
نہ انہیں منع کریں گے نہ باز رکھیں گے مرد
اپنی زوجہ کو قبیح حالت میں دیکھے گا نہ اسے
منع کرے گا نہ اسے باز رکھے گا۔ بلکہ اس
کے حاصل کردہ مال کو خرچ کرے گا یہاں
تک کہ اگر وہ عورت طول و عرض میں نکاح
کرتی پھرے تو وہ اسے بہتم نہ کرے گا۔
اور اگر لوگ اس عورت کے بارے میں کچھ
کہیں گے تو کان نہیں دھرے گا تو یہی وہ
دیوث ہے خدا جس کا کوئی قول اور غرض
قبول نہیں فرمائے گا۔ اس کی غذا اور نکاح
حرام ہے اور شریعت اسلام میں اس کا
قتل اور لوگوں کے درمیان اس کی تذلیل
واجب ہے اور قیامت کے دن وہ جہنم
میں پھینک دیا جائے گا اس وقت کے
لوگ ماں باپ کو علانیہ گالیاں دیں گے

استقبلوه ومن اساءهم
يعظموه وتكثر اولاد الزنا
والاياہم فرحون بما يرون
من اولادهم القبيح فلا
ينهوهم ولا يردونهم
عنه ويرى الرجل من زوجته
القبيح فلا ينهاها ولا يردھا
عنه وياخذ ما تأتي به
من كدف جها ومن
مفسد خدرها حتى لو
نكحت طولاً و عرضاً
لم تهمله ولا يسمع ما
قيل فيها من الكلام
الردى، فقال هو الذي
الذي لا يقبل الله له قولا
ولا عدلاً ولا عذراً فساكله
حرام ومنكحه حرام فالوا
اجب قتله في شرع الاسلام
وفضیحتہ بین الامام

اور بزرگان قوم ذلیل ہوں گے اور کم درجے
عوام بلندی پائیں گے اور بے شعوری اور
اعصاب زدگی بڑھ جائے گی۔ اخوت
فی اللہ نایاب ہو جائے گی۔ حلال پیسے
کم ہو جائیں گے۔ لوگ بدترین حالت
کی طرف پلٹ جائیں گے۔ اس وقت
شیاطین کی حکومت کا دور دورہ ہوگا
اور سلاطین کمزور انسان اور عوام پر اس
طرح جت کریں گے جیسے جیتا اپنے
شکار پر جت کرتا ہے۔ مال دار اپنی
دولت میں بخل کریں گے اور فقیر اپنی
آخرت کو دنیا کے عوض فروخت کر دیگا
انسوس ہے فقیر پر کہ زانا اسے خسارہ
ذلت اور سبکی میں مبتلا کرے گا وہ اپنے
اہل و عیال میں ضعیف و حقیر ہوگا۔ اور
یہ فقیر لوگ ان چیزوں کی خواہش کریں
گے جو حلال نہیں ہیں تو حیب ایسا ہوگا
توان پر ایسے فتنے وارد ہوں گے کہ ان
سے مقابلہ کی طاقت نہ ہوگی۔

و یصلی سعیراً فی یوم القیام
وفی ذلک یعلنون بشتما لالباء
والامہات وتذل السادات
وتعلوا الانباط ویکثر الاختیاط
فما أقتل الاخوة فی اللہ
تعالی وتقل الدراہم
الحلال وترجع الناس الی أشد
حال فحندہا تدر دور دول
الشیاطین وتنواب علی اضعف
المساکین وتثوب الفہد
الی فریستہ ویشح العقی بما
فی یدیدہ ویبیع الفقیر آخرتہ
بیدنیہ فیاویل للفقیر وما
یحل بہ من الخسران والذل
والہوان فی ذالک الزمان
المستضعف باہلہ و
سیطلبون ما لایحل لہم
فاذا کان کذلک
أقبلت علیہم فتن

آگاہ ہو جاؤ کہ فتنہ کا آغاز ہجری اور قبطی ہیں اور اس کا اختتام سفیانی اور شامی ہیں۔ اور
 اور ترمسات طبقوں میں منقسم ہو۔ پس پہلا طبقہ
 سختی سے زندگی گزارنے والوں کا اور قساد
 والوں کا ہے (دوسرے نسخہ کے مطابق
 پہلا طبقہ تقویٰ کی افزونی کا ہے) اور یہ
 نشہ ہجری تک ہے۔ اور دوسرا طبقہ
 مروت اور مہربانی والوں کا طبقہ ہے۔
 (یہ سنہ ۲۳۰ ہجری تک ہے) اور تیسرا طبقہ
 روگردانی کرنے والوں اور روابط
 کاٹنے والوں کا ہے۔ یہ سنہ ۵۵۰
 تک ہے اور چوتھا طبقہ
 سنگ نظر توں اور ماسدوں کا ہے یہ
 سنہ ۷۰۰ تک ہے اور پانچواں طبقہ تکبر
 کرنے والوں اور بہتان لگانے والوں
 کا ہے۔ یہ سنہ ۸۲۰ تک ہے اور چھٹا

لا قبل لهم بها الاوان
 اولها الهجرى القطير في
 (الهجرى والرقطى) و آخرها
 السفىانى والشامى و اتم سبع
 طبقات فالطبقة الاولى رو
 فيها مزيد التقوى الى سبعين
 سنة من الهجرة (اهل تنكيد
 وقسوة الى السبعين سنة من
 الهجرة والطبقة الثانية
 اهل تبادل وتعاطف الى
 الماتين والثلاثين سنة من
 الهجرة والطبقة الثالثة اهل
 تزاور وتقاطع الى الخمس
 مائة وخمسين سنة من الهجرة
 والطبقة الرابعة اهل تكالب
 وتحاسد الى السبع مائة سنة

لہ "ہجرت" بحرین کی نواحی بستی ہے۔ ہجری وہاں کا رہنے والا ہو گا اور قبطی اس شخص کو کہتے ہیں۔

جسے برص کا مرض یا کوئی ایسا مرض ہو جس میں جلد پر داغ ہو جائیں۔

طبقة فساد اور قتل اور دشمنوں سے
سگ فطری کرنے والوں کا اور فاسقوں
اور خاتونوں کے ظاہر ہونے کا ہے یہ
مشکل ہے اور ساتواں طبقہ جیل
جو یوں، قریب کاروں، جنگ آزماؤں
مکاروں، دھوکہ بازوں، فاسقوں، رو
گرداں رہتے والوں اور ایک دوسرے
سے دشمنی کرنے والوں کا ہے یہ طبقہ
بہو و لعب کے لیے عظیم الشان مکانا
بنوانے والوں کا، غذائے حرام کے
شائقین کا، مشکل امور میں گرفتاروں
کا، شہوت دانوں کا، شہروں اور
گھروں کی تباہی کا اور عمارات اور
محلّات کے انہدام کا ہے۔ اس طبقہ
میں منحوس و آدمی سے ملعون ظاہر ہوگا
اس وقت پردے چاک اور بروج
منکشف ہوں گے اور یہی حالات ہیں

من الهجرة والطبقة الخامسة
اهل تشامخ وبهتان الى الثمانائة
وعشرين سنة من الهجرة و
الطبقة السادسة اهل الهرج و
المرج وتكالب الاعداء وظهور
اهل الفسوق والخيانة الى
التمسائة والاربعين سنة من
الهجرة والطبقة والسابعة
فهم اهل حيل وغدر و حرب
ومكر و خلع و فسوق و تدابر
و تقاطع و تباعض و الملاهي
العظام و المعاني الحرام و
الامور المشكلات في ارتكاب
الشهوات و حرب المدائن و
والدور و انهدام العمارات و
القصور و فيها يظهر الملحون من
الواد الميشوم و فيها انكشاف

ان کی گفتگو بہت کڑوی ہوگی اور
 ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار
 ہوں گے۔ تو جب ایسا ہو جائے
 تو علماء مر جائیں گے۔ دل فاسد ہو
 جائیں گے۔ گناہ بجزرت ہوں گے۔
 قرآن متروک ہو جائیں گے اور مسجدیں
 خراب ہو جائیں گی۔ آرزوئیں طویل
 ہوں گی اور اعمال قلیل ہوں گے اور
 شہروں میں نازل ہونے والے عظیم حادثوں
 کے لیے فضیلتیں بنائی جائیں گی۔ اس
 وقت ان میں سے اگر کوئی شخص دن
 رات میں نماز پڑھے تو نامہ اعمال میں
 کچھ نہیں لکھا جائے گا اور نہ اس کی
 نماز قبول ہوگی۔ اس لیے کہ وہ نماز
 میں کھڑا ہوا ہوگا اور دل میں سوچ رہا
 ہوگا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے

جابر و کلامہم امر من
 الصبر و قلوبہم اتتن
 من الجیقۃ فاذا کان کذلک
 مات العلماء و فسدت
 القلوب و کثرات الذنوب
 و تہجر المصاحف و تخریب
 المساجد و تطول الامال
 و تقل الاعمال و تبني
 الاسوار فی البلد ان مخصوۃ
 لوقع العظام النازلات
 فعندھا الوصلی أحدھم
 یومہ و لیلتہ فلا یکتب
 لہ منھاشیء ولا تقبل صلاۃ
 لان نیتہ و هو فاش
 یصلی بیکر فی نفسہ
 کیف یظلم الناس و

لہ بعید نہیں ہے کہ ان فضیلتوں سے راڈار سسٹم مردہ ہو۔ اس لیے آج فضا میں اور آسمانی
 عملوں کے عہد میں ماضی کی فضیلتوں یا شہر پناہوں کی افادیت صفر ہے۔

دے گا۔ ان کی غذا چرب پرندے اور
 تیسوا کی اقسام ہوں گی اور ان کا لباس
 حریر و ریشم کا ہوگا۔ وہ سو دہ لورنال شبہ
 کو حلال سمجھیں گے۔ سچی گواہیوں کے
 متعارض ہوں گے اپنے اعمال میں
 ریا کاری کریں گے۔ ان کی عمریں کم ہوگی
 چغل خور ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔
 یہ حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ان کے انجیل
 منکرات پر سنی ہوں گے اور قلوب
 مختلف ہوں گے۔ ایک دوسرے کو
 باطل کا سبق پڑھائیں گے اور اعمال
 بد کو ترک نہیں کریں گے۔ ان کے اچھے
 لوگ ان کے بڑوں سے خوف کھائیں
 گے۔ لوگ خدا کے ذکر کے علاوہ کاموں
 میں ایک دوسرے کے محارم کی تنک
 حرمت کریں گے۔ اور ایک دوسرے
 کی مدد کی بجائے روگردانی کریں گے۔
 اگر کسی صالح کو دیکھیں گے تو اسے پس
 کر دیں گے۔ اور اگر گنہگار کو دیکھیں

منہم الرؤس و یحییٰ منہم
 القلوب الّتی فی الصدور
 اکلمہم سمان الطیور و
 الطاہیج و لبسہم الخز
 الیمانی و الحریر یتحلون
 الرّبّاء و الشبہات و یتعارضون
 للشہادات یرءون بالاعمال
 قصراء الاجال لایمضی
 عندهم الامن کان نماما
 یجعلون الحلال حراما
 افعالہم منکرات و قلوبہم
 مختلفات یتد ارسون فیما بینہم
 بالباطل و لا یتناہون عن منکر
 فعلوہ یخاف اٰخیارہم اشرارہم
 یتوازون فی غیر ذکر اللہ تعالیٰ
 یتتکون فیما بینہم بالمحارم
 و لا یتعاطفون بل یتدابرون ان
 رأوا صالح ردوہ وان
 رأوا انما (آثما)

جابروکلامہما امر من
 الصبر وقلوبہما اتتن
 من الجیفۃ فاذا کان کذلک
 مات العلماء وفسدت
 القلوب وکثرات الذنوب
 وتہجر المصاحف وتخرِب
 المساجد وتطول الامال
 وتقل الاعمال وبنی
 الاسوار فی البلد ان مخصوصۃ
 لوقع العظام النازلات
 فتعدها لوصلی أحدہم
 یومہ ولیلتہ فلا یکتب
 لہ منہاشیء ولا تقبل صلاۃ
 لان نیتہ وھو فاعلم
 لیصلی بیکر فی نفسہ
 کیف یظلم الناس و

ان کی گفتگو بہت کڑوی ہوگی اور
 ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار
 ہوں گے۔ تو حجب الیسا ہو جائے
 تو علماء مرجائیں گے۔ دل فاسد ہو
 جائیں گے۔ گناہ بکثرت ہوں گے۔
 قرآن متروک ہو جائیں گے اور مسجدیں
 خراب ہو جائیں گی۔ آرزو میں طویل
 ہوں گی اور اعمال قلیل ہوں گے اور
 شہروں میں نازل ہونے والے عظیم حادثوں
 کے لیے فضیلس بنائی جائیں گی۔ اس
 وقت ان میں سے اگر کوئی شخص دن
 رات میں نماز پڑھے تو نامہ اعمال میں
 کچھ نہیں لکھا جائے گا اور نہ اس کی
 نماز قبول ہوگی۔ اس لیے کہ وہ نماز
 میں کھڑا ہوا ہوگا اور دل میں سوچ رہا
 ہوگا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے

لہ بعید نہیں ہے کہ ان فیصلوں سے راڈار سسٹم مرد ہو۔ اس لیے آج فضائیں اور آسمانی
 عملوں کے عد میں ماضی کی فیصلوں یا شہرینا ہوں کی افادیت صفر ہے۔

دے گا۔ ان کی غذا چرب پرندے اور
 تیسوا کی اقسام ہوں گی اور ان کا لباس
 حریر و ریشم کا ہوگا۔ وہ سود اور مالِ شہبہ
 کو حلال سمجھیں گے۔ سچی گواہیوں کے
 متعارض ہوں گے اپنے اعمال میں
 ریا کاری کریں گے۔ ان کی عمریں کم ہونگی
 چغل خوران سے فائدہ اٹھائیں گے۔
 یہ حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ان کے انجیل
 منکرات پر مبنی ہوں گے اور قلوب
 مختلف ہوں گے۔ ایک دوسرے کو
 باطل کا سبق پڑھائیں گے اور اعمال
 بد کو ترک نہیں کریں گے۔ ان کے اچھے
 لوگ ان کے بُروں سے خوف کھائیں
 گے۔ لوگ خدا کے ذکر کے علاوہ کاموں
 میں ایک دوسرے کے محارم کی ہتک
 حرمت کریں گے۔ اور ایک دوسرے
 کی مدد کی بجائے روگردانی کریں گے۔
 اگر کسی صالح کو دیکھیں گے تو اسے پس
 کھیں گے۔

منہم الرؤس ویحیی منہم
 القلوب الّتی فی الصدور
 اکلہم سمان الطیور و
 الطاہیج ولبسہم الخز
 ایما فی والحریر یستحلون
 الرّباء والشبہات ویتعارضون
 للشہادات براءون بالاعمال
 قصراء الاجال لا یمضی
 عندہم الامن کان نماما
 یجعلون الحلال حراما
 افعالہم منکرات وقلوبہم
 مختلفات یتدارسون فیما بینہم
 بالباطل ولا یتناہون عن منکر
 فخلوہ یخاف اخیارہم اشراہم
 یتوازون فی غیر ذکر اللہ تعالیٰ
 یتہتکون فیما بینہم بالمحارم
 ولا یتعاطفون بل یتداربون ان
 رأوا صالح ردوہ وان

دینِ خدا میں اور خدا کی بستیوں میں فساد
 کرتے والے اور بندوں کی راہ میں باطل کا
 لباس پہننے والے ہلاک ہو جائیں گے۔
 اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگ ایسی
 قوم کو قتل کر رہے ہیں، جب سے لوگ
 ڈرتے تھے اور جس کی آواز سے
 خوف کھاتے تھے، کتنے ایسے مقتول
 بہادر ہوں گے جن کی طرف دیکھنے سے
 بھی ہیبت ہوگی۔ پس ایک عظیم بلا
 نازل ہوگی جس کے سبب ان کے
 آخری لوگ ان کے اول سے ملحق ہو
 جائیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے
 اس شہر کے لیے علامات اور نشانیاں
 ہیں اور عبرت حاصل کرنے
 والوں کے لیے عبرت ہے
 آگاہ ہو جاؤ کہ سفیانی بصرہ
 میں تین بار داخل ہو گا۔ عزت
 دار کو ذلیل کرے گا۔ اور
 عورتوں کو اسیر کرے گا وائے

والذین فسقوا فی دین
 اللہ تعالیٰ وبلادہ ولبسوا
 الباطل علیٰ عبادة عبادہ
 فکانی بہم قد قتلوا
 اقواما تخاف الناس
 اصواتہم و تخاف
 شرہم فکم من رجل
 مقتول و بطل مجدول
 یہا بہم الناظر لیہم
 قد تظہر الطامة الکبریٰ
 فیلحقوا اولہا آخرہا
 الا وان لکوفانکم ہذہ
 آیات وعلامات وعبرة
 لمن اعتبر الا وان
 السفیانی یدخل بصرہ
 ثلاثہ دخلات
 یذل العزیز ویسب
 فیہا الحریم الا
 یاویل المنتفکة

و ما یحل بہا من
سیف مسلول و قتیل
مجدول و حرمة
مہتوكة ثقہ یاتی
الی المزوراء الظالم اہلہا
فیحول اللہ بینہا و
بین اہلہا فما اشد
اہلہا بنیہ و بنیہا
واکثر طغیانہا و
اغلب سلطانہا ثقہ
قال الویل للذلیل و
اہل شاہون و عجم لا

ہو شہر بصرہ پر کھنچی ہوئی تلوار سے
زمین پر پڑے ہوئے مقتول سے اور
بے عزت عورت سے، پھر وہ
بغداد کی طرف آئے گا کہ وہاں کے
باشندے ظالم ہیں۔ پس اللہ اس
کے اور اس کے باشندوں
کے درمیان حائل ہو جائے گا اور
کس قدر بغداد اور اہل بغداد پر شدت
اور سختی ہوگی اور کرسی بڑھ جائے گی
اور بادشاہ مغلوب ہو جائے گا۔ پس
وائے ہو وایم اور شاہون والوں پر
اور عمیوں پر کہ صاحب فہم نہیں ہیں

لہ مؤتفک شہر بصرہ کا قدیم نام ہے اور یہ نام مناسبت کے سبب ہے۔ یہ شہر قوم لوط کے
شہروں میں سے تھا جس کا طبقہ الٹ دیا گیا اسی مناسبت سے بصرہ کو مؤتفک کہا گیا ہے۔
لہ اسے شادان بھی پڑھا گیا ہے۔ شادان مرو (خراسان) کا ایک دیہات ہے اور شاہون
مازندران کے علاقے میں ہے۔ جب کہ شاہی قادیسیہ کی ایک سٹی ہے۔ وایم کیسوں،
وما زندیان کے سلسلہ کوہ کو کہتے ہیں، جس کے شمال میں قسنوین ہے اور الموت اسی کا
ایک شہر ہے۔

گئے۔ یہاں تک کہ ہمارا قائم مہدی،
 (صلوات اللہ وسلامہ علیہ) ظاہر
 ہو گا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن
 کر کوفہ کے سردار اور عرب کے اکابر
 اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور بولے کہ یا
 امیر المؤمنین یہ فتنے اور عظیم حادثے
 جن کا آپ نے ذکر کیا ہمیں ان کے
 اوقات بھی بتادیں۔ قریب ہے کہ
 آپ کی باتوں سے ہمارے دل بھٹ
 جائیں اور ہماری رو میں ہمارے
 جسموں کو چھوڑ دیں۔ ہمارا آپ سے
 جدا ہونا کس قدر افسوس ناک ہے
 خدا ہمیں آپ کے سلسلے میں کوئی
 بدی اور مکروہ نہ دکھلائے۔ پس
 علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس چیز
 کے بائے میں تم پوچھ رہے ہو اس
 پر حکم قضا جاری ہو چکا ہے۔ ہر نفس
 موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے۔
 پس علی علیہ السلام کے اس قول کو پڑھنی

الستر والبروج وحی علی ذلک
 الی أن یتظہر قائمنا المہدی
 صلوات اللہ وسلامہ علیہ
 قال فقامت الیہ سادات اہل
 الکوفة واکابر العرب و
 قالوا یا امیر المؤمنین بین لنا
 أو ان ہذہ الفتن والعظام
 التی ذکرنا لہا لقتل کادت
 قلوبنا أن تنفطر وأرواحنا
 أن تفارق أبداننا من قولک
 ہذا فوالأسفاه علی فراقنا
 یا لک فلا ارانا اللہ فیک سوء
 ولا مکروہا فقال علی علیہ
 السلام قضی الامر الذی فیہ
 تستفتیان کل نفس ذائقہ
 الموت قال فلم یبق احد
 الا وبکی لذالک قال ثم ان
 علی وقال ألا وان تدارک
 الفتن بعد ما انبتکم بل من

ایسا تھا، جس نے گریہ نہ کیا ہو پھر آپ
 نے صدائے کرب بلند کی اور فرمایا کہ آگاہ
 ہو جاؤ کہ فتنوں کا آنا اس چیز کے بعد
 ہے، جس کی میں خبر سے رہا ہوں۔ مکہ اور
 مدینہ کے بائے میں کہ وہاں خبار آلود بھوک
 اور سرخ موت ہوگی۔ افسوس ہے۔ کہ
 تمہارے نبی کے اہل بیت پر اور تمہارے
 شریفوں پر گرانی، بھوک، فقر اور خوف
 کے سبب یہاں تک کہ وہ لوگوں کے
 درمیان بدترین حال میں ہوں گے اور
 اس زمانے میں تمہاری مسجدوں میں ان
 کے حق میں کوئی آواز سنائی نہ دے
 گی اور نہ کسی پکار پر کوئی لبیک کہے گا۔
 پھر اس کے بعد زندہ رہنے میں کوئی
 خیر نہیں ہے۔ اس وقت تم پر کافر
 بادشاہ حکومت کریں گے۔ جو شخص
 ان کی نافرمانی کرے گا اسے قتل کر دیں
 گے اور جو اطاعت کرے گا، اسے
 دوست رکھیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ،

امر مکتة والحد من من
 جوع أغبر وموت احمر الا
 یاویل لاهل بیت نبیکم
 وشرایکم من غلاء وجوع
 وفقر ووجل حتی یكونوا
 فأسواء حال بین
 الناس الا وان
 مساجدکم فی ذلك
 الزمان لا یسمع لهم
 صوت فیها ولا تبلی
 فیها دعوة شیعہ لا
 خیر فی الحیاة
 بعد ذلك وانتم
 یتولی علیہم ملوک
 کفرة من عصامہ
 قتلوه ومن اطاعہم
 أحبوه الا ان اول
 من یبلی امرکم
 بنو امیة شیعہ

تم انہیں سفید چہرہ دل اور سیاہ دلوں والا
 دیکھو گے یہ آتش جنگ بھڑکانے والے
 ان کے دل سخت اور ان کے ضمیر سیاہ
 ہیں۔ وائے ہو پھر وائے ہو اس شہر
 پر جس میں یہ داخل ہوں اور اس زمین پر
 جس پر یہ سکونت کریں۔ ان کا خیر معدوم
 اور ان کا شر غالب ہوگا۔ ان کے چھوٹے
 ہمت میں ان کے بڑوں سے زیادہ
 ہوں گے۔ گروہ ان تک پہنچیں گے۔
 اور ان کے درمیان کثرت سے لڑائیاں
 ہوں گی اور اہل جبال کے گرد ان کے
 دست ہو جائیں گے اور سارے
 شہروں کے بھی اور ہمدان کے گرد بھی
 ان میں اضافہ کا سبب ہوں گے اور
 ہمدان حمزہ اور عدوان بھی ان کے
 ساتھ ہوں گے یہاں تک کہ وہ خراسان
 کے علاقے میں عجمیوں کی زمین پر ملحق

یفقہون تراہم بیض
 الوجوه سود القلوب
 نائرة الحروب قاسية
 قلوبہم سود صحایرہم
 الویل ثم الویل لبلد
 ید خلوتہا وارض لیسکونہا
 خیرہم طامس وشرہم
 لامس صغیرہم اکثر
 ہما من کبیرہم تلتقیہم
 الاحزاب ویکثر فیما
 بینہم الضراب وتصحہم
 الاکرد اهل الجبال
 وسایر البلدان وتضاف
 الیہم (اکراد ہمدان)
 الکرد وہمدان وحمزة
 وعدوان حتی یدلحقوا
 بارض الاعجام من

سے باہر ہوگی اور وائے ہوئے پر کہ
 واں قتل عظیم ہوگا، عورتیں اسیر ہوں گی
 اور بچے ذبح ہوں گے اور مرد ختم ہو جائیں
 گے اور وائے ہوئے ہو فرنگ کے شہروں
 پر کہ قتل و غارت اور ہلاکت و تباہی
 ہوگی اور وائے ہوئے ہو سندھ اور ہندوستان
 کے شہروں پر کہ اس زمانے میں وہاں قتل
 ذبح اور خرابی ہوگی اور وائے ہو جزیرہ
 قیس پر ایک ڈرانے والے شخص سے
 جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے گا
 تو وہاں کے سارے باشندوں کو قتل
 کر دے گا۔ اور یہ اچانک ہوگا۔ میں
 وہاں پانچ بڑے واقعے جانتا ہوں
 پہلا ساحل بحر پر ہوگا جو میدان کے
 قریب ہے۔ دوسرا کوشا کے بالمقابل

للکنیس و ذکوان و ما یحل بہا
 من المذلل و الهوان من الجوع
 و الغلاء و الویل لاهل خراسان
 و ما یحل بہا من القتل العظیم
 و سبی الحریم و ذبح الاطفال
 و عدم الرجال و یاویل
 لبلدان الافرنج و ما یحل
 بہا من الاعراب و یاویل
 لبلدان السنده و الهند و ما
 یحل بہا من القتل و الذبح و
 الخراب فی ذلك الزمان
 فیاویل لجزیرة قیس من
 رجل مخیف یزل بہا و هو
 و من فیقتل جمیع من فیہا
 و یفتک باہلہا و انی لاعرف

۱۔ قدیم ہندوستان میں سندھ ہندوستان سے علیحدہ ایک علاقہ تھا۔

۲۔ جزیرہ قیس قیس فارس میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جو موتی نکالنے کے سبب معروف ہے۔

۳۔ کوشا جزیرہ قیس کے قریب ایک علاقہ ہے۔

کہ پہلے تم پر بنی امیہ حکمران ہوں گے پھر
 بنی عباس کے بادشاہ ہوں گے۔ ان میں
 سے بہت سے قتل ہوں گے اور لوٹے
 جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا ہائے ہائے
 وائے ہوتھا کے اس شہر کو نہ پر اور جو
 کچھ سفیانی کے ہاتھوں اُس زمانے میں
 اس شہر پر ہونے والا ہے۔ جب کہ وہ
 ہجر^۱ کی طرف سے آئے گا۔ ایسے گٹھول
 پر جنہیں شیروں جیسے طاقتور بہادر اور
 شکاری ہنکار ہے ہوں گے۔ ان کے
 سردار کے نام کا پہلا حرف شین ہے۔ یہ
 اس وقت ہوگا۔ جب جوان اشتر^۲ خراج
 کرے گا اور میں اس کے نام سے واقف
 ہوں۔ وہ لہجہ آئے گا اور وہاں کے
 سرداروں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو

تعلق من بعدہم ملوک
 بنج عباس فکم فیہم
 من مقتول و مسلوب
 ثم انه علیہ السلام
 قال های های الایاویل
 لکوفلکم هذه وما
 یحل فیہا من السفیانی فی
 ذلک الزمان یا قی الیہا
 من ناحیة ہجدن حیل
 سباق تقودھا اسود صراغمة
 ولیوث قشاعمة اول اسد
 ش (اذا جرح الغلام لا شتر)
 اذ جلوج الغلام و عالم باسمہ
 فیاتی الی البصرة فیقتل
 ساداتھا ویسبی حریمھا

۱۔ ہجر کو حین کا ایک شہر ہے اور دوسرے قول کے مطابق یمامہ سے دس روز اور لہجہ سے پندہ
 دن کے فاصلہ پر ایک علاقہ ہے۔

۲۔ اشتر نام بھی ہو سکتا ہے اور صفت بھی۔ گندم گول چہرہ والے کو بھی کہتے ہیں اور اٹھی ہوتی
 ہلکول والے کو بھی۔

اسیر کرے گا۔ اور میں بہت سی جنگوں سے
 واقف ہوں۔ جو وہاں اور دوسری جگہوں
 پر ہوں گی۔ وہاں ٹیلوں اور پشتوں
 کے درمیان کئی جنگیں ہوں گی۔ پس وہاں
 گندمی رنگ کا ایک شخص قتل کیا جائے
 گا اور وہاں بت پوچھا جائے گا۔ پھر
 وہ حرکت کرے گا اور اسیر عورتوں کو لے
 جائے گا۔ اس وقت پچھنیں بلند ہونگی
 اور بعض بعض پر حملہ آور ہوں گے۔
 پھر وائے ہو تمہارے کو فر پر کہ وہ تمہارے
 گھروں میں اتر جائے گا، تمہاری عورتوں
 کا مالک بن جائے گا اور تمہارے
 بچوں کو ذبح کر دے گا اور تمہاری عورتوں
 کی تنگ حرمت کرے گا اس کی عمر
 طویل ہے اور اس کا شر کشیر ہے اور
 اس کے مرد شیر ہیں وہ وہاں ایک
 بڑی جنگ لڑے گا۔ آگاہ ہو جاؤ
 کہ اس میں فتنے ہیں۔ اس میں
 منافقین، حتیٰ سے روگردانی کرنے والے

فانی لا عرف بہا کم
 وقعة تحدث بہا و
 وبغیرها وتکون بہا
 وقعت بین تلول واکام
 فیقتل بہا اسر و
 یستعبد بہا صتم
 ثم یرجع فلا یرجع
 الا بالجرم فعندھا
 یعلو الصیاح ویقتحم
 بعضھا بعضا فی اویل
 لکوفانکم من نزلہ
 بدارکم یملک حریمکم
 ویذبح اطفالکم و
 یہتک نساءکم عمرہ
 طویل وشرہ وعزیر
 ورجالہ صراغمة و
 تکون لہ وقعة عظیمة
 الا وائھا فتن یہلک
 فیھا المنافقون والقابضون

صرف اور صرف اللہ، رسول اور وہ
 مومن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں
 اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔
 اسے لوگو! میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ ان
 میں کا ایک گروہ کہے گا کہ علی ابن ابی
 طالب غیب جانتے ہیں اور وہ رب
 ہیں۔ مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور زندہ
 کو مائے ہیں اور وہ ہر شے کا قادر ہیں
 یہ جھوٹے ہیں رب کبھی تم اسے
 لوگو! ہمارے بائے میں جو چاہو کہو
 لیکن ہمیں بندہ رکھو (فدا نہ بناؤ ہم
 بندے ہیں خدا نہیں ہیں) آگاہ ہو جاؤ
 کہ تم میں عنقریب اختلاف اور تفرقہ
 ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جب سن ایک سو
 ترسیٹھ ہجری گزر جائے تو یہ مصیبتوں
 والے سنوں کا آغاز اور فتنوں کا شروع
 ہوگا جو تم پر نازل ہوگا۔ اس کے بعد
 اس کے عقب میں دہا رہے۔ یہ
 فتنوں کے ہجوم کا سال ہے۔ پھر

ولیکم اللہ ورسوله و
 الذین آمنوا الذین
 یقیمون الصلاة و یؤتون
 الزکاة و ہم را کعون معاشر
 الناس کاتی بطائفة منهم
 یقولون ان علی ابن ابی طالب
 یعلم الغیب و هو الرب الذی
 یحیی الموتی و یمیت
 الاحیاء و هو علی کل شیء قدير
 کذبوا و رب الکعبة ایها
 الناس قولوا فینا ما شئتم و
 اجعلونا مریوبین الا و انکم
 ستختلفون و تتفرقون الا
 و ان اول السنین اذا انقضت
 سنة مائة و ثلاثه و ستون
 سنة توقعوا اول الفتن
 فانها نازلة علیکم ثم
 یاتیکم فی عقبها الدہاء
 تدہم الفتن فیها و

غزوة کا سال ہے جو اپنے زمانے والوں
 سے جنگ کرے گا، پھر سقطار ہے۔
 جس میں بچے ماؤں کے پیٹ سے ساقط
 ہو جائیں گے، پھر کسما ہے، جس میں
 لوگ قحط اور رنج و محن سے در ماندہ ہو
 جائیں گے۔ پھر فتنا ہے جو اہل زمین
 کو فتنوں میں ڈالے گا اور نازحہ ہے
 جو لوگوں کو ظلم کی طرف دھکیے گا اور
 عمرا ہے جو لوگوں کو ظلم سے گھیرے گا
 اور منقیہ ہے جو دلوں سے ایمان کو لے
 جائے گا۔ اور کراء ہے جس میں جنگی سوار
 حملہ آور ہوں گے ہر طرف سے۔ اور
 برشا ہے جس میں بروص شخص خراسان
 سے خروج کرے گا۔ اور سؤلء ہے۔
 جس میں پہاڑوں کا حکمران خروج کرے گا
 اور سمندی چیزوں تک آکر لوگوں کو
 مقہور کرے گا، پھر خدا ان جزیروں کے
 باشندوں کو نصرت عطا کرے گا۔
 پھر اس کے بعد عرب خروج کریں گے

الغزو تغزو باہلہا و
 السقطاء تسقط الا و لاد
 من بطون امہاتہم و
 الکسحاء تکسح فیہا
 الناس من القحط و
 المحن و الفتناء تفتن
 بہا من اهل الارض و
 التازحۃ تنزح باہلہا
 الی الظلم و الغمراء
 تغمر فیہا الظلم و
 المنقیۃ نقت منہم
 الا یمان و الکراء کرت
 علیہم الخیل من کُل
 جہۃ و البرشاء ینخرج
 فیہا الابرش من خراسان
 و السؤلء ینخرج فیہا
 ملک الجبال الی جزائر
 البحر یقہرہم ثم یؤیدہم
 اللہ بالنصر علیہ ثم یتخرج

اور سیاہ پرچم والا بصرہ پر خرمن کرے گا، پس حوان رگروہ) اُس کی طرف قصد کرے گا اور شام تک اس کا تعاقب کرے گا اور عتا ہے، جس میں سوار بصرہ کے علاقے میں شدت کے ساتھ داخل ہوں گے اور طحناں ہے جو لوگوں کے رزق کو ہر علاقے میں پیس کے رکھ دے گا اور فائتہ ہے جو عراقیوں کو فتنہ میں ڈال دے گا اور مر جا ہے جو لوگوں کو غریب کر کے یمن لے جائے گا اور سکتاب ہے جس میں شام میں فتنے بند ہوں گے اور حدراء ہے جب فتنے رواں میں اتریں گے جو بحرین کے بالمقابل مشہور جزیرہ ہے اور طموح ہے، جب خراسان میں شدید فتنے ہوں گے اور جورار ہے۔ جب فتنے زمین فارس پر ستمگری کریں گے اور ہو جا رہے ہیں سر زمین خط پر فتنوں کا ہیجان ہوگا اور طولار ہے

بعد ذلك العرب ويخرج صاحب علم اسود على البصرة فتقصده الفتیان الى الشام ثم العتاء عننت الخيل بأعنتها في ديار البصرة و الطحناء الا قوات من كل مكان والفائتة لفتن اهل العراق والمرحاء تمرح الناس الى اليمن والسكتا تسكت الفتن بالشام والحدراء انحدرت الفتن الى الجزيرة المعروفة اوال قبالة البحرين والطموع تطسح الفتن في خراسان والجبوراء جارت الفتن بأرض فارس والهوجاء هاجت الفتن بارض الخط والطولاء

طالت الخيل على الشام
 والمنزلة نزلت الفتن
 بارض العراق والپاثره
 تطايرت الفتن بارض
 الروم والمتصلة اتصلت
 الفتن بارض الروم والمحربة
 (والمهيجه) هاحت الاكباد
 من شهر زور والمرملة
 ارملت النساء من العراق
 والكاسرة تكسرت
 الخيل على اهل الجريرة و
 والتاحرة نحررت الناس با
 الشام والطامة طمحت الفتنه
 بالبصرة والقتاله قتلت
 الناس على القنطرة برأس
 العين والمقبلة أقبلت
 الفتنه الى ارض اليمن والحجاز

جب جنگیں شام میں طویل ہوں گی
 اور منزلہ ہے۔ جب فتنے عراق میں
 نازل ہوں گے اور طاثرہ ہے جب
 فتنے سرزمین روم پر پرواز کریں گے۔
 اور متصلہ ہے جب فتنے سرزمین روم
 متصل ہو جائیں گے اور محربہ ہے جب
 شہر زور میں کردہ ہجان میں آئیں گے
 اور مرملہ ہے کہ عراق کی عورتیں بیوہ
 ہو جائیں گی اور کاسرہ ہے کہ فوجی اہل
 جزیرہ کو توڑ کر رکھ دیں گے اور ناکرہ
 ہے کہ لوگ شام میں نخر ہوں گے اور
 طامحہ ہے کہ بصرہ میں فتنہ شدید ہو
 گا اور قتالہ ہے کہ جب لوگ راس
 العین میں پل کے اُپر قتل ہوں گے
 اور مقبلہ ہے کہ فتنے یمن و حجاز کی طرف
 متوجہ ہوں گے اور صدوخ ہے جو
 عراقیوں پر اس طرح بیچنے گا، کہ انہیں

وقعتہ بالبطحاء ووقعة
 بالدیورہ ووقعة بالصفصف
 ووقعة علی الساحل ووقعة
 بدارین ووقعة بسوق
 الجرارین ووقعة بین التکک
 ووقعة بین الزارقة ووقعة
 بالجرار ووقعه بالمدارس
 ووقعة بتاروت ألا یاویل
 لهجر وما یحل بها ممایلی
 سورها من ناحیة الکرخ
 ووقعة عظیمة بالعطرتحت
 التلیل المعروف بالحسینی
 ثم بالفرجة ثم بالقرین
 ثم بالاراکة ثم بأمخنور
 ألا یاویل نجد وما یحل بها

بطحاریں دوسرا دیورہ میں، ایک واقعہ
 صفصف میں ایک ساحل پر ایک
 دارین میں ایک اونٹ کا گوشت
 بیچنے والوں کے بازار میں ایک گلی
 کوچوں میں ایک لوگوں کے ہجوم میں
 ایک جزارہ میں ایک مدارس میں اور
 ایک تاروت میں اور وائے ہو بحر
 پر کہ کرخ کی طرف سے اس کی شہر
 پناہ پر جو کچھ ہوگا اور عظیم واقعہ قطر
 میں ہوگا جو ایک ٹیلے کے نیچے ہوگا
 جس کا نام آحسینی ہے۔ پھر اس کے
 بعد ایک واقعہ فرج میں ہوگا۔ پھر
 قزوزین میں ہوگا۔ پھر اراکہ میں پھر
 ام خنور میں۔ وائے ہو نجد پر کہ قحط
 اور مہنگائی ہوگی میں وہاں کے بڑے

لے سنگریزوں والی زمین کا نام ہے۔ دیورہ کو دبیرہ پڑھا گیا ہے اور یہ بحرین کا ایک گاؤں
 ہے۔ صفصف انہی علاقے کا ایک شہر ہے۔

لے قطر بحرین کے قریب عمان اور عقیق کے درمیان واقع ہے
 لے فرج فارس کا ایک شہر ہے اور اراکہ قزوزین کے قریب ایک شہر ہے۔

بڑے واقعہ جانتا ہوں جو مسلمانوں کے درمیان ہوں گے۔ دائے ہو بصرہ پر کہہ لیں طاعون ہوگا اور پے در پے فتنے ہونگے اور میں وہ عظیم واقعات جانتا ہوں جو واسط میں ہوں گے اور مختلف واقعات جو شرط فرات اور بحینہ لبحہ کے درمیان ہوں گے اور وہ واقعے جو عنویات میں ہوں گے اور دائے ہو بغداد پر رے کی طرف سے کہ موت ہوگی قتل ہوگا۔ اور خوف ہوگا جو اہل عراق پر محیط ہوگا اس وقت ہوگا جب ان کے درمیان تلوار چلے گی۔ پس اتنے قتل ہوں گے جتنے خدا چاہے گا اور اس کی علامت یہ ہے کہ جب روم کا بابا و شاہ کمزور ہو جائے گا اور عرب مسلط ہو جائیں گے اور لوگ فتنوں کی طرف چلنے لگیں جو یہ لوگ

من الفتحط والغلاء ولائی
لاعرف یها و قعات عظام
بین المسلمین الا یا ویل البصرۃ
وما یحل بها من الطاعون ومن
الفتن یتبع بعضها بعضا وانی
لاعرف و قعات عظام بواسط
ووقعات مختلفات بین
الشط والمجینبۃ ووقعات بین
الصوینیات الا یا ویل بغداد
من الری من موت و قتل
و خوف یشمل اهل العراق اذا
حل فیها بینهم السیف فیقتل
ما شاء الله و علامۃ ذلك اذا
ضعف سلطان الروم و تسلطت
العرب و دبت الناس الی الفتن
کدبیب التمل فعتد ذلك

لہ بحینہ عراق و زمین کے درمیان واقع ہے۔

تہ عوینہ پیامہ کا ایک گاؤں ہے۔

بہا خمس و قعات عظام فأول
 وقعة منها على ساحل بحرهما
 قریب من برها والثانية مقابلة
 كوشا والثالثة من قرنھا المغربی
 والزابعة بين الزولتين والخامسة
 مقابلة برھا الايا ويل لاهل البحرین
 من وقعات تترادف علیھا مت
 كل ناحیه ومكان فتوخذ
 كبارھا وتسبی صغارھا و
 لانی لاعرف بها سبعة وقعات
 عظام فأول وقعة فیھا ف
 الجزيرة المنفردة عنها من قرنھا
 الشمالي الغربي وبين الابله
 والمسجد وبين الجبل العالی
 وبين التلتین المعروف بجبل
 حبوة ثم یقبل الكرخ بین
 التل والجادة وبين شجرات
 تیسرا مغربی علاقے میں چوتھا زولتین
 کے درمیان پانچواں میدانی علاقے کے
 بالمقابل ہوگا، وائے ہوا اہل بحرین پر
 کہ ان پر پے در پے تباہیاں آئیں گی
 ہر جانب سے ان کے بڑے اچک
 لیے جائیں گے اور چھوٹے اسیر ہوں
 گے۔ میں وہاں سات واقعے جانتا
 ہوں۔ پہلا اس جزیرہ میں جو شمال
 کی طرف آگ واقع ہے جس کا نام
 سما یحج ہے، دوسرا قاطع میں چشمہ
 شہر کی نہر کے درمیان، شمال مغربی
 حصہ میں، ابلہ اور مسجد کے درمیان
 بلند پہاڑ کے درمیان، دو ٹیلوں کے
 درمیان جو جبل حبوہ کے نام سے
 مشہور ہیں۔ پھر وکرخ کی طرف
 آئے گا ٹیلہ اور راستہ کے درمیان
 اور سیر کے درختوں کے درمیان

۱۔ کوشا کے قریب کے دو چھوٹے دیہات ہیں اور سیما یحج عمان اور بحرین کے درمیان ایک جزیرہ ہے۔

النیق المعروفة بالبديرات
 (بالسدیرات) بجانب سطر
 الماجی شمال الحورتین وهی
 سابعة الطامة الكبرى و
 علامة ذلك يقتل فیها
 رجل من اکابر العرب فی
 بینه وهو قریب من
 ساحل البحر فیقطع رأسه
 بامر حاکمها فتغیر العرب
 علیه فتقتل الرجال وتنهب
 الاموال فتخرج بعد ذلك
 العجم علی العرب ویتبعونهم
 الی بلاد الخط الا یأویل
 لاهل الخط من وقعات
 مختلفات یتبع بعضها أولها

جو بدیرات یا سدیرات کہلاتے ہیں
 ماجی کی نہر کی طرف پھر حورتین کی طرف
 اور یہ ساتویں بڑی مصیبت ہے اور
 اس کی علامت یہ ہے کہ ایک سرکردہ
 عرب جو اکابر میں ہوگا اپنے گھر میں
 قتل کیا جائے گا اور اس کا گھر ساحل
 بحر کے قریب ہوگا۔ وہاں کے حاکم
 کے حکم سے اس کا سر قلم کیا جائے گا
 تو عرب اس پر مشتعل ہو جائیں گے
 پس بہت مرد قتل ہوں گے اور مال
 لوٹا جائے گا اس کے بعد عجم عرب
 پر خروج کریں گے اور خط کے شہروں
 تک ان کا پیچھا کریں گے۔ وائے
 ہو خط والوں پر کہ ان پر پے در پے
 مختلف واقعات وارد ہوں گے پہلا

۱۔ حورتین مذکورہ علاقے کی دو وادیوں کا نام ہے۔

۲۔ خط وہ علاقہ ہے جہاں کے خطی نیزے مشہور ہیں قطر اور قطیف وغیرہ اس

کے قریبی علاقے ہیں۔

کی طرح تو اس وقت عجم عرب پر خروج کریں گے اور بصرہ پر غالب آجائیں گے وائے ہر فلسطین پر کہ ناقابل برواقت فتنے وہاں وارد ہوں گے۔ اہل دُنیا پر وائے ہو کہ اس زمانے میں فتنے وارد ہوں گے۔ تمام شہروں میں مغرب میں مشرق میں جنوب میں شمال میں آگاہ ہو جاؤ کہ لوگ ایک دوسرے پر سوار ہو جائیں گے اور مسلسل جنگیں ان پر جت کرتی رہیں گی اور یہ سب کچھ ان کے اپنے ہاتھوں کا کیا ہوگا اور تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم نہیں کرتا پھر آپ نے فرمایا کہ نبی عباس میں جو خلافت سے فلع ہو یعنی مقتدر باللہ اس پر خوشی نہ منانا وہ تو تغیر کی علامت ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں ان کے بادشاہوں کو اس وقت سے اُس زمانے تک پہچانتا ہوں۔ اتنے میں قعقاع نامی ایک شخص کھڑا ہو گیا

تخرج العجم على العرب
 ويملكون البصرة الا يا ويل
 لقسطنطين (فلسطين) وما يحل
 بها من الفتن التي لا تطاق
 الا يا ويل لاهل الدنيا
 وما يحل بها من الفتن
 في ذلك الزمان وجميع
 البلدان الغرب والشرق
 والجنوب والشمال الا
 وانه تركب الناس بعضهم
 على بعض وتتوايب عليهم
 الحروب الدائمة وذلك
 بما قدمت ايديهم وما
 ربك بظلام للعبيد شع
 انه عليه السلام قال لا تقرحوا
 بالخلوع من ولد العباس يعني
 المقتدر فانه اول علامة
 التغير الا واني اعرف ملوكهم
 من هذا الوقت الى ذلك الزمان

تمہارے سرمایہ دار تکبر ہوں گے اور
 تمہاری وفا کم ہوگی ” انا للہ وانا
 الیہ راجعون ” پڑھتا ہوں۔
 اس زمانے کے لوگوں کے لیے، کہ
 ان پڑھتے ہیں ٹوٹ کر آئیں گی اور
 وہ ان آفات سے عبرت حاصل
 نہیں کریں گے۔ شیطان ان کے
 جسموں میں مخلوط ہوگا، ان کے بدنوں
 کے اندر داخل ہو جائے گا۔ ان کے
 خون میں دوڑے گا اور انہیں جھوٹ
 بولنے کا دوسرہ کرے گا۔ یہاں تک
 کہ فتنے شہروں پر سواری کریں گے
 اور مسکین مومن ہمارا چاہنے والا کہے گا
 کہ میں کمزوروں میں سے ہوں۔ اس
 زمانے میں بہترین انسان وہ ہوگا
 جو اپنے نفس کی حفاظت کرے اور
 لوگوں سے معاشرت چھوڑ کر اپنے
 گھر میں مخفی رہے اور وہ جو بیت
 المقدس میں اس لیے سکونت کرے

اغنیاءکم وقلۃ و قاکم
 اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
 من اهل ذلك الزمان
 تحل فيهم المصائب ولا
 يتعظون بالنوايب ولقد
 خالط الشيطان ابدانهم
 وربع في ابدانهم
 وولج في دمائهم و
 يوسوس لهم بالافك
 حتى تركب الفتن
 الامصار و يقول المؤمن
 المسكين المحب لنا
 اني من المستضعفين و
 وخير الناس يومئذ
 من يلزم نفسه
 ويختفي في بيته عن
 مخالطة الناس نفسه
 والذی یسکن قریباً
 من بیت المقدس

کہ وہ آثار انبیاء کا خواہشمند ہو۔ اے لوگو! برابر نہیں ہو سکتے۔ ظالم اور مظلوم اور نہ جاہل اور عالم اور نہ حق و باطل اور نہ عدل و ظلم برابر ہو سکتے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی شریعتیں آشکارا ہیں۔ مجہول نہیں ہیں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس کے اہل بیت نہ ہوں اور اہل بیت زندگی نہیں کرتے۔ مگر یہ کہ ان کے مخالفین اور دشمن ان کے نور کو بھاننے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم تمہارے نبی کے اہل بیت ہیں۔ دُعا: اگر وہ کہیں کہ تم ہمیں دشنام دو تو دشنام دے دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم پر ناروا کہو تو کہہ دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم اہل بیت کو رحمت خدا سے دُور کہو تو کہہ دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم اہل بیت سے برات کا اظہار کرو تو نہ کرنا اور اپنی گردنوں کو تلوار کے نیچے رکھ دینا اور اپنے یقین کی حفاظت کرنا اس

طالبا الانبیاء (معاشر الناس لا یستری الظالم والمظلوم ولا الجاهل والعالم ولا الحق والباطل ولا العدل والجور الا وان له شرایع معلومة غیر مجهولة ولا یكون نبی الا اوله اهل بیت ولا یعیش اهل بیت نبی الا ولهم اصداد یریدون اطفاء نورهم ونحن اهل نبیکم الا وان دعوکم الی سبنا فسیبونا وان دعوکم الی شتمنا فاشتمونا وان دعوکم الی لعننا فالعنونا وان دعوکم الی البراءة منا فلا تبراوا منا ومدوا اعناقکم للسیف واحفظوا یقینکم فانہ من تبرا منا قبلہ تبرأ

اللہ منہ ورسولہ الا
 وابتلاء للمحقناسب
 ولا شتم ولا لعن شتم
 قال فیاویل مساکین
 هذا الاممہ وھم
 شیعتنا ومحبونا
 وھم عند الناس
 کفار وعند اللہ ابرار
 وعند الناس کاذبین
 وعند اللہ صادقین
 وعند الناس ظالمین
 وعند اللہ مظلومین
 وعند الناس جائرین
 وعند اللہ عادلین
 وعند الناس خاسرین
 وعند اللہ رابحین
 فازوا واللہ بالایمان
 وخسر المنافقون
 معاشر الناس انما

لیے کہ جو شخص بھی دل سے ہم لوگوں سے
 برارت کرے اس سے خدا رسولؐ
 برارت کرتے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ کوئی
 دشنام اور حرف ناروا ہم تک نہیں پہنچتا
 نہ رحمتِ خدا سے دوری پہنچتی ہے۔ پھر
 فرمایا کہ افسوس ہے اس امت کے
 مسکینوں پر اور یہ لوگ ہماری پیروی کرنے
 والے اور ہمارے چاہنے والے ہیں۔ یہ
 لوگ لوگوں کے نزدیک کافر ہیں اور خدا
 کے نزدیک نیک ہیں لوگوں کے نزدیک
 جھوٹے ہیں اور خدا کے نزدیک سچے
 ہیں اور لوگوں کے نزدیک ظالم ہیں
 اور خدا کے نزدیک مظلوم ہیں۔ لوگوں کے
 نزدیک جوڑ کرنے والے اور خدا کے
 نزدیک عادل ہیں اور لوگوں کے
 نزدیک خسارہ میں ہیں اور خدا کے
 نزدیک فائدے میں ہیں یہ لوگ خدا کی
 قسم کامیاب ہیں اور منافق خسارے
 میں ہیں۔ اے لوگو! تمہارے ولی

والصروح مصرخة اهل العراق
 فلا تأمن لهم والمستمعة
 اسمعت اهل الايمان في
 منامهم والسابعة سمعت
 الخيل في القتل الى ارض الجزيرة
 والاكراذ يقتل فيهارحل من
 ولد العباس على فراسه والكرباء
 امات المؤمنين بكر بهم
 وحسراتهم والغامرة غمرت
 الناس بالقحط والسائلة سال
 النفاق في قلوبهم والخرقاء
 تغرقت اهل الخط والحرباء
 نزل القحط بارض الخط و
 هجر كل ناحية حتى ان
 السائل يدور ويسأل فلا
 أحد يعطيه ولا يرجمه احد
 والغالية تغلوطائف بن
 شيعتي حتى يتخذوني ربا واتي
 بري مما يقولون والمكشاء

امن نہیں ہوگا اور سمعہ ہے جو اہل ایمان
 کو خواب میں بات سنائے گا اور ساجھ
 ہے جب فوجیں اہل جزیرہ اور کردوں
 کو قتل کرنے کے لیے سمندر میں پرتیرتی
 ہوئی جائیں گی۔ اس سال بنی عباس
 کا ایک مرد اپنی خواب گاہ میں قتل
 ہوگا اور کربا کہ مؤمنین کرب و حسرت
 سے مر جائیں گے اور غامرہ ہے کہ قحط
 لوگوں کو گھیرے گا اور سائلہ ہے کہ نفاق
 دلوں میں جاری ہوگا اور غرقا ہے کہ اس
 سال اہل خط غرق ہو جائیں گے اور حرباء
 ہے کہ خط والوں اور بحر والوں پر قحط وارد
 ہوگا۔ ہر علاقے میں یہاں تک کہ مانگنے
 والا چکر لگائے گا۔ نہ کوئی اسے کچھ دے
 گا اور نہ رحم کھائے گا اور غالیہ ہے کہ
 میرے متبعین میں سے ایک گروہ غلو
 کرے گا اور مجھے خدا بنائے گا اور یقینی
 طور پر ان کے قول سے بری اور حیزار
 ہوں۔ اور مکشاء ہے کہ لوگ رک

جائیں گے۔ پس قریب ہے کہ منادی
 آواز دے سال میں دو بار کہ ملک آل
 علی ابن ابی طالب میں ہے وہ آواز
 جبریل کی ہوگی اور ابلیس ملعون آواز دے گا
 کہ ملک آل ابوسفیان میں ہے۔ پس
 اس وقت سفیانی خروج کرے گا اور
 ایک لاکھ افراد اس کی پیروی کریں گے
 پھر وہ عراق میں وارد ہوگا۔ پھر جلولا
 اور خاقین کے درمیان راہ منقطع کر
 دے گا۔ اور خاقین میں ایک نبان
 اور شخص کو قتل کرے گا۔ وہ شخص مینڈھے
 کی طرح ذبح ہو جائے گا۔ پھر شعیب
 ابن صالح سینستان اور سرکنڈوں
 کے علاقے سے خروج کرے گا۔ وہ ایک
 کانا شخص ہوگا۔ پس تعجب ہے اور
 سارا تعجب ہے ماہ جمادی
 اور ماہ رجب میں جو کچھ کہ ارض

قریما بنادی فیہا الصاخ
 مرتین الا وان الملك
 فی آل علی ابن ابی طالب فیکون
 ذلک الصوت من جبریل
 ویصرخ ابلیس لعنہ اللہ الا
 وان الملك فی آل ابی سفیان
 فعند ذلک ینخرج السفیانی
 فسیبعہ مائة الف رجل ثم
 ینزل بأرض العراق فیقطع ما بین
 جلولا و خاقین فیکتل فیہا
 الفجفاج فیزبح حکما ینذبح
 الکبش ثم ینخرج شعیب بن
 صالح من بین قصب و اجام
 فهو اعور المخلد فالعجب
 کل العجب ما بین جمادی
 و رجب مما یحل بارض
 الجزائر و عندہا ینظہر

لہ جلولا بغداد کے قریب ایک قصبہ ہے اور خاقین ایران کی سرحد پر واقع عراقی شہر ہے

جزائر میں ہوگا۔ اس وقت گم شدہ
 ظاہر ہوگا ٹیلے کے درمیان سے وہ
 صاحب نصرت ہوگا اور وہ اس دن
 کانے سے جنگ کرے گا۔ پھر اس
 العین میں زرد رنگ کا ایک شخص پہل
 پر ظاہر ہوگا اور ستر ہزار ایسے اشخاص
 کو قتل کرے گا جو اسلحوں سے لیس ہونگے
 اور فتنہ عراق کی طرف پلٹے گا اور فتنہ
 شہر زور میں ظاہر ہوگا یہ عظیم ترین آفت
 اور بھیانک بلا ہوگی جس کا نام ہلہم یا
 ہلیم ہوگا۔ راوی نے کہا پھر ایک عبادت
 اٹھ کر کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی یا امیر
 المؤمنین! یہ بھی بتلاؤں کہ یہ اصغر زرد
 رنگ والا کہاں سے خروج کرے گا اور
 اس کے وصف ہمیں بتلاؤں۔ آپ
 نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اس کا وصف
 بتلاتا ہوں۔ اس کی پیٹھ چوڑی ہے

المفقود من بين السل
 يكون صاحب النصفين واقعہ
 في ذلك اليوم ثم يظهر
 برأس العين رجل اصفر
 اللون على رأس القنطرة
 فيقتل عليها سبعين الف
 صاحب محلا وترجع الفتنه
 الى العراق وتظهر فتنه
 شهر زور وهي الفتنه
 الصماء والداھية العظمى
 والطامة الدهما السمماة
 بالهلم قال الراوى فقامت
 جماعة وقالوا يا امير المؤمنين
 بين لنا من اين يخرج هذا
 الا صفر وصف لنا صفته فقال
 عليه السلام اصفه لكم
 مديد الظهر قصير

یہ شہر زور ہمدان کے کردوں کا پہاڑی علاقہ ہے۔

پنڈ لیاں چھوٹی ہیں، جلد غصہ کرنے والا ہے۔ بائیس یا بارہ جنگیں لڑے گا۔ وہ وہ ایک کردی بوڑھا ہے، خوش شکل اور طویل العمر ہے۔ روم کے حکمران اس کے عقیدے پر آجائیں گے اور اپنی عورتوں کو اپنے پیروں کے نیچے قرار دیں گے۔ وہ اپنے دین کی سلامتی رکھتا ہے۔ اس کا یقین اچھا ہے اس کے خروج کی نشانی یہ ہے کہ شہر روم کی بنیاد تین سرحدوں پر اس کے ہاتھوں تجدید پائے گی۔ پھر اس وردی کو ایک بوڑھا صاحب سراق تباہ کر دے گا جو سرحدوں پر غالب آجائے گا۔ پھر وہ مسلمانوں کا مالک بن جائے گا اور بغداد کے لوگ اس کے لیے مزید اضافہ ہوں گے۔ پھر

الساقین سریع الغضب يواقع
 اثنتين وعشرين (اثنى عشرة)
 وقعة وهو شيخ كردى
 بهى طويل العمر تدين له
 ملوك الروم ويجعلون
 خدودهم وطاهم على
 سلامة من دينه وحسن يقينه
 وعلامة خروجه بنيان
 مدينة الروم على ثلاثة
 من الثغور تجدد على يده
 ثم يخرب ذلك الوادى
 الشيخ صاحب السراق
 المستولى على الثغور ثم
 يملك رقاب المسلمين
 وتنضاف اليه رجال الزوراء
 وتقع الواقعة ببابل

لہ یہ تردید یا تو لوحِ محو واثبات کی روشنی میں خود ماما کی طرف سے اور اگر آپ کی طرف سے نہیں ہے تو پھر رادی کا سہو ہے۔ واللہ اعلم۔

بابل میں شدید جنگ ہوگی جس میں خلق
 کثیر ہلاک ہوگی اور بکثرت زمینیں دھنس
 جائیں گی اور بغداد میں فتنہ واقع ہوگا
 اور پکانے والا پکارے گا کہ فرات کے
 کنارے اپنے بھائیوں کے ساتھ ملتی ہو
 جاؤ۔ پھر اہل بغداد چوڑھیوں کی طرح
 اپنے گھروں سے نکلیں گے۔ ان میں
 سے بچاؤ ہزار افراد قتل ہوں گے
 پھر شکست کھا کر بیابانوں میں پناہ
 لیں گے اور باقی ماندہ بغداد آجائیں گے
 پھر پکانے والا دوسری بار پکارے گا
 وہ پھر باہر آئیں گے اور اسی طرح قتل
 ہوں گے پھر سرزمین جزائر تک خبر
 پہنچے گی تو وہ کہیں گے اپنے بھائیوں
 تک پہنچو تو ان کے درمیان سے ایک
 زرد رنگ کا شخص خروج کرے گا اور

فیهلک فیہا خلق کثیر و
 یکون خسف کثیر و
 وتقع الفتنۃ بالزوراء
 ویصیح صائح الحقوا
 باخوانکم لبشاطی المرات
 وتخرج اهل الزوراء کدیب
 التمل فیقتل بینہم خمسون
 الف قتیل وتقع المہذیمۃ
 علیہم ویلحقون الجبال
 ویقع باقیہم الی الزوراء ثم
 یصیح صیحة ثانیۃ فیخرجون
 فیقتل منہم کذالک
 فیصل الخبر الی الارض الجزائر
 فیقولون الحقوا باخوانکم
 فیخرج منہم رجل اصفر
 اللون ویسیر فی عصاب

۱۵ حلہ شہر عراق میں ہے۔ اس کے قریب ہی بابل کے کھنڈرات موجود ہیں
 اب حلہ کا جدید نام بھی بابل ہے۔

بہت سے گروہوں کے ساتھ سزیمین خط
 پر آئے گا اور اہل ہجر اور اہل نجد بھی اس
 سے ملتی ہو جائیں گے۔ پھر یہ لوگ بصرہ یا
 داخل ہوں گے تو اہل بصرہ ان کے ساتھ
 ہو جائیں گے۔ پھر ایک شہر سے دوسرے
 میں داخل ہوتے ہوئے حلب پہنچیں
 گے اور وہاں بڑی ہولناک جنگ ہوگی
 وہاں وہ سو دنوں تک رہیں گے پھر
 اصفہر زر درنگ والا جزیرہ میں داخل
 ہوگا اور شام کو حاصل کرنے کے لیے
 بڑی بھیمانک جنگ کرے گا۔ جو پچیس
 دن ہے گی اور خلق کثیر قتل ہوگی۔ پھر
 عراق کی فوج بلا جبل پر چڑھائی کرے
 گی اور اصفہر کو فہ آئے گا اور وہیں ہے
 گا کہ شام سے خبر آئے گی کہ حاجیوں کے
 لیے رستہ بند ہو گیا اس وقت حاجی مکہ
 جانے سے روک دیئے جائیں گے اور

الى ارض الخط وتلحقه اهل
 هجر واهل نجد ثم
 يدخلون البصرة فتعلق
 به رجالها ولم يزل يدخل
 من بلد الى بلد حتى
 يدخل مدينة حلب وتكون
 بها وقعة عظيمة فيمكثون
 فيها مائة يوم ثم ان
 يدخل الاصفهري الجزيرة و
 يطلب الشام فيواقعه وقعة
 عظيمة خمسة وعشرون
 يوما ويقتل فيما بينهم
 خلق كثير ويصعد جيش
 العراق الى بلاد الجبل
 ويتحدر الاصفهري الى الكوفة
 فيبقي فيها فيأتي خبر من الشام
 انه قد قطع على الحاج فعتد

ذلك يفتع الحاج جانبه فلا يحدج
 أحد من الشام ولا من العراق
 ويكون الحج من مصر ثم
 ينقطع بعد ذلك ويصرح
 صاخر من بلد الروم انه قد
 قتل الاصفري فخرج الى
 الجيش بالروم في الف سلطان
 وتحت كل سلطان مائة الف
 مقاتل صاحب سيف محلاو
 ينزلون بارض ارجون قريب
 مدينة السوداء ثم ينتهي الى جيش
 المدينة الهالكة المعرفة بأ
 الثغور الذي تزلها سام بن نوح
 فتقع الواقعة على بابها فلا يدخل
 جيش الروم عنها حتى يخرج عليهم
 شام اور عراق سے کوئی بھی حج نہ کر سکے
 گا۔ البتہ مصر سے حج ہوگا۔ پھر اس کے
 بعد حج کا راستہ بند ہو جائے گا اور ایک
 چینیٹنے والاروم کی طرف چینیٹنے کا کہ اصغر
 (زرورنگ والا) مارا گیا۔ پھر وہ خرمنج
 کرے گا اور روم کی فوج کی طرف جو ہزار
 سالوں پر مشتمل ہوگی اور ہر سال کے
 تحت ایک لاکھ اسلحہ والے سپاہیوں
 گے یہ لوگ سرزمین ارجون اور شہر سودا
 کے قریب اتریں گے۔ پھر یہ تباہ شدہ
 شہر ام الثغور تک پہنچیں گے۔ یہ وہ شہر
 ہے کہ سام بن نوح نے یہاں قیام کیا
 تھا۔ پھر اس شہر کے دروازے پر
 بہت بڑی جنگ ہوگی اور روم کی
 فوج وہاں سے کوچ نہیں کرے گی۔

۱۵۵ عبارت کا ایک دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اصغر (زرورنگ والا) ہزار سالوں کے ساتھ
 خرمنج کرے گا۔

۱۵۵ مینہ السوداء اندلس میں ہے اور اس کے قریب ہی شہر ارجون ہے۔

پھر ان کے خلاف ایک مرد ایسی جگہ سے
 خروچ کرے گا جس کا فوجیوں کو علم
 نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ لشکر ہوگا۔
 پھر بڑی قتل و غارت ہوگی۔ پھر فتنہ
 بغداد کی طرف پیلے گا اور لوگ ایک
 دوسرے کو قتل کریں گے۔ پھر فتنہ اپنے
 انجام تک جائے گا اور صرف دو خلیفہ باقی
 رہ جائیں گے اور وہ دونوں ایک ہی
 دن قتل ہو جائیں گے ایک بغداد کے
 مغرب میں اور دوسرا مشرقی علاقے
 میں۔ یہ اُس میں ہوگا جسے ساتویں طبقہ
 کے لوگ سنیں گے۔ اس وقت کثرت
 خسف (زمین کا دھنسا) واقع ہوگا
 اور واضح سورج گہن واقع ہوگا۔ کوئی
 اس عہد کے گناہگاروں کو گناہ سے
 منع کرنے والا ہوگا۔ پھر ابن یقطین اور
 سرکردہ اصحاب میں سے کچھ لوگ
 کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ایا امیر
 المؤمنین! آپ نے ہمیں سفیانی شامی

رجل من حیث لا یعملون و
 معہ جیش فیقتل منهم
 مقتلة عظيمة و ترجع
 الفتنة الى الزوراء فیقتل
 بعضهم بعضاً ثم تنتهی
 الفتنة فلا یبقی غیر خلیفتین
 یهلكان فی یوم واحد
 فیقتل احدهما فی
 الجانب الغربی والاخر
 فی الجانب الشرقی فیکون
 ذلك فیما یسمعونہ اهل
 الطبقة السابعة فیکون
 فی ذلك خسف کثیر و
 کسوف واضح فلا ینہیهم
 ذلك عما یفعلون من
 المعاصی قال فقما الیه
 ابن یقطین و جماعة من وجوه
 اصحابہ و قالوا یا امیر المؤمنین
 انک ذکرنا لئلا یسفیانیا

کے بارے میں بتلایا۔ اب ہماری خواہش ہے کہ آپ اس کے عمل کے بارے میں کچھ بتلائیں۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں بتلایا کہ اس کا خروج فتنوں کا آخری سال میں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ تفصیل بتلاتے، ہمارے دل خوف زدہ ہیں۔ ہم آپ کے بیان سے بصیرت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے خروج کی نشانی تین پرچموں کا اختلاف ہے ایک پرچم عرب کا ہے دائے ہو مصر والوں پر جو عرب کے ہاتھوں انہیں پہنچے گا۔ اور ایک پرچم بحرین کے جزیرہ ادال سے بلند ہوگا جو سرزمین فارس سے ہے اور ایک پرچم شام سے بلند ہوگا۔ پس ان کے درمیان ایک سال تک فتنہ رہے گا پھر بنی عباس سے ایک مرد خروج کرے گا تو اہل عراق کہیں گے کہ تمہارے پاس ایسی قوم آئی ہے جو پارہ منہ

الشامی وتریدہ ان تبین لنا أمرہ قال قد ذکر ت خروجہ لکم آخر السنۃ الکائنة فقالوا اشرحہ لنا فان قلوبنا قد ارتاعت حتی تکون علی بصیرۃ من البیان قال علی السلام علامۃ خروجہ تختلف ثلاث رایات رایۃ من العرب فی اویل المصر وما یحل بہا منہم و رایۃ من البحرین من جزیرۃ اوال من ارض فارس و رایۃ من الشام فتدوم الفتنة بینہم سنة ثم یرجرج رجل من ولد العباس فیقولون اهل العراق قد جاءکم قوم حفات

اصحاب أهواء مختلفة
فتضطرب اهل الشام و
فلسطين ويرجعون الى رؤساء
الشام ومصر ويقولون
اطلبوا ولد الملك فيطلبوه
ثم يوافقوه يعوطه دمشق
بموضع يقال له صرتا فاذا
حل بهم اخرج اخواله بنى
كلاب وبنى دهانة ويكون
له بالواد اليابس عدة
عديد ويقولون له
يا هذا ما يحل لك
ان تضيع الاسلام اما ترى
الى الناس فيه من الالهوال
والفتن فاتق الله واخرج
لنصر دينك فيقول
انا لست بصاحبكم

ہے اور مختلف خواہشات رکھنے والی
ہے تو شام و فلسطین کے لوگ ان کی
آمد کی خبر سے مضطرب ہوں گے اور شام
و مصر کے بڑوں سے رجوع کریں گے
تو وہ کہیں گے کہ حکمران کے بیٹے کو بلاؤ
وہ اسے بلائیں گے اور غوطہ دمشق کے
علاقہ حرستا میں اس سے ملاقات
کریں گے۔ پس جب وہ ملاقات
کرے گا تو وہ اپنے نانیہالیوں کو جو
بنی کلاب اور بنی دھانہ سے ہوں
گے، نکال دے گا اور اس کے لیے
واد بنی یابس میں ایک معتد بہ تعداد
ہوگی۔ وہ لوگ اس سے کہیں گے۔
کہ اے شخص تیرے لیے جائز نہیں ہے
کو تو اسلام کو ضائع کر دے، تو لوگوں کو
نہیں دیکھتا کہ کتنے ہوں اور فتنہ میں
ہیں تو اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور اپنے

دین کی نصرت کے لیے باہر نکل وہ کہے
 گا کہ میں تمہارا صاحب نہیں ہوں وہ
 کہیں گے کیا تو قریش سے نہیں ہے؟
 اور قیام کرنے والے بادشاہ کے اہل
 بیت سے نہیں ہے؟ تجھے اپنے نبی کے
 اہل بیت پر غیرت نہیں آتی کہ ان طویل
 مدت میں کتنی زلت و خواری وارد ہوئی
 ہے تم جو خروج کرو گے وہ مال کی طلب
 میں یا عیش کی خاطر نہیں ہوگا بلکہ تم اپنے
 دین کی حمایت کرو گے لوگ اسی طرح پے
 درپے اس کے پاس آتے جاتے ہیں
 اور وہ پہلی مرتبہ منبر پر چڑھے گا اور
 خطبہ دے گا اور انہیں حکم جہاد دے گا
 اور بیعت لے گا کہ وہ کہہ اس
 کی مخالفت نہیں کریں گے۔ اس وقت
 کہے گا کہ جاؤ اپنے خلفاء کے پاس
 جن کے امر مانتے رہے ہو رضائے
 یا کراہت سے۔ پھر وہ غوطہ کی طرف
 خروج کرے گا اور ابھی داخل نہیں

فیقولون له ألسنت
 من قریش ومن
 اهل بیت الملک
 القائم اما تتعصب
 لاهل بیت نبیک
 وما قد نزل بهم من
 الذل والهوان منذ زمان
 طویل فانک ما تخرج
 راغبا بالاموال ورغید
 العیش بل محامیا
 لدینک فلا يزال القوم
 یختلفون وهو اول
 منبر یصعدہ ثم یخطب
 ویامرهم بالجهاد و
 یبایعهم علی انهم لا
 یخالقون الیه واحدا
 بعد واحد فعندھا یقول
 اذهبوا الی خلفائکم الذین
 کنتم لہم امرہ رضوہ ام کرہو

خوف و دہشت طاری ہوگی۔ اسی طرح وہ شہر پر شہر داخل ہو کر جنگ کرتا رہے گا تو پہلی جنگ حمص میں ہوگی دوسری قمر میں پھر قرینہ سبام میں اور یہ حمص میں ہونے والی سب سے بڑی جنگ ہوگی پھر وہ دمشق واپس آجائے گا اور لوگ اس سے قریب ہو جائیں گے۔ پھر ایک لشکر مدینہ بھیجے گا اور ایک لشکر مشرق (عراق) کی طرف بھیجے گا تو بغداد میں ستر ہزار افراد مارے جائیں گے اور وہ تین سو حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا۔ پھر اس کا لشکر تہرانے کو فہ کی طرف روانہ ہوگا۔ تو کتنے مردوزن گریہ کنائے ہوں گے اور وہاں بڑی خلقت قتل ہوگی اور مدینہ جانے والا لشکر جب سرزمین بیدار پر پہنچے گا تو جبریل ان پر عظیم صحیحہ کریں گے تو پورے لشکر کو اللہ زمین میں دھنسا دے گا اور لشکر کے عقب میں دو شخص

بلد بعد بلد الا واقع
 أهلها فأول وقعة
 تكون بحمص ثم
 بالرقّة ثم بقريّة
 سبأ وهي اعظم وقعة
 يواقعها بحمص ثم
 ترجع الى دمشق وقد
 دانت له الخلق في جيش
 جيشا الى المدينة
 وجيشا الى المشرق
 فيقتل بالزوراء سبعين
 الفاً ويقتربون ثلاثاً
 امرأة حامل ويخرج الجيش
 الى كوفانكم هذه فكم
 من بال وباكية فيقتل بها
 خلق كثير واما جيش المدينة
 فانه اذا توسط البیداء اصاح
 به جبرائيل صححة عظيمة
 فلا يبقى منهم أحد الا وخف

ہوں گے ایک خوشخبری دینے والا اور
 ایک ڈرانے والا۔ تو یہ دونوں شکر
 پر وارد ہونے والی صورتِ حال کو دیکھیں
 گے کہ اہل شکر کے سرزمین سے باہر
 ہیں اور دھڑ دھنسنے ہوئے ہیں تو اپنا
 مشاہدہ بیان کریں گے۔ پھر جبرئیل ان
 دونوں پر صبح کریں گے تو ان کے چہرے
 کو اللہ پستہ کی طرف کر دے گا ان
 میں کا خوشخبری دینے والا مدنیہ آئے
 گا اور مدنیہ والوں کو خوشخبری دے گا
 کہ اللہ نے انہیں بچالیا اور دوسرا
 ڈرانے والا سفیانی کے پاس پلٹ
 کر جائے گا اور اسے فرج کی حالت
 کی خبر دیگا۔ آپ نے فرمایا کہ صحیح خبر
 جہنیم کے پاس ہے۔ اس لیے کہ یہ
 بشیر و نذیر جہنیم سے ہیں۔ پھر اولاد
 رسول میں سے ایک گروہ جو اشرف

اللہ بہ الارض ویكون فی اثر
 الجیش رجلان أحدہما بشیر
 والآخر نذیر فینظرون الی ما
 نزل بہم فلا یرون الارؤساء
 من الارض فیقولان
 بما أصاب الجیش فیصبح بہما
 جبرائیل فینحول اللہ وجوہہما
 الی فقہری فیمضی احدہما
 الی المدینۃ وهو البشیر
 فینبشرہم بما سلمہم اللہ
 تعالیٰ والآخر نذیر فیرجع
 الی السفیانی ویخبرہ بما
 أصاب الجیش قال وعند
 جہنمۃ الخبر الصحیح
 لانہما من جہنمۃ
 بشیر و نذیر فیہرب قوم
 من اولاد رسول اللہ وہم

ہوں گے شہر روم کی طرف فرار کریں گے
 تو سفیانی لعلک کے حکمران سے کہے گا۔
 تاکہ ہمارے غلاموں کو ہمیں واپس دے
 دو تو وہ انہیں واپس بھیج دے گا سفیانی
 مسجد دمشق کے مشرقی حصہ میں ان کی
 گردنیں کاٹ دے گا اور کوئی اس
 عمل پر ٹوکنے والا نہ ہوگا اور اس کی نشانی
 یہ ہوگی کہ شہروں میں شہر پناہیں بنائی
 جائیں گی۔ آپ سے کہا گیا یا امیر
 المؤمنین! وہ شہر پناہیں بھی ہم نے بیان
 کر دیں آپ نے فرمایا ایک شہر پناہ
 کی شام میں تجدید کی جائے گی اور دو
 عجز میں اور حران میں اور ایک واسط
 میں اور ایک بیضا میں اور دو کو قہ میں
 اور ایک شوستر میں اور ایک آرمینہ
 میں اور ایک موصل میں اور ایک ہمدان
 میں اور ایک درقہ میں اور ایک دیار

اشراف الی بلد الروم فیقول
 السفیانی لعلک الروم ترد
 علی عبیدی فیردھما لیه
 فیضرب أعناقھم علی الدرج
 الشرقی لجامع بدمشق
 فلا ینکر ذلك علیہ احد
 الا وان علامۃ ذلك تجدید
 الاسوار بالمدائن فقیل
 یا امیر المؤمنین (ع) اذکر
 لتا الاسوار فقال تجده
 سور بالشام والعجون
 والحران یبنی علیھما
 سوران وعلی واسط سور
 والبیضاء یبنی علیھا سور
 والکوفۃ یبنی علیھا
 سوران وعلی شوستر
 سور وعلی آرمینۃ سور

یونس میں اور ایک حصص میں اور ایک مطر
 دین میں اور ایک رقطا میں اور ایک
 رہبہ میں اور ایک دیرہند میں اور ایک
 قلعہ میں بنائی جائے گی۔ لوگو! آگاہ ہو
 جاؤ کہ جب سفیانی ظاہر ہوگا تو بڑی
 بڑی جنگیں ہوں گی۔ اس کی پہلی جنگ
 حصص میں ہوگی۔ پھر حلب میں۔ پھر
 رقبہ میں پھر قریہ سبا میں پھر راس العین
 میں پھر نصیبین میں پھر موصل میں اور
 یہ بڑی بھیانک جنگ ہوگی۔ پھر
 موصل میں بغداد کے مدجمع ہو جائیں
 گے اور دیار یونس سے لے کر تک بڑی
 ہولناک جنگ ہوگی، جس میں ستر ہزار
 مارے جائیں گے اور موصل میں شدید
 ترین قتال ہوگا تو سفیانی وہاں پہنچے
 گا اور سامط ہزار افراد کو قتل کرے گا
 اور وہاں قارون کے خزانے ہیں اور
 وہاں عظیم حالات رونما ہوں گے جبکہ
 زمین دھنس چکی ہوگی سنگباری اور
 وعلی موصل سور وعلی ہمدان
 سور وعلی ورقہ سور وعلی دیار
 یونس سور وعلی حصص سور
 وعلی مطر دین سور وعلی الرقطاء
 سور وعلی الزہبۃ سور وعلی
 دیرہند سور وعلی القلعة
 سور معاشر الناس الا و
 انہ اذا ظہر السفیانی
 تکون لہ وقایع عظام فأول
 وقعة بحمص ثم بحلب ثم
 بالرقبة ثم بقریة سبا ثم
 برأس العین ثم بنصیبین ثم
 بالموصل وہی وقعة عظیمة
 ثم یتجمع الی الموصل رجال
 الزوراء ومن دیار یونس الی اللخنة
 وتکون وقعة عظیمة یتقل فیہا
 سبعین الفاً ویجرى علی الموصل
 قتال شدید یحل بہا شمیزل
 الی السفیانی ویقتل منهم ستین

العاوان فيها كنوز قارون ولها
 احوال عظيمة بعد الخسف و
 القذف والمسح وتكون أسرع
 ذهابا في الارض من الموت المحديد
 في ارض الرجف قال ولا يزال
 السفيناني يقتل كل من اسمه
 محمد وعلي وحسن وحسين
 وفاطمة وجعفر وموسى وزينب
 وخديجة ورقية بفضا وحنقا
 لال محمد (ص) شق بيحت في
 جميع البلد ان فيجمع له
 الاطفال ويغلي لهم الزيت
 فيقول له الاطفال ان كان
 اباؤنا عسوك نحن فما ذنبنا
 فياخذ كل من اسمه علي ما
 ذكرت فيغليهم في الزيت شق
 يسير الى كوفانك هذه
 فيدور فيها كما تدور الدومة
 فيفعل بالرجال كما يفعل

مسخ رونما ہو چکے گا اور دوسری زمینوں
 کی نسبت جلد دھسنے گی اس لوہے
 کی سیخ سے جو رزنے والی زمین میں
 ہے اور سفینائی مسلسل ان لوگوں کو
 قتل کرے گا، جن کے نام محمد، علی، حسین
 حسین، فاطمہ، جعفر، موسیٰ، زینب
 خدیجہ اور رقیہ ہوں گے۔ یہ اس
 بغض دیکھنے کے سبب ہوگا جو اسے
 آل محمد سے ہوگا۔ پھر سارے شہروں
 میں لوگ بھبھے گا اور بچوں کو جمع کر آئے
 گا اور ان کے لیے تیل جمع کروائے گا
 تو بچے اس سے کہیں گے کہ اگر ہمارے
 باپوں نے تیری نافرمانی کی ہے تو ہم
 نے کیا کیا ہے؟ تو ان بچوں میں سے
 جس کا نام مذکورہ ناموں میں سے ہوگا
 اسے تیل میں ڈلوائے گا۔ پھر وہ تمام
 اس شہر کو زہر کی طرف آئے گا اور اس
 کی گلیوں میں حجام کی طرح چکر لگائے
 گا اور مردوں کے ساتھ وہی کرے گا

جو بچوں کے ساتھ کیا تھا اور کوفہ کے دروازہ پر ان لوگوں کو پھانسی دے دیا جن کے نام حسن و حسین ہوں گے۔ پھر وہ مدینہ جائے گا اور وہاں تین دن تک لوٹ مار کرے گا اور خلق کثیر کو قتل کر دے گا اور مدینہ کی مسجد پر جن حسین نامی لوگوں کو پھانسی دے گا۔ اس وقت اس کا خون جو شش ماے گا۔ جیسا کہ یحییٰ بن زکریا کے خون نے جو شش مارا تھا۔ جب وہ دیکھے گا تو اسے اپنی ہلاکت کا یقین ہو جائے گا اور وہ واپس شام کی طرف فرار اختیار کرے گا۔ تو وہ پورے راستے اپنا کوئی مخالفت کرنے والا نہیں دیکھے گا۔ یہاں تک کہ شام میں داخل ہوگا۔ جب وہ شہر میں داخل ہو جائے گا تو وہ شراب نوشی اور دیگر گناہوں میں اپنے آپ کو محکف کرے گا اور اپنے ساتھیوں کو انہیں کاموں کا حکم دے گا۔ پھر سفیانی اس

بالاطفال ویصلب علی بابہا کل من اسمہ حسن وحسین ثم یسر الی المدینة فینہبہا فی ثلاثة ایام ویقتل فیہا خلق کثیر ویصلب علی مسجدہا کل من اسمہ حسن وحسین فغدا ذلک یغلی دمائہم کما غلی دم یحیی بن زکریا فاذا رأی ذلک الامر أیقن بالہذک فیونی ہاربا ویرجع منہزمآ الی الشام فنادی فی طریقہ احد یخالف علیہ اذا دخل علیہ فاذا دخل الی بلدہ اعتکف علی شرب الخمر والمعاصی ویامر اصحابہ بذلک فیخرج السفیانی وبیدہ حدیہ وبامر بالامراة فیندفعہا

حالت میں باہر آئے گا کہ اس کے
 ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا اور ایک
 عورت کو لانے کا حکم دے گا کہ راستے
 کے بیچ وہ اس عورت سے بدکاری
 کرے وہ بدکاری کرے گا۔ پھر اس
 کے بعد اس عورت کا شکم چاک کر دے
 گا اور اس کے پیٹ سے بچہ نکل کر
 زمین پر گر جائے گا اس وقت کوئی یہ
 جرات نہ رکھتا ہوگا کہ اس عمل سے
 اظہارِ نفرت کرے۔ اس وقت
 آسمانوں میں فرشتے مضطرب ہو جائیں
 گئے اور اللہ قائم کو جو میری ذریت
 سے ہے خرچ کا اذن دے گا اور
 وہی صاحب الزمان ہے۔ پھر اس
 کی خبر ہر جگہ مشہور ہو جائے گی اس
 وقت جبریل صخرۃ بیت المقدس
 پر اتریں گے اور اہل دنیا کے لیے
 آواز بلند کریں گے کہ حق آگیا اور
 باطل بھاگ گیا یقیناً باطل بھاگنے والا

الی بعض اصحابہ فیقول
 لہ افجر بہا فی وسط
 الطریق فیفعل بہا ثم
 یبقر ببطنہا ویسقط
 الجنین من بطن امہ
 فلا یقدر احد ینکر
 علیہ ذلک قال فعندھا
 تضطرب الملائکۃ
 فی السماوات ویاذن
 اللہ بخروج القائم
 من ذریتی وھو
 صاحب الزمان ثم
 یشیع خبرہ فی کل
 مکان فینزل حینئذ
 جبرائیل علی صخرۃ
 بیت المقدس فیصیح
 فی اھل الدنیا قد جاء
 الحق وزھق الباطل
 ان الباطل کان زھوقا

ثم انه عليه السلام ہے۔ پھر امیر المؤمنین علیہ السلام نے
تنفس الصعداء فان كمدنا ٹھنڈی سانس بھری اور نالہ وزاری
وجعل يقول: کی اور فرمانے لگے: (اشعار)

بني اذا ما جاشت الترك فانتظر
ولا يه مهدي يقول ويعدل
وذل ملوك الظلم من آل هاشم
وبويع منهم من يذل ويهزل
صبي من الصبيان لا رأى عنده
ولا عنده حد ولا هو يعقل
وثم يقوم القائم الحق منكم
وبالحق يأتكم وبالحق يعمل
سعى رسول الله نفسى فداؤه
فلا تتخذلوه يا بني وعجلوا

اشعار کا ترجمہ

- ① میرے بیٹے جب ترک ہیجان میں آجائیں اور صف آرائی کریں تو مہدیؑ کی ولایت کا انتظار کرو جو عدل کے ساتھ قیام کرے گا۔
- ② اور آل ہاشم کے بادشاہ جو روئے زمین پر ہوں گے وہ ذلیل ہو جائیں گے اور ان کی بیعت ان میں سے کی جائے گی جو لذت کے خواہاں اور بے ہودہ بات کرنے والے ہوں گے۔

③ اور وہ بچوں میں سے ایک بچہ ہے جس کی اپنی کوئی رائے نہ ہوگی نہ ذمہ دار ہوگا نہ عقلمند۔

④ پھر تم میں سے قائم حق قیام کرے گا حق کے ساتھ آئے گا اور حق پر عمل کرے گا

⑤ وہ رسول اللہ کا ہم نام ہے۔ میری جان اس پر خدا ہے تو اے میرے بیٹو! اسے رسوا نہ کرنا اور اس کی طرف عجلت کے ساتھ جانا۔

اس کے بعد ظہور مہدی کا بیان ہے۔ آپ کی جنگوں اور فتوحات کا تذکرہ ہے آپ کے تین سو تیرہ اصحاب کا بہ قید نام و مقام ذکر ہے۔ آپ کی حکومت کے استحکام کا بیان ہے اور آخر میں قیامت کے قائم ہونے کا بیان ہے۔ ہم نے اس پورے خطبہ سے فقط وہ حصہ نقل کیا ہے جو ہمارے موضوع یعنی واقعات و حوادث قبل ظہور سے متعلق ہے۔ اگر اس مختصر رسالہ میں گنجائش ہوتی تو از دیا و بصیرت کے لیے پورا خطبہ مجعہ ترجمہ نقل کیا جاتا۔

خطبہ کے بارے میں

- ① میرے سامنے اس خطبہ کے مندرجہ ذیل نسخے ہیں
- ① الزام الناصب شیخ علی زیدی حائری جزدوم تین خطبے۔
- ② الشیخہ والرحیۃ جزاقل محمد رضا طبلسی
- ③ نواب الدہور حسن میر جہانی جزدوم
- ④ ینایح المودۃ شیخ سلیمان قندوزی
- ⑤ خطبۃ البیان طبع بحرین۔

الزام الناصب اور الشیعة والرحمة میں خطبہ کی سند یہ ہے۔ محمد ابن احمد
 انباری۔ محمد ابن احمد جرجانی قاضی رے۔ طوق ابن مالک۔ عن ابیہ۔
 عبد اللہ بن مسعود۔ رفہ الی علی ابن ابن طالب۔ محمد رضا طلبی نے اس خطبہ
 کو ورحمۃ الانوار، شیخ محمد زیدی سے نقل کیا ہے اور نواب الدہور میں یہ خطبہ
 عجائب الاخبار سید حسین توبلی سے نقل کیا گیا ہے۔ اس میں بھی یہی سلسلہ سند
 ہے۔ طلبی اور میر جہانی دونوں بزرگوں نے الذریعہ جلد ہفتم صفحہ ۲۰۰ سے اس خطبہ
 کے متعلق معلومات اخذ کی ہیں۔ الذریعہ (طبع دوم صفحہ ۲۰۱/۲۰۰) کے مطابق اس
 خطبہ کے نسخوں میں بہت اختلاف ہے۔ شیخ علی زیدی نے الزام الناصب میں
 اس کے تین نسخے نقل کیے ہیں۔ ایک میں اصحاب قائم کا تذکرہ ہے دوسرے میں
 ان دلیلوں کا تذکرہ ہے، جنہیں آپ اپنی طرف سے معین فرمائیں گے اور تیسرا
 نسخہ اور المنتظم فی اسرار الاکظم تالیف محمد بن طلح شافعی متوفی ۶۵۲ سے نقل کیا ہے
 شیخ سراج الدین حسن نے اس کے بعض اجزاء اور الدر المنظم سے اپنی کتاب میں نقل
 کیے ہیں۔ اس کا ایک نسخہ خطبہ اقالیم کے ساتھ مکتبہ آستان قدس میں موجود
 ہے، جس کا سن کتابت ۶۲۹ ہے۔ دوسرا نسخہ درویش علی ابن جمال الدین کی تحریر
 میں ہے، جس کا سن کتابت ۹۲۳ ہے۔ سید شبر نے اس پورے خطبہ کو
 اپنی کتاب علامات الظہور میں نقل کیا ہے۔ حافظ رحیب برسی کی مشارق
 الانوار میں بھی اس کے کچھ جملے ملتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اسے خطبہ البیان
 کے نام سے نقل کیا ہے۔ قاضی سعید قمی متوفی ۱۱۰۳ نے شرح حدیث غامہ
 میں اسے مختصراً نقل کیا ہے۔ محقق قمی متوفی ۱۲۳۱ نے جامع الشتات (جلد ۵

صفحہ ۹۵) میں قاضی سعید کے نسخے کے کچھ فقروں کی شرح لکھی ہے۔ اس خطبہ کی اور بھی شرحیں ہیں، جن کا تذکرہ الذریعہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۱/۲۱۰ پر موجود ہے۔ اس کی ایک شرح خلاصۃ الترجمان کے نام سے اور دوسری معالم التنزیل کے نام سے بھی ہے۔ نور علی شاہ متوفی ۲۱۲ نے اس خطبہ کا فارسی ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک جزء ان کے دیوان کے ساتھ مکتبہ سپہ سالار تہران میں موجود ہے۔ کاشان کے حاکم شمس شمس الدین محمد کے حکم سے سن ۸۴۶ میں اس کا منظوم ترجمہ کیا گیا۔ البتہ یہ خطبہ نہ ہنج البلاغہ میں ہے نہ مناقب ابن شہر آشوب میں نہ بحار الانوار میں۔ اس خطبہ کے سلسلہ میں دو قول ہیں بعض کے خیال میں یہ کو فکا خطبہ ہے اور بعض کی رائے کے مطابق یہ بصرہ میں ارشاد فرمایا گیا ہے ممکن ہے کہ دو ہوں۔

اس خطبہ کے سلسلہ میں یہ بات بہت مشہور ہے کہ اس کے نسخوں میں شدید اختلاف ہے۔ کسی نسخہ میں کچھ کم ہے کسی میں کچھ زیادہ ہے اور کسی نسخہ میں ایک فقرہ کی جگہ دوسرا ہے۔ اس کے علاوہ استناخ کے مسائل کی وجہ سے بھی لفظوں اور جملوں میں اختلافات پیدا ہوئے ہیں۔ محمد رضا اور میر جہانی کی رائے اس خطبہ کے سلسلہ میں معتدل ترین رائے ہے۔ بعض نسخوں میں بعض فقرے قرآن مجید کی آیات و نصوص کے خلاف ہیں، لہذا یہ باور کیا جاتا ہے کہ مختلف ادوار میں صاحبان غرض نے اس میں کچھ ایسے اضافے کر دیئے ہیں جو ان کے مفید مطلب تھے۔ لہذا اس خطبہ کے سلسلہ میں محتاط رائے یہ ہے جو جملے بالکل ہی کتاب و سنت سے متصادم ہیں وہ اسقاطی ہیں اور کلام امام نہیں ہیں۔ البتہ جن فقروں کی تاویل ممکن ہے ان کی تاویل کی جانی چاہیے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چند فقرے

کے سبب پورا خطبہ مشکوک قرار دے دیا جائے، محقق قمی نے تحریر کیا ہے کہ اگر خطبہ البیان جیسی باتیں ان کی طرف منسوب کی جائیں تو ان کے ظاہر پر حکم نہیں لگانا چاہیے اور نہ سرے سے ان کو باطل قرار دے دینا چاہیے۔

اس خطبہ کو پڑھنے والا میری اس بات کی تائید کرے گا کہ اس خطبہ میں بہت مقامات پر خطیب منبر سلونی کا اسلوب بھی ہے، لب و لہجہ بھی ہے اور تیور بھی ہے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ اختلاف رائے بھی فقط ان جمہلوں میں ہے جن میں امیر المؤمنین نے اپنی ذات پر افتخار کیا ہے۔ وہ جملے آنا (میں) سے شروع ہوتے ہیں۔ اس اختلاف کا پیشگوئیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا میں نے وہ اختلافی حصہ اس رسالے میں نقل نہیں کیا ہے، خطبہ میں ناما نوس اور اجنبی الفاظ کی کثرت ہے اور بعض ایسے فقرے ہیں جو بہت عجیب و غریب اور ناقابل فہم معتموں جیسے ہیں۔ ایسا شاید اس لیے ہے کہ پیش گوئیوں کے موضوع پر لب لہجہ میں ابہام اور اجمال دونوں ضروری تھے تاکہ باتیں اپنے اپنے وقت پر کھلتی چلی جائیں۔ ایسے فقروں کو اگر مستثنا بہات قرار دیا جائے تو مناسب ہوگا۔



روایت جابر جعفیؓ

عن جابر الجعفی، عن ابی جعفر علیہ السلام یقول: الزم الارض لا تحركن یدك ولا رجلك ابدا حتی تری علامات اذ كرهالك فی سنّة وترى منادیا ینادی بدمشق، وخسف بقریة من قرأها، ویسقط طائفة من مسجدھا، فاذا رايت الترك جاذوها فاقبلت الترك حتی نزلت الجزیرة، واقبلت الروم حتی نزلت الرملة وهی سنّة

جابر جعفی روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، کہ اپنی جگہ پر جم کر بیٹھ جاؤ اور ہاتھ پیرں کو حرکت مت دو یہاں تک کہ وہ علامتیں ظاہر ہو جائیں جو میں بیان کر رہا ہوں۔ ایک منادی دمشق سے آواز دے گا اور اس کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات دھنس جائے گا اور مسجد دمشق کا ایک حصہ منہدم ہو جائے گا تو تم جب یہ دیکھو کہ ترک دمشق سے گزر گئے اور جزیرہ میں وارد ہو گئے تو یہ سال وہ سال ہوگا، جس میں زمین عرب کے چپے چپے پر اختلاف ہوگا۔

اس وقت اہل شام تین مختلف پرچموں کے تلے جمع ہوں گے، ایک زرد اور سفید ہوگا، دوسرا سُرخ اور سفید ہوگا اور تیسرا سفیانی کا پرچم ہوگا، سفیانی اپنے نانانی رشتہ داروں کے ساتھ جوڑنی کلب سے ہوں گے، خرخرچ کرے گا اور..... بنی زنب الحمار پر جو کہ قبیلہ مضر کی شاخ ہے۔ حملہ کرے گا اور ایسی جنگ کرے گا کہ ویسی ماضی میں کبھی نہیں ہوتی ہوگی۔

پھر قبیلہ بنی زنب الحمار کا ایک شخص مشق آئے گا۔ وہ اور اس کے ساتھی اس طرح قتل ہوں گے جیسے کوئی قتل نہ ہوا ہوگا اور یہی اس آیت کا اشارہ ہے جس میں اللہ نے فرمایا ہے ”پھر گروہ نے باہم اختلاف کیا تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے کہ ان پر وائے ہو کہ وہ اس بڑے دن کو دیکھیں گے۔ (مریم، ۲۶)

اجتلاف فی کل ارض من ارض العرب۔ وان اهل الشام يقتلون عند ذلك على ثلاث رايات، الا صهب والابقع والسفیانی مع ذنب الحمار مضر، ومع السفیانی احواله من کلب فیظهر السفیانی ومن معه علی بنی ذنب الحمار، حتی یقتلوا قتلا لم یقتله شی قط۔

ویحضر رجل بد مشق فیقتل هو ومن معه قتلا لم یقتله شی قط وهو من بنی ذنب الحمار ووهی الایة التي یقول اللہ تبارک وتعالیٰ: فاختلف الا حزاب من بینہم فویل للذین کفروا من مشہد یوم عظیم (مریم، ۲۶)

سفینی اور اس کے ساتھی خروج کریں گے اور ان کا مقصد اولاد رسول اور شیعیان آل محمد کو قتل کے سوا کچھ اور نہ ہوگا۔ اور وہ ایک شکر کوفہ کی طرف بھیجے گا۔ جو شیعوں میں سے کچھ کو قتل کرے گا اور کچھ کو سولی دے گا۔ اور ایک پرچم خراسان کی طرف سے آئے گا، اور اس پرچم والے دوسرے ساحل پر پڑاؤ ڈالیں گے اور شیعوں میں سے ایک کمزور شخص سفینی کے مقابلہ کے لیے اپنے ساتھیوں کے ساتھ خروج کرے گا اور کوفہ کی پشت پر اس سے جنگ کر کے مغلوب ہو جائے گا یا قتل ہو جائے گا۔

پھر سفینی ایک دوسرا لشکر مدینہ کی طرف بھیجے گا اور مہدیؑ و منصورؑ نکل جائیں گے اور لشکر سادات کے ہر چھوٹے بڑے کو قید کر دے گا۔ اور وقت ایک لشکر دونوں

ویظہر السفیانی ومن معه حتی لا یكون له همة الا آل محمد صلی اللہ علیہ والیہ وسلم وشیعتہم فیبعث بعثا الی الکوفہ فیصاب باناس من شیعة آل محمد بالکوفة قتلا وصلبا، ویقبل رایة من خراسان حتی یتزل ساحل الدجلة ینخرج رجل من الموالی ضعیف ومن تبعه فیصاب یظہر الکوفہ ویبعث بعثا الی المدینة فیقتل بها رجلا ویہرب۔

المہدی والمنصور منها ویؤخذ آل محمد صغیرہم وکبیرہم لا یترک منهم احد الا جس ویخرج الجیش

شخصوں (مہدی اور منصور) کی تلاش
میں روانہ ہوگا۔

اور مہدیؑ سنت موسیٰ کے مطابق
مدینہ سے ہر سال ہو کر نکلے گا اور اسی
حال میں مکہ میں وارد ہوگا اور وہ کہے
بھی اس کے تعاقب میں ہوگا، جب
وہ لشکرِ مکہ و مدینہ کے درمیان واقع
بیابان (مقامِ بیدان) میں پہنچے گا۔
تو سارے فوجی زمین میں جھٹس کر ہلاک
ہو جائیں گے، فقط ایک شخص زندہ
بچے گا جو ان کی ہلاکت کی خبر لے کر
جائے گا پھر قائم رکن و مقام کے
درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھے گا اور
اس کا وزیر اس کے ساتھ ہوگا۔ پھر وہ
پلٹے گا اور لوگوں سے خطاب کرے
گا، کہ اے لوگو! ہم اللہ سے مدد چاہتے
ہیں کہ جن لوگوں نے ہم آل محمد پر ظلم
کیا اور ہمارے حق کو چھین لیا اللہ ہمیں
ان پر کامیاب کرے جو اللہ کے بارے

فِي طَلَبِ الرَّجُلَيْنِ

وَيُخْرِجُ الْمَهْدِيَّ
مِنْهَا عَلَى سُنَّةِ مُوسَى خَاتَمًا
يَتَرَقَّبُ حَتَّى يَقْدُمَ مَكَّةَ وَ
يَقْبَلُ الْجَيْشَ حَتَّى إِذَا نَزَلُوا
الْبِيدَاءَ وَهُوَ جَيْشُ
الْمَهْلِكَاتِ خَسَفَ
بِهِمْ فَلَا يَفْلَتُ مِنْهُمْ
إِلَّا مَنْحَبْرٌ، فَيَقُومُ الْقَائِمُ
بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ
فِيصَلِي وَيَنْصَرِفُ وَ
مَعَهُ وَزِيرُهُ، فَيَقُولُ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا
لِنَسْتَنْصِرُ اللَّهَ عَلَى
مَنْ ظَلَمَنَا وَاسْلُبَ
حَقَّنَا، مَنْ يَحَاجُنَا
فِي اللَّهِ فَنَاوِلِي
بِاللَّهِ وَمَنْ يَحَاجُنَا

میں کوئی بحث کرنا چاہتا ہے وہ آئے
 اس لیے کہ میں اللہ کے نزدیک
 تر ہوں اور جو آدمؑ کے بارے میں
 گفتگو کرنا چاہتا ہے وہ آئے اس
 لیے کہ میں سب کی نسبت آدمؑ سے
 نزدیک تر ہوں اور جو نوح کے بارے
 میں بحث کرنا چاہتا ہے۔ وہ آئے
 اس لیے کہ میں نوح سے نزدیک
 ہوں اور جو ابراہیم کے بارے میں بحث
 کرنا چاہتا ہے وہ آئے اس لیے کہ میں
 ابراہیم کے نزدیک تر ہوں اور جو محمدؐ
 کے بارے میں بحث کرنا چاہتا ہے
 وہ آئے اس لیے کہ میں سب کی نسبت
 محمدؐ سے نزدیک تر ہوں اور جو ہم سے
 انبیاء کے بارے میں بحث کرنا چاہتا
 ہے وہ آئے اس لیے کہ ہم انبیاء کے
 نزدیک تر ہیں اور جو کتاب خدا
 کے بارے میں ہم سے بحث کرنا
 چاہتا ہے وہ آئے اس لیے کہ

ف آدم فانا اولی
 الناس بآدم، ومن
 حاجتنا فی نوح
 فانا اولی الناس
 بنوح، ومن حاجتنا
 فی ابراہیم فانا
 اولی الناس بابراہیم
 ومن حاجتنا ب محمد
 فانا اولی الناس
 ب محمد، ومن
 حاجتنا فی النبیین
 فنحن اولی الناس
 بالنبیین ومن
 حاجتنا فی کتاب
 اللہ فنحن اولی
 الناس ب کتاب اللہ
 انا نشہد وکل
 مسلمہ الیوم انا
 قد ظلمنا، وطر دنا،

کتاب خدا سے سب سے زیادہ نزدیک
ہیں ہم کو اہی دیتے ہیں اور مسلمان کو اہی
دے گا کہ ہم پر ظلم کیا گیا ہمیں نکالا گیا اور
ہم پر تعدی کی گئی، ہمیں ہمارے وطن سے
ہمارے مال سے اور ہمارے گھروں سے
بے دخل کر دیا گیا، آج ہم اللہ سے
نصرت کے طلب گار ہیں اور مسلمان
سے مدد چاہتے ہیں۔

رانا محمد باقر فرماتے ہیں (خدا کی قسم
اس وقت تین سو تیرہ اشخاص جن میں
پچاس عورتیں بھی ہوں گی۔ یہ سب فصل
خزاں کے لگے ہائے ابر کی طرح غیر موسم
حج میں مکے میں جمع ہو جائیں گے۔ یہ سب
ایک دوسرے کے پیچھے آئیں گے اسی
کو پروردگار عالم نے فرمایا ہے۔ تم
جہاں کہیں بھی ہو اللہ تم سب کو ایک
جگہ جمع کر دے گا، یقیناً اللہ ہر شے
پر قادر ہے۔ اس وقت اولاد رسول میں
سے ایک شخص کہے گا کہ اس شہر مکہ کے لوگ

و بنی علینا، و اخرجنا من
دیارنا و اموالنا و
اہالینا و قہرنا الا
انا نستصر اللہ
الیوم و کل مسلم
ویحی و اللہ ثلاث
مات و بضئة عشر رجلا
فیہم خمسون امراہ
تیجتمعون بمکہ
علی غیر معیاد قزعا
کقزع الخریف، یتبع
بعضہم بعضا۔ وہی
الایة الستی قال اللہ
اینما تکونوا یات
بکم اللہ جمیعاً ان
اللہ علی کل شیء قدیر فیقول
رجل من آل محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم و
ہی القریة الظالمة

اہلہا۔

ظالم میں۔

پھر وہ تین سو تیرہ اشخاص رسولؐ
 کا عہد نامہ، ان کا پرچم اور ان کا اسلحہ
 قائم کے پاس دیکھ کر رکن و مقام کے
 درمیان اس کی بیعت کریں گے، پھر
 سب شہرِ مکہ سے باہر نکل آئیں گے
 اور اس کا وزیر اس کے ساتھ ہوگا
 اس وقت ایک منادی آسمان سے
 اس کا نام لے کر آواز دے گا اور اس
 کے ظہور کی اطلاع دے گا۔ اس آواز
 کو دنیا کے سارے لوگ سنیں گے،
 اس کا نام نبیؐ کا نام ہے۔ اگر یہ بات
 تمہارے لیے مشتبہ ہو جائے تو رسولؐ
 اللہؐ کا عہد نامہ، ان کا پرچم، ان کا
 اسلحہ اور نفسِ زکیہ جو اولادِ حسینؑ سے
 ہے یہ تمہارے لیے مشتبہ نہیں ہونگے
 اور اگر یہ بھی مشتبہ ہو جائے تو وہ آسمانی
 آواز تمہارے لیے مشتبہ نہ ہوگی جس میں
 اس کا نام لے کر ظہور کی خبر دی جائیگی

ثم يخرج من مكة
 هو ومن معه
 الثلاثمائة وبضعة
 عشر يبايعونه بين
 الركن والمقام معه
 عهد بنى الله صلى الله
 عليه واله ورايته، و
 سلاحه، ووزيره معه
 فينادى المنادى بمكة
 باسمه وامره من
 السماء حتى يسمعه
 اهل الارض كلهم اسمه
 اسمه نبىؐ ما اشكل عليكم
 فلم يشكل عليكم عهد بنى
 الله صلى الله عليه واله وسلم
 ورايته وسلاحه والنفس
 الزكية من ولد الحسين
 فان اشكل عليكم هذا فلا

(پھر جا بھئی) سے ارشاد فرمایا کہ خیر وار
 سادات میں سے معدومے چند لوگ
 مدعی ہوں گے۔ ان کی طرف اعتنا
 نہ کرنا۔ اس لیے کہ محمد و علیؑ کی حکومت
 ایک بار ہے اور ان کے غیروں کی
 حکومت بار رہا ہے۔ لہذا گھر بیٹھو
 اور ان دعویٰ داروں میں سے کسی کی پیروی
 نہ کرو۔ یہاں تک کہ اولاد حسینؑ میں
 سے ایک مرد کو دیکھو جس کے پاس
 رسولؐ کا عہد نامہ پرچم اور اسلحہ ہے
 اس لیے کہ وہ عہد نامہ علی بن الحسینؑ
 تک پہنچا اور ان کے بچے محمد بن علی
 (خود اپنی طرف اشارہ کیا) تک پہنچا
 اس کے بعد جو خدا چاہے کرے گا۔
 تو ہمیشہ ان لوگوں کے ساتھ رہو
 اور اشخاص مذکورہ (مدعیان) سے
 بچتے رہو، تو جب خاندانِ رسولؐ
 سے ایک شخص تین سو تیرہ اشخاص
 کے ساتھ خروج کرے اور اس کے

بشکل علیکم الصوت من
 السماء باسمہ وامرہ وایاک
 وشد اذن آل محمد علیہ
 السلام فان لال محمد و
 علی رایۃ ولغیر ہمزایات
 فالزم الارض ولا تتبع
 منہم رجلا ابد حتی تری
 رجلا من ولد الحسین
 معہ عہد بنی اللہ ورایتہ و
 سلاحہ، فان عہد بنی اللہ
 صار عند علی بن الحسین
 ثم صار عند محمد
 بن علی ویفعل اللہ
 ما یشاء۔

فالزمہم ولواء ابد اوایاک
 ومن ذکرک لک فاذا خرج
 رجل منہم معہ ثلاث
 مائتہ وبضعت عشر
 رجلا ومعہ رایۃ رسول

پاس رسول کا علم بھی ہو اور مدینہ کا قصد کرے۔ بیان تک کہ جب مقام بیدار دمکھ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام سے گزرے تو کہے کہ یہ اس قوم کی بیگم ہے جو اللہ کے حکم نے دھنسنے والی ہے۔ جیسا کہ اللہ نے کہا ہے۔ کہ ”تو کیا وہ لوگ جو سحر سے گناہ کرتے تھے انہیں اطمینان ہو گیا ہے اور خائف نہیں ہیں کہ اللہ نے انہیں زمین میں دھنسا دے یا ایسی طرف سے ان پر عذاب آجائے۔ جس کا انہیں گمان بھی نہ ہو یا انہیں مشغولیت کی حالت میں عذاب الہی گرفتار کرے تو وہ لوگ اسے زیر نہیں کر سکتے۔“

پھر جب وہ مدینہ پہنچے گا، تو محمد بن شجرى کو یوسفؑ کی طرح زندان

اللہ صلی اللہ علیہ والہ
عامدا الی المدینة
حتی یمر بالبیدا حتی
یقول: ہذا مکان
القوم الذین یخسف
بہم وہی الایة الی
قال اللہ افا من الذین
مکروا الشئات ان
یخسف اللہ بہم
الارض او یاتہم
العذاب من حیث
لا یشعرون او یأخذہم
فی تقلبہم فما
ہم بمعجزین۔

فاذا قدم المدینة
اخرج محمد بن الشجرى

سے نکالے گا۔ پھر کو فرمائے گا اور ایک
 طویل مدت تک وہاں قیام کرے گا
 اس کے بعد وہ حکم خدا سے کو فرما
 غالب آئے گا۔ پھر اپنے ساتھیوں
 کے ساتھ عذرا[ؑ] پہنچے گا اور یہاں پر
 بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہو
 جائیں گے۔ اس وقت سفیانی وادی
 رملہ میں ہوگا، پھر دونوں لشکر ایک
 دوسرے سے ملاقات کریں گے۔
 اور وہ تبدیلی کا دن ہوگا۔ اس لیے
 کہ شیعان آل محمد میں سے جو سفیانی
 کے ساتھ ہوں گے وہ قائم کے ساتھیوں
 سے ملحق ہوں گے اور روستان آل
 ابوسفیان جو قائم کے ساتھ ہوں گے
 وہ سفیانی کے لشکر میں چلے جائیں
 گے، اس وقت ہر شخص اپنے حقیقی
 پرچم کے زیر سایہ چلا جائے گا اور

على سنة يوسف ثم ياتي
 الكوفة فيطيل بها
 المكث ما شاء الله ان
 يمكث حتى يظهر عليها
 ثم يسير حتى ياتي
 العذراء هو ومن معه
 وقد الحق به ناس
 كثير والسفنياني يومئذ
 بوادى الرملة حتى اذا التقوا
 وهم يوم الابدال يخرج
 اناس كانوا مع السفنياني
 من شيعة آل محمد
 عليهم السلام ويخرج
 ناس كانوا مع آل محمد الى
 السفنياني فهم من شيعة
 حتى يلحقوا بهم و
 يخرج كل ناس الى رايتهم

وہو یوم الابدال

وہ تبدیلی کا دن ہوگا۔

قال امیر المؤمنین علیہ
السلام: ویقتل یومئذ
السفیانی ومن معہ حتی
لا یدرک منہم
مخبر والخاب یومئذ
من خاب من
عنیمۃ کلب، ثم
یقبل الی الکوفہ
فیكون منزله بہا۔

امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اس دن
سفیانی اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ
قتل ہو جائے گا، یہاں تک کہ ایک
شخص بھی زندہ نہ بچے گا کہ ان کی خبر
لی جا سکے۔ وہ شخص بد نصیب ہے
جو اس دن قبیلہ کلب کے مال
غنیمت کے حصہ نہ لے سکے۔ پھر
قائم کوفہ آئے گا اور وہی سکونت
پذیر ہوگا۔

فلا بیترک عبد امسما
الا اشتراہ واعتقہ ولا غارما
الا قضی ذینہ، ولا مظلمۃ
لاحد من الناس الارداہ،

پھر ہر مسلمان غلام کو خرید کر آزاد
کر دے گا، ہر مقروض کے قرض کو
ادا کرے گا۔ اگر کسی کی گردن پر کوئی
منظلمہ ہوگا تو اسے ادا کرے گا۔ ہر

لہ اس روایت میں سابقاً کہا جا چکا ہے کہ سفیانی کے نانہالی رشتہ دار قبیلہ کلب سے ہونگے
سفیانی ابوسفیان ابوسفیان کی اولاد سے ہوگا۔ معاویہ ابن ابوسفیان کو یہودی میسون ایک عیسائی
قبیلہ بنی کلب سے تعلق رکھتی تھی اس لحاظ سے یزید بن معاویہ اور اس کی اولاد و احفاد کو نانہالی

مقتول کی دیت اس کے وارث
 تک پہنچائے گا۔ اگر مقتول متروک
 ہوگا تو اس کا قرض ادا کرے
 گا۔ اس کے ورثاء کی مدد کرے
 گا۔ یہاں تک کہ زمین عدل و داد
 سے پُر ہو جائے گی، جیسا کہ اس
 سے قبل ظلم و جور سے پُر تھی، وہ
 اور اس کے اہل بیتِ رجبؑ
 میں سکونت پذیر ہوں گے وہاں
 حضرت نوحؑ کا مسکن تھا اور وہ زمین
 ہمیشہ پاک و پاکیزہ رہی آلِ محمدؐ
 کی سکونت و شہادت کی جگہیں
 ہمیشہ پاک و پاکیزہ رہی ہیں۔

ولا یقتل منہم عبد الا دی ثمنہ
 دینہ مسلمہ الی اہلنا ولا یقتل
 قتیل الا قضی عنہ دینہ والحق
 عیالہ فی العطاء حتی یملا الارض
 قسطاً عدلاً كما ملئت ظلماً
 وجوراً وعدواناً ویسکنہ ہر
 واهل بیتہ الرحبۃ والرحبۃ انما
 کانت مسکن نوح وہی ارض
 طیبہ ولا یسکن رجل من
 آل محمد علیہ السلام ولا یقتل الا
 بارض طیبہ زاکیۃ، فہم الا
 وصیاء الطیبون۔

(بخاری التواریخ ۵۲ ص ۲۲۲)



۱۰ رجبہ قادسیہ کے قریب کوفہ سے ایک دن کی مسافت پر واقع تھا، بعض علماء کے نزدیک
 اس سے مراد مسجد سیدہ اور نجف اشرف کے اطراف و مضافات ہیں۔

روایت ابو بصیر

غیبت نعمانی میں ابو بصیر نے امام

باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم مشرق میں

آگ دیکھو جو عظیم ہراتی سے بہت

مشابہ ہو اور وہ تین دن یا سات دن

روشن رہے تو اس وقت انشاء اللہ

آل محمد کی حکومت کے منتظر رہو، یقیناً

اللہ عزیز و حکیم ہے۔

پھر فرمایا کہ صدائے آسمانی فقط

ماہ رمضان یعنی خدا کے مہینہ میں نکلا

ہوگی، اور وہ لوگوں کے لیے جبریل کی

صدائے ہوگی۔

پھر فرمایا کہ آسمان پر ایک منادی

تمام کے نام سے ندا دے گا، اور

اسے مشرق و مغرب کے سارے

عن ابی بصیر عن الباقر

علیہ السلام انه قال اذا

رايت ناراً من المشرق شبه

الهروی العظیم تطلع ثلثة

ایام او سبعة فتوقعوا

فرج ال محمد علیہم السلام

انشاء الله عز وجل ان الله

عزیز حکیم۔

ثم قال الصيحة لا تكون

الا في شهر رمضان شهر الله

وهي صيحة جبريل الى هذا

النطق۔

ثم قال ينادي مناد من

السماء باسم القاطع فيسمع

من بالشرق ومن بالمغرب

لوگ سن لیں گے۔ ہر سویا ہوا،
بیدار ہو جائے گا، کھڑا ہوا بیٹھ جائے
گا اور بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائے گا۔ اللہ
اس پر رحم کرے جو اس صدا سے عبرت
حاصل کرے، اس لیے کہ پہلی صدا
جبریل امین کی ہوگی۔

آپ نے فرمایا کہ خروج قائم سے
قبل یہ دونوں آوازیں تھتی ہیں۔ ایک
آسمان کی آواز جو جبریل کی ہوگی اور
دوسری زمین کی آواز ہوگی جو ابلیس
لعین کی ہوگی۔ جو فلاں شخص کے نام
سے دے گا کہ وہ مظلوم قتل ہوا ہے
اس آواز کے ذریعہ فتنہ پھیلانا چاہے
گا، تو پہلی آواز کی پیروی کرنا، اور
خبردار دوسری آواز کے فتنہ میں نہ
پھیننا۔

آپ نے فرمایا کہ قائم ر علیہ
السلام کا خروج اس وقت ہوگا
جب لوگوں پر شدید خوف طاری

لا یبقی راقدا الا استیقظ ولا قائم
الا قعد ولا قاعدا الا قام علی
رجلیہ فرعاً من ذالک الصوت
فرحم اللہ من اعتر بذک
الصوت فاجاب فان الصوت الاوّل
هو صوت جبریل الروح الامین۔

وقال علیہ السلام لا بد من
هذین الصوتین قبل خروج
القائم علیہ السلام صوت
من السماء وهو صوت جبریل
وصوت من الارض فهو صوت
ابلیس اللعین ینادی باسو
فلان انه قتل مظلوما
یرید الفتنة فاتبعوا
الصوت الاوّل وایاکم
والاخیران تفتنوا بھ

قال علیہ السلام لا
یقوم القائم علیہ السلام الا علی
خوف شدید من الناس وزلازل

ہوگا۔ زلزلے آئیں گے۔ لوگ فتنہ اور بلا
 میں گھرے ہوں گے اور اس سے قبل
 طاعون ہوگا اور عرب کے درمیان
 تلوار چل رہی ہوگی، لوگوں میں شدید
 اختلاف ہوگا، وہ امور دین میں مختلف
 الزائے ہوں گے اور ان کی حالت متغیر
 ہوگی، یہاں تک کہ لوگوں کی اذیت
 رسانی اور ایک دوسرے کے ساتھ
 درندگی کو دیکھ کر تمنا کرنے والے
 موت یا ظہور مہدیؑ کی تمنا صحیح و
 شام کریں گے اور وہ اس وقت خروج
 کرے گا۔ جب لوگ مایوس اور ناامید
 ہو چکے ہوں گے۔ مبارک ہے۔ وہ
 جو اسے دیکھے اور اس کے نصائز
 شامل ہو جائے، اور وائے اس
 شخص پر جو اس سے دشمنی اور مخالفت
 کرے اور اس امر کی بھی مخالفت کرے
 اور اس کے دشمنوں میں ہو۔

اور آپ نے فرمایا کہ قائم امر

و فتنۃ و بلاء یصب الناس
 و طاعون قبل ذلک و سیف
 قاطع بین العرب و
 اختلاف شدید بین
 الناس و تشتیف فی دینہم
 و تغیر فی حالہم حتی
 یتمنی المتمنی صباحًا
 و مساءً من عظم ما
 یری من کلب الناس و
 اکل بعضهم فخر و وجہ
 علیہ السلام اذا خرج
 یکون عند الیاس و
 القنوط من ان یروا
 فرجاً فی اطوبی المن ادرکہ
 و کان من النصارم و الویل
 کل الویل لمن ناواہ
 خالفہ و خالف امرہ و
 کان من اعدائہ۔

وقال علیہ السلام یقوم

جدید، کتاب جدید اور سنت جدیدہ کے
 ساتھ قیام کرے گا اور اس کا فیصلہ
 عربوں پر سخت گراں ہوگا، اور اس کا
 کام دشمنوں کا قتل ہے، وہ ایک دشمن
 خدا کو بھی زمین پر باقی نہ چھوڑے گا۔
 ملامت کرنے والوں کی ملامت اسے
 باز نہ رکھے گی۔ پھر فرمایا کہ جب بنی
 فلاں آپس میں مخالف ہو جائیں تو
 اس وقت فرج ہے۔ آسانی اور
 سہولت کا وقت بنی فلاں کے اختلاف
 میں ہے تو جب ان میں اختلاف ہو
 جائے تو ماہ رمضان میں حج کی توقع رکھو
 جو خرچ قائم (علیہ السلام) کی بشارت
 ہوگی اس لیے کہ اللہ جو چاہتا ہے وہ
 کرتا ہے اور ہرگز قائم کا خرچ نہیں
 ہوگا۔ اور جو چاہتے ہوں وہ دیکھ سکو گے
 جب تک بنی فلاں کا آپس میں
 اختلاف نہ ہو جائے۔ جب ایسا
 ہو جائے تو لوگ ان کی حکومت کی

بامر جدید و کتاب جدید
 و سنہ جدیدہ و قضاء علی
 العرب شدید و لیس
 شأنہ الا القتل لا
 یتبقی احدًا و لا یاخذہ فی
 اللہ لومۃ لا شرع قال
 اذا اختلفوا بنو فلان فیما
 بینہم فعند ذلک الفرج
 و لیس فرجکم الا فی
 اختلاف بنی فلان فاذا
 اختلفو قد وقعوا الصیحة
 فی شہر رمضان بخروج
 القائم ان اللہ یفعل ما
 یشاء ولن یمخرج القائم
 علیہ السلام و لا ترون
 ما تحبتون حتی یختلف
 بنو فلان فیما بینہم
 فاذا کان ذلک طمع
 الناس فیہم و اختلف

طمع کریں گے، اور باتوں میں اختلاف ہوگا اور سفیانی کا خروج ہوگا اور پھر فرمایا کہ بنی فلاں کی حکومت حتمی ہے تو جب حکومت کے بعد ان میں اختلاف ہو جائے تو ان کی سلطنت پر اگندہ ہو جائے گی اور وہ بٹ جائیں گے، یہاں تک کہ خراسانی و سفیانی ایک مشرق سے اور ایک مغرب سے ان پر خروج کریں گے اور یہ دونوں دوڑ کے گھوڑوں کی طرح ایک ادھر سے ایک ادھر سے تیزی سے کوفہ کی طرف چلیں گے یہاں تک کہ بنی فلاں کی ہلاکت ان دونوں کے ہاتھوں ہو گی اور یہ ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔

پھر فرمایا کہ سفیانی و یمانی، اور خراسانی کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا۔ اس ہار کی طرح جس کے دانے

الكلمة وخرج السفیانی و
قال لا بُدَ لِبَنِي فَلَانَ اَنْ
يَمْلِكُوا فَاِذَا مَلَكَوْا ثُمَّ
اختلفوا تفرق ملكهم
وتشتت امرهم حتى
يخرج عليهم الخراسانی
والسفیانی هذا من
المشرق وهذا من
المغرب يستبقان الى
الكوفة كفرسی
رهان هذا من هنا
حتى يكون هلاك
بنی فلاں علی ایدیہما
اما انہما لا یبقون منهم
احداً۔

ثم قال علیہ السلام
خروج السفیانی والیمانی
والخراسانی فی سنة
واحدة و فی شهر واحد

منظم اور ایک دوسرے کے بعد ہوں۔ اس وقت ہر طرف مایوسی ہوگی۔ واسے ہوا اس پر جو ان کی مخالفت کرے۔ ان پر جموں میں یمانی کے علاوہ کوئی پرچم ہدایت نہیں ہے، اس لیے کہ وہ لوگوں کو تمہارے امام (علیہ السلام) کی طرف دعوت دے گا، تو یمانی نزع کرے تو اس کی طرف جاؤ، اس لیے کہ اس کا پرچم، پرچم ہدایت ہے اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس سے کبھی اختیار کرے اور اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ جہنمی ہے اس لیے کہ یمانی لوگوں کو حق اور صراطِ مستقیم کی دعوت دے گا۔

وفي يوم واحد نظام كنظام الخرز يتبع بعضه بعضا فيكون اليأس من كل وجه وييل لمن ناواهم وليس في الرّيات اهدى من ريات اليماني وهي رايه هدى لانه يدعوا الي صاحبكم فاذا خرج اليماني حرم بيع السلاح على كل مسلم و اذا اخرج اليماني فانفض اليه فان رايته رايته هدى ولا يحل لمسلم ان يلتوي عليه فمن فعل فهو من اهل النار لانه يدعوا الى الحق والى طريق المستقيم۔

توضیح

مشرق کی سرروزہ یا مسفت روزہ آگ کے سلسلے میں شبہ الصدوی العظیم استعمال ہوا ہے۔ یہ جملہ علامات ظہور مہدی کے محققین کے لیے ہمیشہ حل طلب رہا ہے۔ اسے مختلف طریقوں سے پڑھا گیا ہے۔

① اگر اسے ہردی (وال کے ساتھ) پڑھا جائے تو یہ ہردی یا کے نسبتی

کا اصناف کے ساتھ قرار پائے گا۔ ہرد کے معنی زعفران اور سُرخ پھول کے ہیں۔ ہردی یعنی زعفران یا سُرخ پھولوں سے رنگی ہوئی کوئی چیز اور ہردیہ کے معنی سرکنڈوں کا گٹھا جس پر گھاس لپیٹی ہوئی ہو، یعنی ایسی آگ جو سُرخ ہو یا ایسے عمود سے مشابہ ہو جس سے گھاس لپیٹی ہوئی ہو۔

② اگر اسے ہردی (واو کے ساتھ) پڑھا جائے تو اس کا ترجمہ ہوگا۔ عظیم ہراتی سے مشابہ۔ ہرات افغانسان کے شمال مغرب میں ایک مشہور شہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہر بڑی بڑی قندیلوں اور بڑے طول و عرض کے کپڑوں کی صنعت میں مشہور تھا۔ لہذا عظیم ہراتی سے کپڑا یا قندیل مراد ہوگی یعنی ایسی آگ جو عظمت میں ہراتی کپڑے یا قندیل کی طرح نظر آئے۔

③ اثبات الہدایۃ جلد ہفتم صفحہ ۴۱۸ پر محمد ابن مسلم سے ایک روایت ہے کہ امام محمد باقر یا امام صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک نے فرمایا "اذا راثتم ناراً من المشرق کھيثة عن المرامی (الہروی) العظیم تطلع ثلاثۃ ایام اوسبعة

(الشك من الراوى) فتوقصوا فرج آل محمد ان الله
 عزيز كريم۔ جب تم مشرق سے آگ دیکھو جو ایک عظیم تیر انداز
 (یا عظیم کمان دار) کی صورت میں جو تین دن یا سات دن جاری رہے،
 (شک راوی کی طرف سے ہے) تو آل محمد کی حکومت کی توقع رکھو یقیناً
 اللہ عزیز و کریم ہے۔

اگرچہ یہ بات بہت واضح ہے کہ یہ مستقل روایت نہیں ہے بلکہ
 مذکورہ روایت ہی کا جز محسوس ہوتی ہے البتہ کھیتہ عنہ المرأی العظیم
 بھی بادی النظر میں صحیح محسوس نہیں ہوتا غالباً اس میں کتابت کی غلطی ہے
 لیکن وہ مفہوم جو استنباط کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ تیر کی شکل کے
 کسی اسلحہ کے سبب یہ آگ پیدا ہوگی واللہ اعلم البتہ ان سارے احتمالات
 میں پہلا احتمال زیادہ قرین قیاس محسوس ہوتا ہے جس میں کسی مخصوص جنگی
 اسلحہ کی آگ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔



روایتِ حمران

حمران بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بنی عباس اور ان کے ہاتھوں شیعوں کی پریشانی کا ذکر آیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ابو جعفر (منصور عباسی) کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ گھوڑے پر سفر کر رہا تھا، اس کے آگے فوجیوں کے دستے چل رہے تھے۔ اور میں اس کے پہلو میں ایک گدھے پر ساتھ ساتھ تھا، اتنے میں ابو جعفر نے مجھ سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ مناسب تو یہ تھا کہ اللہ نے ہمیں جو قوت و عزت عطا کی ہے اس پر آپ خوش ہوں اور لوگوں میں مشہور نہ کریں کہ آپ اور آپ کا خاندان اس امر (خلافت) کا زیادہ مستحق ہے تو ہم بھی آپ اور آپ کے خاندان کے درپے آزاد نہ رہتے۔

امام نے فرمایا کہ میں نے اس کو جواب دیا کہ جس نے یہ بات میری طرف سے تجھے تک پہنچائی ہے وہ جھوٹا ہے۔ ابو جعفر (منصور) نے کہا کہ کیا آپ قسم کھا سکتے ہیں کہ آپ نے یہ نہیں کہا؟ میں نے کہا لوگ تو جاؤ گے، یعنی فساد پھیلانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تجھے میری طرف سے آزر دہ کریں، تجھے ان باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہیے۔ اس لیے کہ ہماری احتیاج سے زیادہ ہے۔ نسبت تیری احتیاج کے جو ہم سے ہے۔

پھر منصور نے مجھ سے کہا کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک دن میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ میں سلطنت ملے گی یا نہیں؟ تو آپ نے جواب دیا تھا کہ ہاں! تمہاری سلطنت طویل و عریض اور شدید ہوگی، تمہیں سلطنت کے لیے طویل مہلت ملے گی اور تمہارے دُنیاوی امور میں بڑی وسعت پیدا ہوگی، یہاں تک کہ ایک محترم ہینے میں ایک محترم شہر میں ہم میں سے ایک محترم شخص کا خون بہاؤ گے۔ (مضموم فرماتے ہیں کہ) میں نے دیکھا کہ اسے وہ حدیث اچھی طرح یاد ہے تو میں نے اس سے کہا کہ شاید اللہ تجھے اس عمل (قتل) سے باز رکھے اس لیے کہ میں نے اس حدیث میں تجھے مراد نہیں لیا تھا۔ بلکہ میں نے تو فقط حدیث کی روایت کی تھی، اس کے علاوہ بھی ممکن ہے کہ اس قاتل سے مراد تیرے خاندان کا کوئی دوسرا شخص ہو جو اس عمل بدر (قتل) کو انجام دے۔ اس کے بعد منصور چپ ہو گیا، اس کے بعد پھر مجھ سے کچھ نہیں کہا۔

جب میں گھر واپس آیا تو ہمارے چاہنے والوں (شیعوں) میں سے ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں نے آپ کو منصور کے لشکر میں اس طرح دیکھا کہ آپ ایک گدھے پر سوار ہیں اور وہ ایک گھوڑے پر سوار ہے اور آپ کی طرف بھک کر گفتگو میں مصروف ہے، مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے آپ اس کے زیر دست ہوں تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ مخلوقات پر حجت خدا ہے۔ یہ اس (امر خلافت) کا مالک ہے اور مقتدر ہے اور یہ دوسرا ظلم و جور کرتا ہے اور اولاد رسول کو قتل کرتا ہے اور زمین میں خون ریزی کرتا ہے اس کے باوجود وہ گھوڑے پر سوار ہے اور آپ گدھے

پرسواریں۔ اس بات سے میرے دل میں ایسا شک پڑ گیا ہے کہ مجھے دین اور زندگی کے تمام ہونے کا خطرہ ہے

امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ اگر تو دیکھتا کتنے فرشتے میرے آگے پیچھے، دائیں یا بائیں اور چاروں طرف ہیں تو تو منصور اور ان کے ہمراہیوں کو حقیر سمجھتا۔ اس نے کہا کہ اب میرے دل کو سکون ہو گیا۔

پھر اس نے سوال کیا کہ یہ لوگ کب تک حکومت کرتے رہیں گے؟ اور ہمیں کب کون نصیب ہوگا؟ میں نے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہر چیز کے لیے ایک مدت عین ہے۔ اس نے کہا ہاں معلوم ہے، تو میں نے جواب دیا کہ یہ جانتا تھے لیے فائدہ مند نہیں ہے۔ اس لیے کہ جب ان کی تباہی کا وقت آئے گا تو چشم زدوں سے بھی کم وقت میں ان کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ اگر تجھے پتہ چل جاتے کہ ان کا حال خدا کی نگاہ میں کیا ہے تو تو ان سے اور زیادہ متنفر ہو جائے گا اگر تو اور سارے اہل دنیا مل کر بھی یہ چاہیں کہ یہ لوگ جتنے گناہگار ہیں اس سے زیادہ گناہگار ہو جائیں تو (یہ اتنے گناہگار ہیں کہ) یہ ممکن نہ ہوگا، تو شیطان تجھ سے یہ دوسو سہ نہ کرے، یقیناً عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقوں کو اس کا علم نہیں ہے، کیا تجھے معلوم نہیں کہ جو ہمارے عہد حکومت کا انتظار کرے گا اور خوفِ اذیت پر صبر کرے گا۔ وہ کل ہمارے گروہ میں داخل ہوگا۔

(مولف، اس کے بعد امام علیہ السلام نے تفصیل کے ساتھ علامات

بیان فرمائیں؛

- (۱) اذاریت الحق قدمات
وذہباہلہ۔
- (۲) ورایت الجور قد شمل
البلاد۔
- (۳) ورایت القرآن قد
خلق واحدیت فیہ
مالیس فیہ ووجہ
علی الہواء
- (۴) ورایت الدین قد
انکفی کما ینکفی
الماء
- (۵) ورایت اہل الباطل قد
استعلوا علی اہل الحق
- (۶) ورایت الشر
ظاہر الاینیہی
عندہ وینذر
اصحابہ
- (۷) ورایت الفسق قد
ظہروا کتفی
- (۱) جب تو دیکھے کہ حق مر گیا اور
اہل حق ختم ہو گئے۔
- (۲) اور دیکھے کہ ظلم و جور سارے
شہروں پر مسلط ہو گیا۔
- (۳) اور دیکھے کہ قرآن پرانا ہو گیا
اور اس میں وہ چیزیں پیدا کی گئیں
جو اس میں نہیں ہیں اور خواہش
نفس پر اس کی توجیہ کی گئی۔
- (۴) اور جب دیکھے کہ دین اس
طرح متغیر ہو گیا جس طرح پانی
مستحیر ہوتا ہے
- (۵) اور جب دیکھے کہ اہل باطل
اہل حق سے بلند و برتر ہو گئے۔
- (۶) اور جب دیکھے کہ شر ظاہر ہوا اور
اشکار ہو گیا اور کوئی اسے روکنے والا
نہ ہو اور خود اصحاب شر معذرت خواہ
نہیں ہیں (انہیں پشیمانی نہیں ہے)
- (۷) اور جب دیکھے کہ فسق ظاہر
د آشکار ہو گیا اور مرد مردوں پر

- الرجال بالرجال والنساء
بالنساء
- (۸) ورايت المؤمن
صامتالا يقبل
قوله۔
- اور عورتیں عورتوں پر اکتفا
کرنے لگیں۔
- (۹) ورايت الفاسق يكذب
ولا يرد عليه
كذبه۔
- (۸) اور جب دیکھے کہ مومن خاموش
اور لب ستہ ہے اور اس کی بات
قبول نہیں کی جاتی۔
- (۹) اور جب دیکھے کہ فاسق جھوٹ
بول رہا ہے اور اس کے جھوٹ
کی تردید نہیں کی جا رہی ہے۔
- (۱۰) ورايت الصغير
يستحق بالكبير
- (۱۰) جب تو دیکھے کہ چھوٹا بڑے
کی تحقیر کرتا ہے اور اسے حقیر
سمجھتا ہے۔
- (۱۱) ورايت الارحام
قد انقطحت۔
- (۱۱) اور جب دیکھے کہ صلہ رحم کے بدلے
قطع رحم ہو رہا ہے۔
- (۱۲) ورايت من يمتدح
بالفسق يضحك
منه ولا يرد عليه
قوله۔
- (۱۲) اور جب دیکھے کہ فسق و فجور کی
تعریف کی جا رہی ہے اور وہ اس
پر ہنس رہا ہے اور کوئی اس کے قتل
کی تردید کرنے والا نہیں ہے۔
- (۱۳) ورايت الغلام يعطى
ما تعطى المرأة۔
- (۱۳) اور جب دیکھے کہ نو عمر لڑکے کو عورتوں
کی طرح غیر شرعی عمل کر رہے ہیں۔

- (۱۳) ورايت النساء يتزوجن النساء۔
(۱۳) اور جب دیکھے کہ عورتیں عورتوں سے ازدواج کر رہی ہیں۔
- (۱۵) ورايت الشفاء قد كثر۔
(۱۵) اور جب دیکھیں کہ مدح و شہارہ کی کثرت ہو گئی ہے۔
- (۱۶) ورايت الرجل ينفق المال في غير طاعة الله فلا ينهي ولا يؤخذ على يديه۔
(۱۶) اور جب دیکھے انسان اطاعت خدا کی منافی مال خرچ کر رہا ہے اور نہ اسے منع کیا جاتا ہے اور نہ اس کے ہاتھوں کو روکا جاتا ہے۔
- (۱۴) ورايت الناظر يتعود معايري المؤمن فينه من الاجتهاد۔
(۱۴) اور جب تو دیکھے کہ مومن کی دینی جدوجہد کو دیکھ کر لوگ پناہ مانگنے لگے۔
- (۱۸) ورأيت الجار يوذى جارة وليس له مانع۔
(۱۸) اور جب تو دیکھے کہ ہمسایہ اپنے پڑوسی کو ازتیت پہنچا رہا ہے، اور کوئی اسے منع کرنے والا نہیں ہے۔
- (۱۹) ورأيت الكافر فرجا لما يرى في المؤمن من الفساد۔
(۱۹) اور جب تو دیکھے کہ کافر اس بات سے خوش ہوتا ہے۔ کہ مومن فتنہ و فساد سے نمٹ گئے ہیں۔
- (۲۰) ورأيت النحور۔
(۲۰) اور جب تو دیکھے کہ مختلف

قسم کی شراہیں علانیہ بی جا رہی ہیں۔
اور اسے پینے کے لیے وہ لوگ جمع
ہوتے ہیں، جنہیں خوف خدا نہیں
ہے۔

(۲۱) اور جب تو دیکھے کہ امر بالمعروف
کرنے والے ذلیل ہو رہا ہے۔

(۲۲) اور جب تو دیکھے کہ فاسق خدا
کے ناپسندیدہ اعمال و اشیاء
میں طاقت ور اور مقبول ہے۔

(۲۳) اور جب تو دیکھے کہ اصحاب
آیات (شاید علمائے دین مراد
ہیں) کی لوگ تحقیر کرتے ہیں، جو
اصحاب آیات کو پسند کرتے ہیں
ان کی بھی تحقیر ہو رہی ہے۔

(۲۴) اور جب تو دیکھے خیر کی راہ بند
ہے اور شر کا راستہ کھلا
ہوا ہے۔

(۲۵) اور جب تو دیکھے کہ خانہ کعبہ
معطل ہو گیا ہے اور اسے ترک

تشریب علانیہ و
یجتمع علیہ من
لا یخاف اللہ
عزوجل۔

(۲۱) ورایت الامر بالمعروف
ذلیل۔

(۲۲) ورایت الفاسق فیما
لا یحب اللہ قویا
محمودا۔

(۲۳) ورایت اصحاب
الایات یحقرون
ویحتقر من
یحبہم۔

(۲۴) ورایت سبیل الخیر
منقطعاً وسبیل الشر
مسلوکا۔

(۲۵) ورایت بیت اللہ
قد عطل ویومر

- باترکة۔
 (۲۶) ورأيت الرجل يقول
 (۲۶) اور جب تو دیکھے کہ کہنے والا اپنے
 مالا يفعل
 قول پر عمل نہیں کرتا
- (۲۷) ورأيت الرجال
 (۲۷) اور جب تو دیکھے کہ مرد مردوں
 يتسمون الرجال
 کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے
 والنساء للنساء
 ساتھ غیر شرعی عمل کے لیے اچھی
 اور فریب کرنے والی غذا میں مشغول
 ہیں۔
- (۲۸) ورأيت الرجل معيشة
 (۲۸) اور جب تو دیکھے کہ مرد کی معیشت
 معن دبره ومعيشة
 اس کی پشت کی طرف سے اور عورت
 المراه من
 کی معیشت اس کے سامنے کی
 فرجها۔
 طرف سے حاصل ہوتی ہے۔
- (۲۹) ورأيت النساء
 (۲۹) اور جب تو دیکھے کہ عورتیں
 يتخذن المجالس
 مردوں کی طرح اجتماعات کرنے
 كما يتخذ الرجال۔
 لگی ہیں۔
- (۳۰) ورأيت التائيت في
 (۳۰) اور جب تو دیکھے کہ بنی عباس
 ولد العباس قد
 میں عورتوں کی صفات پیدا ہو
 اظهره والخضاب
 گئی ہیں وہ مہندی لگانے لگے
 وامتشوا كما تمتشط
 ہیں اور اس طرح کنگھی کرنے لگے

ہیں۔ جیسے عورت اپنے شوہر کے لیے کرتی ہے۔ اور وہ مردوں کو اس لیے مال دینے لگیں کہ وہ انکی عورتوں کے ساتھ غیر شرعی عمل کریں اور وہ مردوں کی رغبت میں مغافرت کرنے لگیں اور اس عمل میں ایک دوسرے سے حسد کرنے لگیں۔ صاحب مال مومن سے زیادہ عزت دار ہو، سو عام ہو جائے اور سو خوار قابلِ مذمت نہ ہو اور زنا کاری پر عورتوں کی تعریف کی جانے لگے۔

(۳۱) اور جب تو دیکھے کہ مردوں کے ساتھ نکاح کرنے میں اپنے شوہر کی مدد کرنے لگے۔

(۳۲) اور جب تو دیکھے کہ اکثر انسان اور اچھے خاندان کے لوگ عورتوں کے فسق و فجور میں ان کی مدد کرنے لگیں۔

المرأة لزوجها و اعطوا الرجال الاموال على فتر وجههم و تنوفس في الرجل و تغاير عليه الرجال و كان صاحب المال اعز من المؤمن و كان الرباء ظاهرا لا بغير و كان الزنا تمداح به النساء۔

(۳۱) ورايت المرأة تصانع زوجها على نكاح الرجال

(۳۲) ورايت اكثر الناس و خير بيت من يساعد النساء على فسقهن۔

- (۲۲) ورايت المؤمن محرونا
محتقرا ذليلا۔
- (۲۳) اور جب تو دیکھے کہ مومن غمگین
حقیر و ذلیل ہے۔
- (۲۴) ورايت البدع والزنا
قد ظهر
- (۲۵) اور جب تو دیکھے کہ بدعتیں اور
زنا کاریاں عام ہو گئیں ہیں۔
- (۲۶) ورايت الناس
يعتدون بشاره
الزور۔
- (۲۷) اور جب تو دیکھے کہ حرام حلال
ہو گیا ہے۔
- (۲۸) ورايت الاحرام
يحرم
- (۲۹) اور جب تو دیکھے کہ حلال کو
حرام کر دیا گیا ہے۔
- (۳۰) ورايت الدين
بالراي وعطل
الكتاب واحكامه۔
- (۳۱) اور جب تو دیکھے کہ دین شخصی
رائے بن گیا ہے اور قرآن و
احکام قرآن محطل ہو گئے ہیں۔
- (۳۲) ورايت الليل لا
يستخفى به من
المجرأة على الله۔
- (۳۳) اور جب تو دیکھے کہ لوگ
ارتکاب گناہ کے لیے رات کا
بھی انتظار نہیں کرتے۔
- (۳۴) ورايت المومن لا
يستطيع ان ينكرا لا
- (۳۵) اور جب تو دیکھے کہ مومن اعمال
قبیحہ کا انکار کرنے کی استطاعت

بقبلہ - نہیں رکھتا، فقط دل میں نفرت کرتا ہے۔

(۴۱) ورايت العظیم
من المال ينفق
في سخط الله عز
وجل۔

(۴۱) اور جب تو دیکھے کہ کثیر دولت
ان چیزوں پر خرچ کی جانے لگی
ہے۔ جن سے خدا غضب ناک
ہوتا ہے۔

(۴۲) ورايت الولاية يقربون
اهل الكفر ويباعدون
اهل الخير۔

(۴۲) اور جب تو دیکھے کہ حکمران کا زور
کو اپنے سے قریب کرتے ہیں
اور اہل خیر کو دور کرتے ہیں۔

(۴۳) ورايت الولاية
يرتشون في
الحكم

(۴۳) اور جب تو دیکھے کہ حکمران
کسی حکم کو جاری کرنے میں رشوت
لینے لگے ہیں۔

(۴۴) ورايت الولاية
قباله لمن
زاد۔

(۴۴) اور جب تو دیکھے کہ حکومت اس
کو ملنے لگی ہے۔ جو زیادہ مال کی
پیش کش کرے۔

(۴۵) ورايت اذوات الارحام
ينكحن ويكنفي
بهن۔

(۴۵) اور جب تو دیکھے کہ محرم عورتوں
سے نکاح ہونے لگے اور انہیں
پراکتفا ہونے لگے۔

(۴۶) ورايت الرجل يقتل

(۴۶) اور جب تو دیکھے کہ انسان تہمت

اور سوغن پر قتل کیا جا رہا ہے
اور مرد مردوں کے لیے جان و
مال نثار کرنے لگے ہیں۔

(۴۷) اور جب تو دیکھے کہ لوگ مرد
کو عورت سے تعلق کرنے پر
ملاحت کرنے لگے ہیں۔

(۴۸) اور جب تو دیکھے کہ مرد اپنی عورت
کی اس کمائی پر گنڈارا کرنے
لگے جو فسق و فجور سے حاصل
ہوئی ہو اور اس کا علم ہونے کے
باوجود وہ اس پر قائم و راضی ہو۔

(۴۹) اور جب تو دیکھے کہ عورت
اپنے شوہر کو مجبور کرنے لگے اور
ایسے کام کرنے لگے جو شوہر کو
ناپسند ہوں اور اپنے شوہر کے
اخراجات برداشت کرنے لگے۔

(۵۰) اور جب تو دیکھے کہ مرد اپنی
بیوی اور ملازمہ کو کراہیہ پر دینے
لگے اور ذلیل و لپست غذا پر

(على التهمته وعلى المظنه
ويتغابى على الرجل الذكر
في بذل له نفسه وماله۔

(۴۷) ورايت الرجل
يعير على ايتان
النساء۔

(۴۸) ورايت الرجل
ياكل من كسب
امراته من الفجور
يعلم ذلك ويقيم
عليه۔

(۴۹) ورايت المرأة
تقهر زوجها
وتعمل ما لا يشتهي
وتنفوت على
زوجها۔

(۵۰) ورايت الرجل يكرى
امراته وجاريتيه
يرضى بالذنى من

- الطعام والمشرب۔ راضی ہو جائے۔
- (۵۱) ورايت الايمان بالله عج كثيرة على الزور۔ (۵۱) اور جب تو دیکھے کہ لوگ خدا کی جھوٹی قسمیں کثرت سے کھانے لگے ہیں۔
- (۵۲) ورايت القمار قد ظھر۔ (۵۲) اور جب تو دیکھے کہ قمار بازی علانیہ اور آشکار ہو گئی ہے۔
- (۵۳) ورايت الشراب تباع ظاھر الیس علیہ مانع۔ (۵۳) اور جب تو دیکھے کہ شراب علانیہ فروخت ہونے لگی ہے اور کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔
- (۵۴) ورايت النساء یبدلن انفسھن لاهل الکفر۔ (۵۴) اور جب تو دیکھے کہ مسلمان عورتیں اپنے آپ کو کافروں کے سامنے پیش کرنے لگی ہیں۔
- (۵۵) ورايت الملاحی قد ظھرت یمر بها مصھا احد احد ولا یجتری احد علی منعھا۔ (۵۵) اور جب تو دیکھے کہ لہو و لعب کی جگہیں کثرت سے ظاہر ہو گئی ہیں اور لوگ وہاں آنے جانے لگے ہیں۔ کوئی کسی کو منع نہیں کرتا۔ بلکہ کوئی منع کرنے کی جرات نہیں کرتا۔
- (۵۶) ورايت الشریف لیستد لد، الذی (۵۶) اور جب تو دیکھے کہ شریف انسان اپنے اس دشمن کے

یخاف سلطانہ۔
ہاتھوں ذلیل ہو رہا ہے جس کی
طاقت اور اقتدار سے خائف ہو۔

(۵۷) ورايت اقرب الناس
من لولاءة من
يمتدح بشتما
اهل البيت۔

(۵۵) اور جب تو دیکھے کہ حکمرانوں کے
مقرب وہ لوگ ہیں جو ہم اہل بیت
پر سب شتم کرتے ہیں اور اس
پران کی تعریف کی جاتی ہے۔

(۵۸) ورايت يجنا
يذور ولا يقبل
شهادته۔

(۵۸) اور جب تو دیکھے ہمارے دوستوں
کی گواہی جھٹلائی جا رہی ہے اور
قبول نہیں ہوتی۔

(۵۹) ورايت الزور من
القول يتنافس فيه
(۶۰) ورايت القرآن قد ثقل
على الناس استماعه
وخف على الناس
استماع الباطل۔

(۵۹) اور جب تو دیکھے کہ جھوٹی باتیں
بیان کر کے ان پر فخر کیا جا رہا ہے
(۶۰) اور جب تو دیکھے کہ قرآن کا سُننا
لوگوں پر گراں گزرتا ہے، اور
باطل کی سماعت اچھی معلوم ہوتی
ہے۔

(۶۱) ورايت الجار يكرم
الجار خوفا من
لسانه۔

(۶۱) اور جب تو دیکھے کہ پڑوسی اپنے
پڑوسی کا اس لیے احترام کرتا ہے
کہ اس کی زبان سے ڈرتا ہے۔

(۶۲) ورايت الحدود قد

(۶۲) اور جب تو دیکھے کہ حدود الہی

معطل ہو گئے اور ان کی جگہ خواہش
نفس پر عمل کیا جا رہا ہے۔

(۶۳) اور جب تو دیکھے کہ مسجدوں میں

نقش و نگار اور طلا کاری ہو رہی ہے۔

(۶۴) اور جب تو دیکھے کہ لوگوں کے

نزدیک سب سے بڑا سچا وہ

ہے جو سب سے بڑا افترا پرداز اور جھوٹا

ہے۔

(۶۵) اور جب تو دیکھے کہ شر و فساد

ظاہر و آشکار ہو گیا ہے اور جہل

خوری کی باقاعدہ کوشش کی جا رہی

(۶۶) اور جب تو دیکھے کہ ظلم و تعدی

عام ہے۔

(۶۷) اور جب تو دیکھے کہ غیبت کے ذریعہ باتوں میں

نمک و مرزہ پیدا کیا جا رہا ہے اور لوگ اس

کے ذریعہ ایک دوسرے کو خوشخبری سن رہے ہیں

(۶۸) اور جب تو دیکھے کہ حج اور جہاد

کا مطالبہ غیر خدا کے لیے

ہو رہا ہے۔

عطلت و عمل

فیہا بالامواء۔

(۶۳) ورايت المساجد

قد زخرفت۔

(۶۴) ورايت اصدق

الناس عند

الناس المفتري

الكذب۔

(۶۵) ورايت الشرقد

ظہر والسعی

بالنمیمۃ۔

(۶۶) ورايت البغی

قد فشا۔

(۶۷) ورايت الخیبة تستلح

ویبشر بها الناس

بعضہم بعضا۔

(۶۸) ورايت طلب

الحج والجهاد لغير

الله۔

- (۶۹) ورايت السلطان
يذل
(۶۹) اور جب تو دیکھے کہ بادشاہ ہومن
کو کافر کے لیے ذلیل کر رہا ہے۔
- (۷۰) ورايت الخراب
قد اديل من
ال عمران
(۷۰) اور جب تو دیکھے کہ خرابے
آبادیوں سے زیادہ ہو گئے
ہیں۔
- (۷۱) ورايت الرجل مغيثه
من بخس الميكال
والميزان
(۷۱) اور جب تو دیکھے کہ انسان کی
گزر اوقات کم ناپنے اور کم تولنے
سے ہو رہی ہے۔
- (۷۲) ورايت سفك
الدماء يستخف
بها
(۷۲) اور جب تو دیکھے کہ انسانی خون
کی کوئی اہمیت نہیں رہی
اور بے دریغ بہایا جا رہا ہے۔
- (۷۳) ورايت الرجل
يطلب الرياسة
فعرص الدنيا
يشهر نفسه بخبث
اللسان ليتقى وليسند
الابور اليه
(۷۳) اور جب تو دیکھے کہ انسان
ریاست اور حکومت کو دنیا کے
لیے حاصل کر رہا ہے اور اپنے
آپ کو اس لیے بد زبان مشہور
کر رہا ہے کہ لوگ اس سے ڈریں
اور امور کو اسی پر چھوڑ دیں۔
- (۷۴) ورايت الصلوة قد
استخف بها
(۷۴) اور جب تو دیکھے کہ نماز کا
استخفاف کیا جا رہا ہے۔

- (۵۵) ورايت الرجل
عنده المال
الكثير لم يتركه
منذ ملكه۔
- (۵۶) ورايت الميت
ينشر من قبره
ويوذي وتباع
اكفانه۔
- (۵۷) ورايت المهرج قد
كثر۔
- (۵۸) ورايت الرجل يمشي
نشوان ويصبح
سكران لايهتم بها
الناس فيه
- (۵۹) ورايت البهائم
تنكح
- (۶۰) ورايت البهائم تفرش
بعضها بعضًا۔
- (۶۱) ورايت الرجل يخرج
- (۵۵) اور جب تو دیکھے کہ انسان کے پاس کثیر دولت ہے، لیکن جب سے اس کا مالک ہوا ہے اس نے حقوق شرعیہ ادا نہیں کیے۔
- (۵۶) اور جب تو دیکھے کہ مرنے کو قبر سے نکالا جا رہا ہے اور اسے اذیت دی جا رہی ہے اور اس کا کفن بیجا جا رہا ہے۔
- (۵۷) اور جب تو دیکھے کہ انتشار اور غوغا زیادہ ہو گیا ہے۔
- (۵۸) اور جب تو دیکھے کہ انسان شب کو نشتر میں ہے اور صبح کو بھی مست ہے اور لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کر رہے ہیں۔
- (۵۹) اور جب تو دیکھے کہ لوگ حیوانات کے ساتھ بدکاری کر رہے ہیں۔
- (۶۰) اور جب تو دیکھے کہ درندے ایک دوسرے کو پھاڑ کھا رہے ہیں
- (۶۱) اور جب تو دیکھے کہ انسان نماز

کے لیے باہر نکلے اور جب واپس
آئے تو اس کے جسم پر کڑا
نہ ہو۔

الی مصلاہ ویرجع و
لیس علیہ شی من
شیابہ۔

(۸۲) اور جب تو دیکھے کہ انسانوں
کے دل سخت ہو گئے ہیں اور ان
کی آنکھیں خشک ہیں اور ذکر
خدا ان کے لیے گراں ہے۔

(۸۲) ورایت قلوب الناس
قد قسمت وجمدت
اعینهم وثقل
الذکر علیهم۔

(۸۳) اور جب تو دیکھے کہ نمازی اس
لیے نماز پڑھ رہا ہے کہ لوگ
اسے دیکھیں۔

(۸۳) ورایت المصلی انما
یصلی لیراہ
الناس۔

(۸۴) اور جب تو دیکھے کہ فقیہ دنیا
داری جب ریاست اور طلب
دنیا کے لیے تفرقہ کر رہا ہے۔

(۸۴) ورایت الفقیہ
ینفقه لغير الدین
یطلب الدنیا وریاست۔

(۸۵) اور جب تو دیکھے کہ لوگ اس
کے ساتھ ہیں جس کے پاس
غلبہ اقتدار ہے۔

(۸۵) ورایت الناس
مع من
غلب۔

(۸۶) اور جب تو دیکھے کہ طلب حلال
رکھنے والا قابل سرزنش اور
لاائق مذمت ہے، اور طلب

(۸۶) ورایت طالب
العرام یندم و
یعیر وطالب الحرام

یحدح ویوظف۔

حرام رکھنے والا قابل تعظیم ہے

(۸۷) ورايت الحرمین

(۸۷) اور جب تو دیکھے کہ حرم مکہ اور

یعمل فیہما بما لا

مدنیہ میں ایسے کام ہو رہے ہیں جو

یحب اللہ ینعہم

خدا کو پسند نہیں ہیں اور کوئی

مانع ولا یحول بینہم

انہیں منع کرنے والا نہیں ہے اور

وبین العمل القبیح

نہ کوئی انہیں عمل قبیح سے باز

احد۔

رکھنے والا ہے۔

(۸۸) ورايت المعارف

(۸۸) اور جب تو دیکھے کہ آلات

ظاہرۃ فی

موسیقی مکہ و مدنیہ میں علانیہ و

الحرمین۔

آشکار ہیں۔

(۸۹) ورايت الرجل یتکلم

(۸۹) اور جب تو دیکھے کہ انسان کوئی

بشی من الحق

سچی بات بیان کر رہا ہے اور

ویامر بالمعروف

اسر بالمعروف و نہی عن المنکر

وینہی عن المنکر

کہ رہا ہے اور اس وقت کوئی

ویقوم الیہ من ینصحہ

اس کے پاس جاتے اور نصیحت

فی نفسہ فیقول ہذا

کرے کہ یہ تمہاری تکلیف شرعی

عنک موضوع۔

نہیں ہے۔

(۹۰) ورايت الناس

(۹۰) اور جب تو دیکھے کہ لوگ ایک

ینظر بعضهم الی

دوسرے کی طرف نگاہ کر رہے

ہیں اور اہل شرک کی پیروی کر رہے
ہیں۔

بعض و یقتدون
بأهل الشر۔

(۹۱) اور جب تو دیکھے کہ مسلک حق
اور راہ حق خالی ہے اور کوئی اس
پر چلنے والا نہیں ہے۔

(۹۱) ورايت مسلك الخیر
وطريقة خیالا
یسلكہ احد۔

(۹۲) اور جب تو دیکھے کہ میت کا
استہزاء کیا جا رہا ہے اور کسی کو
اس سے وحشت نہیں ہو رہی ہے۔

(۹۲) ورايت الميت
بہزبه فلا یفزع
لہ احد۔

(۹۳) اور جب تو دیکھے کہ گذشتہ سال
کی نسبت ہر آنے والے سال
میں بدعت اور شرکاء کا اضافہ
ہونے لگے۔

(۹۳) ورايت کل عام
یحدث فیہ من
البدعة والشر
اکثر مما کان۔

(۹۴) اور جب تو دیکھے کہ اخلاق اور
اجتماعات میں سرمایہ واردوں کی
مطابقت ہونے لگے۔

(۹۴) ورايت الخلق و
المجالس لا یتابعون
الا الاغنیاء۔

(۹۵) اور جب تو دیکھے کہ فقیر کی مدد
اس لیے کی جائے کہ اس پر مہنسا
جاسکے اور غیر خدا کے لیے اس
پر رحم کھایا جائے۔

(۹۵) ورايت المحتاج یعطی
علی الضحل بہ و
یرحم لغير وجه
للہ۔

- (۹۶) ورايت الايات في
السما لا يفرع
لها احد۔
- (۹۶) اور جب تو دیکھے کہ علامتیں آسمان پر
ظاہر ہو رہی ہیں اور کوئی خوف زدہ
نہیں ہے۔
- (۹۷) ورايت الناس
يتساقدون كما
تساقد البهائم لا
ينكر احد منكر
انخوفامن الناس۔
- (۹۷) اور جب تو دیکھے کہ علامتہ لوگ
ایک دوسرے پر (عمل بد کے لیے)
سوار ہو رہے ہیں۔ جیسے کہ جانور
ہوتے ہیں اور ان کے خوف سے
کوئی انہیں منع نہیں کرتا۔
- (۹۸) ورايت الرجل ينفق
الكثير في غير
طاعة الله ويمتنع
اليسير في طاعة
الله۔
- (۹۸) اور جب تو دیکھے کہ انسان مال
کثیر غیر شرعی کاموں میں صرف
کر رہا ہے اور مال قلیل بھی اطاعت
خدا میں صرف کرنے کے لیے تیار
نہیں ہے۔
- (۹۹) ورايت العقوق قد
ظہروا استخف
بالوالدين وكان من
اسوئه الناس
حالا عند الولد و
يفرح بان يفتري
- (۹۹) اور جب تو دیکھے کہ عاق کی کثرت
ہو گئی ہے۔ والدین کی بے حریتی
کی جا رہی ہے وہ اپنی اولاد کے
پاس بدترین انسان کی حالت
میں زندگی گزار رہے ہیں اور اولاد
اپنے والدین پر افتراء پر دازی کر

علیہما۔

کے خوش ہو رہی ہے۔

(۱۰۰) ورايت النساء قد غلبن
 علی الملك و غلبن علی کل
 امر لا یوتی الی مالهن
 فیہ ہوی۔

(۱۰۰) اور جب تو دیکھے کہ حکومت و
 سلطنت اور ہر وہ چیز جس کی
 انتہیں خواہش ہے۔ اس پر غالب
 آگئی ہے۔

(۱۰۱) ورايت ابن الرجل
 یفتی علی امیہ
 و یدعو علی
 والدیہ و یفرح
 بمریئہ

(۱۰۱) اور جب تو دیکھے کہ بیٹا اپنے
 باپ پر افترا کرتا ہے اور ماں
 باپ کے مرنے کی دعا مانگ
 رہا ہے اور ان کی موت سے
 خوش ہو رہا ہے۔

(۱۰۲) ورايت الرجل اذا مر به یوم
 لم یكسب فیہ الذنب العظیم
 من فجور او نجس مکیال
 او میزان او غشیان حرام
 او شرب مسکر اکتیبا حزینا
 یحسب ان ذلک الیوم علیہ
 و ضیعة من عمرہ۔

(۱۰۲) اور جب تو دیکھے کہ انسان نے
 ایک دن گزار لیا اور اس میں کوئی
 گناہ عظیم مثلاً زنا کاری یا کم فروشی
 یا دھوکہ یا شراب نوشی جیسا عمل
 سرزد نہیں ہوا اور وہ اس پر گنہگار
 ہے کہ وہ دن بیکار اور اس کی عمر سے
 ضائع ہوا۔

(۱۰۳) ورايت السلطان
 یحتکر الطعام

(۱۰۳) اور جب تو دیکھے کہ بادشاہ کھانے
 کی اشیاء اور غلوں کا احتکار کرتا ہے

(۱۰۳) اور جب تو دیکھے کہ اولاد رسولؐ

کا مال ٹھوٹ کے ذریعہ تقسیم

ہو رہا ہے، اور قمار بازی اور

شراب خوردی میں صرف ہو رہا ہے۔

(۱۰۵) اور جب تو دیکھے کہ شراب کے

ذریعہ علاج کیا جا رہا ہے اور لیٹھن

سے اس کے فوائد بیان کیے جا

رہے ہیں اور اس کے ذریعہ

شفا چاہی جا رہی ہے۔

(۱۰۶) اور جب تو دیکھے کہ انسان امر

بالمعروف اور نہی عن المنکر

اور دین کے ترک کرنے میں

برابر ہیں۔

(۱۰۷) اور جب تو دیکھے کہ منافقین

اور اہل نفاق کی ہوا مسلسل بندھی

ہوئی ہے اور اہل حق کی ہوا کئی

ہے۔

(۱۰۸) اور جب تو دیکھے کہ اذان کہنے

اور نماز پڑھنے کی اجرت لی جاتی

(۱۰۳) ورايت اموال ذی

القربى تقسیم فی

الذور ویتعامر بها

ویشرب بها الخمر۔

(۱۰۵) ورايت الخمر

یتداوی بها و

توصف للمرض

وسیتسقی بها۔

(۱۰۶) ورايت الناس قد

استوا فی ترک الامر

بالمعروف والنہی عن المنکر

وتروک التدين معہ

(۱۰۷) ورايت الرياح

المنافقین واهل النفاق

دائمة ورياح اهل الحق

لا تحرك۔

(۱۰۸) ورايت الاذان

بالاجر والصلوة

بِالْأَجْرِ-

جاتی ہے

(۱۰۹) ورايت المساجد محتشبه متن لا يخاف الله مجتمعون فيها للغيبة واكل الحوم اهل الحق و يتواصفون فيها شراب المسكر-

(۱۰۹) اور جب تو دیکھے کہ مسجد ایسے لوگوں سے بھری ہوئی ہے جو خوف خدا نہیں رکھتے وہ وہاں غیبت کرنے اور اہل حق کا گوشت کھانے جمع ہوتے ہیں اور وہاں شراب کی تعریف تو صیغہ کرتے ہیں۔

(۱۱۰) ورايت السكران يصلى بالناس فهو لا يعقل ولا يشلن بالكر و اذا سكر اكرم و اتقى و خيف و ترك لا يعقب و يعذر بسكرة-

(۱۱۰) اور جب تو دیکھے کہ بد مست انسان لوگوں کی پیش نمازی کر رہا ہے۔ اور کسی چیز کا ہوش نہیں ہے اور لوگ بھی اس کی بدستی کو عیب نہیں سمجھ رہے ہیں اگر کوئی مست ہو تو لوگ اس کا احترام کریں اس سے تقیہ کریں اور خوف کھائیں اسے چھوڑ دیں اور سزا نہ دیں، بلکہ نشہ کے سبب اسے معذور سمجھیں۔

(۱۱۱) ورايت من اكل اموال اليتامى يحدث

(۱۱۱) اور جب تو دیکھے کہ یتیموں کا مال کھانے والا اپنے صالح ہونے کا

بصلاحہ

ذکر کرتا ہے۔

- (۱۱۲) ورايت القضاة يقضون
بخلاف ما امر الله - اور جب تو دیکھے کہ قاضی حکم
الہی کے خلاف فیصلے کرے۔
- (۱۱۳) ورايت ولاية
يا تمنون الخوفة
للطمع - اور جب تو دیکھے کہ حکمران خیانت
کرنے والوں کو حرص و طمع کے
سبب ایمن بنا رہے ہیں۔
- (۱۱۴) ورايت الميراث
قد وضعت الولاية لاهل
الفسوق والجرّة على
الله يا خزون منهم و
يخلونهم وما
يشتهون - اور جب تو دیکھے کہ حکمران میراث
کو گناہ میں جبری فاسقوں کو دے
رہے ہیں اور یہ فاسق حکمرانوں سے
میراث لے کر جو چاہتے ہیں وہ
کر رہے ہیں۔ اور حکمرانوں نے
انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا۔
- (۱۱۵) ورايت المنابر يؤمر
عليها بالتقوى
ولا يعمل القائل
بما يامر - اور جب تو دیکھے کہ فرماؤں پر سے
تقویٰ کا حکم دیا جائے اور حکم
دینے والا خود اس پر عمل نہ
ہو۔
- (۱۱۶) ورايت الصلوة قد
استحف باوقاتها - اور جب تو دیکھے کہ اوقات
نماز کا استحفا کیا جائے۔
- (۱۱۷) ورايت الصدقة
اور جب تو دیکھے کہ صدقہ اور

اور خیرات بھی سفارش پر دینے
جائیں۔ یہ عمل خدا کے لیے نہیں بلکہ
لوگوں کی مرضی سے کیا جائے۔

(۱۱۸) اور جب تو دیکھے کہ لوگوں کا مقصد
زندگی ان کا پیٹ اور ان کی
شرمگاہ ہے اور انہیں پروا نہیں
کہ حرام کھا رہے ہیں۔

(۱۱۹) اور جب دیکھے کہ دنیا ان کے
پاس آگئی۔

(۱۲۰) اور جب تو دیکھے حق کے پرچم
بوسیدہ ہو گئے۔

تو ایسے مواقع سے حذر کر اور خدا
وند عالم سے نجات طلب کر اور جان
لے کہ اس وقت انسان خدا کے غضب
کی زد میں ہیں، اور خدا انہیں اس
امر کے سبب مہلت دے رہا ہے
جو اس کے ارادہ میں ہے تو ہمیشہ
متوجہ رہ، اور کوشش کر کہ لوگ
جن چیزوں میں مبتلا ہیں تو ان کے

بالشفاعة لا میراد بها
وجه الله وتعطى

لطلب الناس -

(۱۱۸) ورايت الناس همهم
بطونهم وفضوهم
لا يالون بما اكلو
وبما نكحوا۔

(۱۱۹) ورايت الدنيا مقبلة
عليهم۔

(۱۲۰) ورايت اعلام الحق
قد درست

فكن على حذر واطلب
من الله عز وجل النجاة واعلم
ان الناس في سخط الله عز
وجل انما يمهلهم لا میراد
بهم فكن مترقبا واجتهد
ليراك الله في خلاف
ما هم عليه فان
نزل بهم العذاب و

جمہوریت

عن هشام بن سالم	ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق
عن الصادق عليه السلام	علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
إِنَّهُ قَالَ مَا يَكُونُ	آپ نے فرمایا کہ یہ امر ظہور اس
هَذَا لَمْ يَكُنْ حَتَّى لَا يَبْقَى	وقت تک واقع نہیں ہوگا جب
صِنْفٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا	تک کہ ہر صنف و جنس کے لوگ
وَلَوْ أَعْلَى النَّاسِ حَتَّى	انسانوں پر حکومت نہ کریں، تاکہ
لَا يَقُولُوا إِنَّا لَنُؤَدِّعُ	بعد میں یہ نہ کہہ سکیں کہ اگر ہم حکومت
وَلِيْنَا الْعَدْلَ لَنَأْتِيَنَّ	کرتے تو عدل سے کام لیتے اور اس
يَقُومُ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ	کے بعد حق اور عدل کے ساتھ قیام
وَالْعَدْلِ	کرنے والا قیام کرے گا۔

جابر حکمران

فی کتاب البیان، للکبخی فی	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باب ۲۲ بسند طویل عن الاوزاعی	نے فرمایا کہ میرے بعد
عن قیس بن جابر الصدقی عن	خلفاء ہوں گے، خلفاء کے

ابیه عن جده ان رسول الله قال
 سيكون بعدی خلفاء ومن بعد الخلفاء
 امرؤ من بعد الامراء ملوک
 جب ابرہ شہ یخرج المہدی
 عج من اہلبیتی بلاء
 الارض عدل لہ
 بعد امراء ہوں گے اور بادشاہوں
 کے بعد جاہراشخاص حکمران
 ہوں گے اور جاہراشخاص کے بعد میرے
 اہل بیت سے مہدی خروج کرے
 گا جو زمین کو عدل و داد سے بھر
 دے گا۔

مدعی نبوت

عبد اللہ ابن عمر قال
 قال رسول الله صلى الله
 عليه واله وسلم لا تقوم
 الساعة حتى يخرج
 المهدى عليه السلام
 من ولدى ولا يخرج المهدى
 حتى يخرج ستون كذابا
 كلهم يقولون انا
 نبى
 کتاب ارشاد میں عبد اللہ ابن عمر
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
 قیامت خروج مہدی سے قبل نہیں
 آئے گی۔ وہ میری اولاد سے ہوگا اور
 مہدی اس وقت خروج نہیں کرے
 گا جب تک ساٹھ کذاب خروج
 نہ کر لیں اور سب کا دعویٰ یہ ہوگا
 میں نبی ہوں۔

لہ الشیخة الرجعة طباقل صفحہ ۱۸۰۔

لہ الزام الناصب جلد ۲ ص ۱۲۶

ہو۔ یہ بنی ہاشم کہاں خروج کریں گے؟ یہ وضاحت نہیں ہے اور اس کی بھی وضاحت نہیں ہے کہ یہ ادعا امامت کا ہوگا۔ یا کسی اور منصب کا البتہ روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ فقط دعویٰ نہیں کریں گے۔ بلکہ خروج کریں گے۔

شیخ مفید نے اپنی کتاب ارشاد میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ بارہ افرادِ نسلِ ابوطالب سے خروج کریں گے اور ہر ایک امامت کا مدعی ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دین اور علم دین

امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میری امت پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ قرآن کے فقط نقوش باقی رہ جائیں گے اور اسلام کا فقط نام باقی رہ جائے گا۔ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں گے۔ لیکن اسلام سے بہت دور ہوں گے ان کی مسجدیں عمارت کے اعتبار سے صحیح ہوں گی لیکن ہدایت کے اعتبار سے خراب ہوں گی۔ اس زمانے کے فقہا بدترین اور شریر ترین فقہا ہوں گے جو آسمان

عن الصادق علیہ السلام
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والیہ سیائی علی امتی
زمان لا یبقی من القرآن
الارسمہ ولا من الاسلام
الا اسمہ یسمون بہ
وہم بعد الناس
منہ مساجدہم عامرہ
من البناء وہی
خراب من الہدی
فقہا ذالک الزمان
شرفہا تحت

ظل السماء منهم
 خرجت الفتنة واليه
 تعود به
 کے نیچے ہوں گے انہیں سے فتنہ باہر
 آئے گا اور انہیں کی طرف واپس
 جائے گا۔

۲

قال ياتي على الناس
 زمان يقتل فيه العلماء
 كما يقتل فيه
 اللصوص ياليت العلماء
 تحامقوا في ذلك
 الزمان - ۱۰
 ارشاد فرمایا کہ انسانوں پر ایک
 زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس زمانے
 میں جس طرح چور قتل کیے جائیں گے
 اسی طرح علماء بھی قتل کیے جائیں
 گے، کاش علماء اس وقت اپنے آپ
 کو بے وقوف اور احمق بنا لیں

۳

قال رسول الله اذا
 بغض المسلمون
 علماءهم واظهروا
 عماره اسواقهم
 وتناكحوا اعلى
 امير المؤمنين عليه السلام نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا
 کہ جب مسلمان اپنے علماء سے نفرت
 کرنے لگیں اور اپنے بازاروں کی

۱۰ ظہور الحجۃ صفحہ ۱۲۲۔

۱۱ علام الظہور، زنجانی صفحہ ۳۱۷۔

جمع الذرہم وماہم اللہ
 باربع خصال بالقحط
 من الزمان وجود السلطان
 الجائر والخيانة
 من ولاته الاحكام
 والضوالة من
 العدو یلہ

کی تعمیر کو غماہر کرنے لگیں اور دولت
 کے لیے شادی کریں تو اللہ انہیں چار
 بلاؤں میں مبتلا کرے گا۔ اس زمانے
 میں قحط پڑے گا بادشاہ رصاحب
 سلطنت، ظالم ہوگا حکمران خیانت
 کارہوں گے، اور مسلمانوں کے دلوں میں
 دشمنوں کا شدید خوف ہوگا۔

معاشرتی انقلاب

قال سمعت ابا
 عبد اللہ علیہ السلام
 یقول ویل لطحاة
 العرب من امر
 قد اقترب قلت
 جعلت فذالك
 مع القائم من العرب
 قال نعم لیسیر قلت والله

ابن یحفور نے روایت کی ہے
 کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے
 فرمایا کہ عرب کے سرکشوں پر افسوس
 ہے اس شر کے سبب جو قریب ہے
 میں نے پوچھا آپ پر خدا ہو جاؤں
 عربوں میں سے کتنے قائم کے ساتھ
 ہوں گے؟ فرمایا کم ہوں گے۔ میں نے
 عرض کی خدا کی قسم میں عربوں میں بہت

سے لوگوں کو دکھتا ہوں جو قائم کی
تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں
تو پھر کم کیوں ہوں گے؟ فرمایا کہ
حتماً لوگوں کا امتحان لیا جائے گا،
انہیں ایک دوسرے سے انگ
کیا جائے گا اور انہیں چھلنی میں چھانا
جائے گا۔ یہاں تک کہ کثیر افراد اس
چھلنی سے باہر آجائیں گے۔

ان من یصف هذا
لا مرمنہم لکثیر
قال لا بد للئاس
من ان یمحصوا
ویمیزو یغربلوا
ویستخرجوا فی
الغربال خلق
کثیر یلہ

۲

امیر المؤمنین علیہ السلام نے نبج
البلاغہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ اس
ذات کی قسم جس نے رسول کو حق
کے ساتھ مبعوث کیا۔ تم بُری طرح
تہ و بالا کیے جاؤ گے اور تمہیں اس
طرح چھانا جائے گا۔ جیسے کسی چیز
کو چھلنی میں چھانا جاتا ہے اور یہی
اہل حق ہوتی دیگ کی طرح نیچے اوپر

قال امیر المؤمنین
علیہ السلام والذی
بعث بالحق نبینا
لتبیلن ببللہ و
لتغربلن غربلہ
لساطن سوط القدر
حق یعود اسفلکم
اعلاکم و اعلاکم اسفلکم

ولیلقن سباقون
 کانوا قصروا و
 ليقصرون سباقون
 کانوا سبقوا و
 اللہ ما کتبت
 وشمة ولا کذبت
 کذبة۔ لہ

کیا جائے گا، یہاں تک کہ تمہارے
 نپت بلند اور تمہارے بلند نپت
 ہو جائیں گے اور جو لوگ پیچھے ہو گئے
 تھے آگے بڑھ جائیں گے۔ خدا کی
 قسم میں نے کوئی بات پردے میں
 نہیں رکھی اور کبھی خلاف حقیقت
 گفتگو نہیں کی۔

معاشرتی مزاج

(بیان الحق) قال عسی
 ان تدرکوا زمانا یغدی
 علی احدکم بعضه
 ویراح باخدری و
 تلبسوا مثال استار
 الکعبۃ قالوا
 یا رسول اللہ انحن
 الیوم خیر ام ذاک

رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ
 تم ایک ایسا زمانہ بھی دیکھو گے
 کہ صبح اپنے شہر میں گزارو گے ،
 اور شام تک کسی دوسرے شہر میں
 پہنچ جاؤ گے تم اس زمانے میں
 غلاف کعبہ جیسے لباس استعمال
 کرو گے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول
 اللہ! ہم اس زمانے میں بہتر ہیں

یا اس زمانے میں بہتر ہوں گے؟
 فرمایا آج تمہارے دنوں میں ایک
 دوسرے سے محبت ہے اور
 اس زمانے میں ایک دوسرے
 سے دشمنی کر دے اور ایک دوسرے
 کی گردنیں کاٹو گے۔

فقال بل انتم
 الیوم متحابون و
 انتم یومئذ
 متباعضون یضرب
 بعضکم رقاب
 لبعض۔

فریبی معاشرہ

اصبح بن نباتہ نے امیر المؤمنین
 سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا
 کہ ظہور قائم سے چند سال قبل بہت
 دھوکہ دینے والے ہوں گے، جن
 میں راست گو انسان کی تکذیب
 کی جائے گی اور جھوٹے انسان کی
 تصدیق کی جائے گی۔ اور افراد
 تامل، مقرب ہوں گے اور رؤیضہ

عن علی علیہ السلام
 ان بین یدجی
 القائمین
 خداعہ یکذب
 فیہا الصادق و
 یصدق فیہا الکاذب
 ویقرب فیہا الماحل
 ویتعلق فیہا الروبیضہ

ان چند برسوں سے بہت متعلق
ہوں گے میں نے پوچھا کہ رو بیضہ
کیا ہے؟ اور ماحل کیا ہے؟ فرمایا
تم نے قرآن میں نہیں پڑھا وہو
شدید المحال میں نے پھر
پوچھا کہ محال کیا ہے؟ فرمایا مقصود
مکار ہے۔

قلت وما الزوبیضہ
وما المحاحل قال
اما تقزون قوله
وهو شديد المحال
قال قلت وما
المحال قال یدید
المکار لہ

۲

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا
کہ انسانوں پر ایک ایسا زمانہ آنے
والا ہے کہ مقرب نہ ہوگا، مگر
چغلی غور اور باتیں بنانے الاظریف
نہیں سمجھا جائے گا، مگر وہ جو فاجر
ہو، جو انصاف کرنے والا ہوگا۔ وہ
ضعیف ہوگا، لوگ صدقہ کو حیرانہ
شمار کریں گے، اور صلہ رحم کو احسان
سمجھیں گے، اور عبادت کے ذریعہ

قال امیر المؤمنین
علیہ السلام یاتی علی
الناس زمان لا
یقرب فیہ الا الماحل
النسار ولا یظرف فیہ
الا الفاجر ولا یضعف
فیہ الا المنصف
یعدون الصدقہ غرما
وصلہ الرحم منا

والعبادة استطالة على
الناس فعند ذلك يكون
السلطان بمشورة النساء
وامارت الصبيان و
تدبير الخصيان ۱۷

لوگوں پر اپنی بزرگی اور عظمت بتائیں
گے، تو ایسے زمانے میں حکومت
عورتوں کے مشورہ سے ہوگی، بزرگوں
کی حکمرانی ہوگی اور خواجہ سراؤں کی
تدبیر و حکمت پر عمل ہوگا۔

۳

كافي قال رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم ياتي
على الناس زمان يكون
الناس فيه ذءابا فمن
لم يكن فيه ذءابا
اكله الذءاب ۱۸

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ انسانوں پر ایک
ایسا زمانہ آئے گا کہ وہاں انسان
بھیڑیئے بن جائیں گے تو جو شخص بھیڑیا نہیں
بنے گا تو اسے دوسرے بھیڑیئے
مل کر کھا جائیں گے۔

۴

وقال رسول الله صلى الله
عليه وآله ان الله
ليظهر النفاق و

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں میری
امت کے درمیان نفاق ظاہر ہو

۱۷ ظہور الحجۃ صفحہ ۱۱۸۔

۱۸ علامہ ظہور، صفحہ ۲۰۶۔

ترفع الامانة و
 تقبض الرحمة ينقض
 الامين و يومن
 الخائن اتكم
 الفتن كماثال الليل
 المظلمه

گا۔ امانت اٹھالی جائے گی اور رحمت
 روک لی جائے گی۔ امانت دار سپت
 سمجھا جائے گا اور خیانت کرنے والا
 ائین سمجھا جائے گا۔ جب ایسا ہوگا
 تو تم پر سیاہ راتوں کی طرح فتنے نازل
 ہوں گے۔

۵

عن الحسين بن
 علي عليهم السلام
 قال جاء رجل
 الى امير المؤمنين
 نبئنا بمهديكم
 هذا فقال اذا درج
 الدارجون وقل
 المومنون وذهب
 المجلبون ففناك يه

امام حسین علیہ السلام سے
 روایت ہے کہ ایک شخص امیر
 المؤمنین کی خدمت میں آیا اور
 اس نے سوال کیا کہ اپنے مہدی
 کے بارے میں بتائیں کہ کب ظہور
 ہوگا؟ فرمایا کہ جب کفار و اشرار
 کے صلب میں مومنین و متقین ختم ہو
 جائیں گے اور جب دین کی نصرت
 کرنے والے اٹھ جائیں اس
 وقت ظہور ہوگا۔

۱۰ ظہور الحجۃ، صفحہ ۱۶۵۔

۱۱ علامہ الظہور، صفحہ ۳۰۶۔

امام جعفر صادق علیہ السلام
سے ظہور مہدیؑ کے سلسلہ میں پوچھا
گیا، تو آپ نے فرمایا کہ جب
خواجہ سرا اور عورتیں حکومت کریں
اور مسجد کوفہ دیران ہو جائے،
اور نوجوان افراد اور بڑے کے حاکم بن
جائیں اور بڑوسی معاہدے کرنے
لگیں تو اس وقت بنی عباس کی حکومت
کا زوال ہوگا اور ہم اہل بیت میں
سے قائم کا ظہور ہوگا۔

سئل الصادق عن
ظہورہ فقال اذا حکمت
فی دولة خضبان و
والنسون واحذت الامارة
الشان والصبیان وخریب
جامع الکوفۃ من
العمران وانعقدت الجیران
فذلک الوقت زوال
ملا بنی عمی العباس و
ظہور قاعنا اهل البیت۔

توضیح

اس روایت میں مندرجہ ذیل باتوں کی وضاحت ہوتی ہے۔
① اگرچہ یہ ذکر نہیں ہے کہ خواجہ سرا (مردانگی نہ رکھنے والے مرد) اور عورتوں
کی حکمرانی کن علاقوں میں ہوگی، لیکن مسجد کوفہ اور حکومت بنی عباس
کے سیاق سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ علامت بالعموم مسلم حکومتوں اور

قال رسول الله يكون
 في آخر هذه الامة رجال
 يركبون على الميائة
 حتى ياتوا ابواب المساجد
 نساء هم كاسيات
 عاريات على رؤسهن
 كاسنمة البخت
 العجاف لہ

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ نے فرمایا کہ اس وقت کے
 آخری زمانے کے مرد تیز گردش کرنے
 والی سواریوں پر سوار ہوں گے اور
 مسجد کے دروازوں پر آئیں گے، ان
 کی عورتیں لباس میں ہوں گی، لیکن
 برہنہ ہوں گی اور ان کے سروں پر
 اونٹ کی کوبان کی طرح بال ہونگے

ازدواج

عن النبی قال اذا اتی
 علی امتی مائة وثمانون
 سنة بعد الالف فقد
 حلت العزویة والعزلة
 والترهب علی رؤس
 الجبال وذلک لان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا کہ جب میری امت
 پر ۱۸۰ھ آجائے تو اس وقت کنوارا
 رہنا، گوشہ نشینی اور پہاڑوں پر جا کر
 رہبانیت اختیار کرنا حلال ہو جائے
 گا اور وہ اس لیے کہ ۱۲۰۰ھ میں

التخلق في لماتين
 اهل الحرب والقتل
 فتربية حرو وخير
 من تربية الولد وان
 تتله المراه حية
 خیر من ان تتله
 الولد - له

جو لوگ ہوں گے وہ جنگ جو اور قتل
 وغارت والے ہوں گے، تو اس
 زمانے میں ایک کُتے کے بچہ کی
 پرورش ایک لڑکے کی پرورش
 سے بہتر ہوگی، اور اس زمانے میں
 اگر عورت سانپ جنے تو وہ بچہ
 پیدا کرنے سے بہتر ہوگا۔

مسلمان

قال رسول الله
 صلى الله عليه وآله
 وسلم على الناس
 زمان اذا سمعت
 باسم الرجل
 خير من تلقاه
 اذا القية خير من
 تجربة ولو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا کہ انسانوں
 پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے
 کہ کسی انسان کا نام سنو تو یہ اس
 کی ملاقات سے بہتر ہے اور اگر
 تم نے اس سے ملاقات کر لی تو
 اسے آزمانے اور تجربہ کرنے سے
 بہتر ہے اور اگر تم نے اسے آزمایا

جربتہ اظہر لک
 احوالادینہم دنا
 فیرہم ہمتہم
 بطونہم قبلتہم
 نسائہم یرکعون
 للرعیق یسجدون
 للدرہم حیاری
 سکاری لامسلبین ولا
 نصاری۔ لہ

تو وہ اپنے حالات تم پر ظاہر کر دے
 گا۔ اس زمانے کے لوگوں کا دین ان
 کی دولت ہوگی۔ ان کی بہت ان کے
 پیٹ ہوں گے۔ ان کا قبلہ ان کی عورتیں
 ہوں گی۔ ایک روٹی کے لیے رکوع
 کریں گے اور ایک درہم کے لیے
 سجدہ کریں گے۔ وہ حیران ہوں گے
 بدست ہونگے، نہ مسلمان ہوں گے
 نہ عیسائی ہونگے۔

عورتوں کو قبلہ کہہ کر شاید اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ راستہ
 چلتے وقت سر اپنے کو پیچھے رکھیں گے اور عورتوں کو آگے کر دیں گے۔ جیسا کہ
 آج کے معاشرہ میں یہ طریقہ رائج ہے۔ (LADIES FIRST)

حدیث کے آخر میں کہا گیا ہے کہ یہ لوگ نہ مسلمان ہوں گے نہ عیسائی
 یہ بھی کہا جاسکتا تھا کہ مسلمان ہوں گے اور نہ یہودی، یا مسلمان ہوں گے، نہ
 ہندو، لیکن کہا گیا ہے کہ ”یہ مسلمان ہونگے نہ عیسائی“ لفظ ”عیسائی“ نے
 اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس دور کی تہذیب پر عیسائیوں
 کے گہرے اثرات ہوں گے۔ مثلاً ”گردن میں ٹائی کا استعمال عیسائیوں

کی علامت ہے اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب کی شبیہ ہے۔ آج کے مسلمانوں میں عام طور پر اس کا رواج ہے۔ اگر کسی ایسے مسلمان سے سوال کیا جائے کہ تم عیسائی ہو؟ تو جواب نفی میں دے گا اور اگر پوچھا جائے کہ مسلمان ہو تو اس کا لباس اور اس کی تہذیب مسلمان ہونے کا بھی انکار کرے گی۔ غالباً اسی بات کو کہا گیا ہے۔ لا مسلمین ولا نصاریٰ۔

شیعوں کی حالت

عمیرہ بنت نفیل بیان کرتی ہیں	مسند ا عن عمیرہ
کہ میں نے امام حسن علیہ السلام سے	بنت نفیل قال سمعت
سنا کہ یہ امر اس وقت تک نہیں ہوگا	الحسن بن علی علیہما السلام
تم جس کا انتظار کر رہے ہو۔ جب تک	یقول لا یكون الامر
کہ تم میں سے ایک شخص دوسرے سے	الذی ینتظرون حتی
اظہار بیزاری و نفرت نہ کرے	لیبراء بعضکم من
اور بعض بعض پر لعن و طعن نہ کریں	بعض حتی بعضکم بعضًا
یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ	وحتى یسی بعضکم بعضًا
بعض کو کذاب کہیں گے۔	کذابین۔ لہ



بعضکم من بعض و
 یلعن بعضکم بعضا و
 یتفضل بعضکم فی وجہ
 بعض و حتی یشہد
 بعضکم بالکفر علی
 بعض قلت ما فی
 ذالک خیر قالت الخیر
 کُلُّہ فی ذالک
 عند ذالک یقوم
 قائمنا فیرفع ذالک
 کُلُّہ

کہ تم میں سے بعض لوگ بعض سے اظہار
 برارت نہ کریں اور تم میں سے بعض لوگ
 بعض پر لعنت نہ کریں اور تم میں سے
 بعض لوگ بعض کے چہرے پر نہ تھوک
 دیں یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ
 بعض کی کفر کی گواہی دیں گے یا وہی
 نے کہا کہ اس وقت تو پھر خیر نہیں
 ہے؟ فرمایا کہ سارا خیر اسی وقت
 ہے، اس لیے کہ اسی وقت تمہارا
 قائم قیام کرے گا۔ اور یہ ساری
 باتیں ختم ہو جائیں گی۔

انتظار کرنے والے

مسنداً عن الصقر الف
 قال سمعت ابا جعفر
 محمد بن علی الرضا
 علیہ السلام یقول

صقر سے روایت ہے کہ میں نے
 امام محمد تقی علیہ السلام سے سنا کہ
 انہوں نے فرمایا کہ میرے بعد میرا
 بیٹا علی امام ہے اس کا حکم میرا حکم

ہے اور اس کا قول میرا قول ہے اور اس کی اطاعت میری اطاعت ہے، اول اس کے بعد یہ امر امامت اس کے بیٹے حسن (عسکری) میں ہے۔ اس کا اس کے باپ کا امر ہے اور اس کی اطاعت اس کے باپ کی اطاعت ہے۔ پھر فرمایا حسن کے بعد اس کا بیٹا قائم باحق اور امام منتظر امام ہوگا، میں نے پوچھا، فرزند رسول! کیا یہ قائم کے نام سے کیوں یاد کیا جاتا ہے؟ یہ اس وقت قیام کرے گا۔ جب اس کا ذکر ہو جائے گا اور ختم ہو جائے گا۔ میں نے پھر پوچھا منتظر کے نام سے کیوں یاد کیا جاتا ہے؟ فرمایا کہ اس کی غیبت کے ایام بہت ہوں گے اور مدت طویل ہوگی تو نخلصین اس کے خروج کا انتظار کریں گے اور صاحبان شک و ریب اس کا انتظار

ان الامام بعدی ابی علی امرہ امری و قوله قولى وطاعة طاعتی والامامة بعدہ فی ابنہ الحسن علیہ السلام امرہ امریہ وطاعة طاعة ابیہ نعم قال ان من بعد الحسن علیہ السلام ابنہ القائم بالحق المنتظر فقلت له یا ابن رسول الله ولم سمی القائم قال لانہ یقوم بعد موت ذکرہ وارتداد کثیر القائلین بامامة فقلت له ولم سمی المنتظر قال لانہ غیبة تکثر ایامها و یطول امدها فینتظر خروجه

اس امر ظہور کی توقع رکھو۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر خدا ہو جائیں یہ حاجت اور فاقہ تو سمجھ میں آگیا، لیکن لوگوں کا ایک دوسرے سے انکار کرنے کا مطلب کیا ہے؛ فرمایا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے برا دروینی کے پاس کوئی حاجت لے کر جائے گا۔ تو وہ اس حاجت مند سے اس رویہ کے خلاف ملے گا جو حاجت سے پہلے تھا اور اس طریقہ گفتگو کے خلاف گفتگو کرے گا۔ جو حاجت سے پہلے کا طریقہ تھا۔

امر اللہ عزوجل
فقلت جعلت
فنداك هذه الفاقة
والحاجة قد عرفتها
فما انكار الناس
بعضهم بعض
قال يا ق الرجل
منكم انحاء
لحاجة فينظر
اليه بغير الوجه
الذي كان ينظر
اليه۔ ۱۰

فاقہ اور احتیاج

محمد بن بشر ہمدانی نے امام صادق
علیہ السلام سے ایک طویل حدیث

عن محمد بن بشر
الهمدانی عن الصادق

نقل کی ہے، جس کا ایک حصہ یہاں
نقل کیا جاتا ہے: آپ نے ارشاد
فرمایا کہ نبی فلاں کی حکومت طویل ہو
گی، یہاں تک کہ جب وہ اپنے آپ
کو مومن و مطمئن محسوس کریں گے اور
یہ خیال کرنے لگیں گے کہ ان کی حکومت
کو زوال نہیں ہوگا۔ ان کے درمیان
ایک چیخ بلند ہوگی جس کے سبب
ان کا نگہبان کوئی باقی نہ بچے گا۔ جو
ان کو جمع کر سکے اور ان کا کوئی نمائندہ
نہ رہے گا جو ان کی بات سن سکے
یہی خداوندِ عالم کے اس قول کا مطلب
ہے۔ یہاں تک کہ زمین نے اپنے
کو آراستہ کر لیا اور مزین ہو گئی اور
مالکانِ زمین نے یہ سمجھ لیا اب وہ
اس پر قابو پا چکے ہیں تو ہمارا حکم
رات یا دن میں آپ تک پہنچا
تو ہم نے اس کھیت کو ایسا کٹا ہوا
بنا دیا، گویا کل اس میں کچھ بھی نہ تھا۔

عليه السلام في حديث
طويل قد اخذنا
موضع الحاجة ان
قال لنبي فلان ملكا
موجلا حتى اذا امنوا
واطماء نواء وظنوا
ان ملكهم لا يزول صبح
فيهم صيحة فلم
يبق لهم راع بجمعهم
ولا راع يسمعهم و
ذلك قول الله عج
حتى اذا اخذت
الارض زحرفها
وازينت وظن اهلها
انهم قادرون عليها
انها امرنا ليل
اونهارا فجعلناها
حصيدا كان لم
تغن بالامس

ہم اس طرح فکور کرنے والوں کے لیے
 اپنی آیات کو تفصیل سے بیان کرتے
 ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ
 کہ کیا اس کا کوئی وقت معین ہے؟
 فرمایا نہیں! اس لیے کہ خدا کا علم وقت
 معین کرنے والوں کے علم پر غالب ہے
 اللہ نے موسیٰ سے تین راتوں کا وعدہ
 کیا تھا اور اسے دس راتوں کے ذریعہ
 مکمل کیا جس کا علم نہ موسیٰ کو تھا اور نہ
 بنی اسرائیل کو توجب وقت موعود گزار
 گیا تو انہوں نے کہا کہ موسیٰ نے ہمیں
 دھوکہ دیا اور وہ گوسالہ کی پرستش
 کرنے لگے، لیکن جب حاجتوں اور
 فاقوں کی انسانوں میں کثرت ہو جائے
 اور لوگ ایک دوسرے سے اظہار
 نفرت اور انکار کرنے لگیں تو اس
 زمانے میں صبح و شام امر الہی کے

كذلك تفصل الايات
 لقوم يتفكرون قلت
 جعلت فداك هل
 لذلك وقت قال
 لا لان علم الاغلب
 علم المؤمن ان
 الله وعد موسى
 ثلاثين ليلة واتمها
 بعشر لم يعلمها موسى
 ولم يعلمها بنى
 اسرائيل فلما جاز
 الوقت قالوا غرنا
 موسى فعبدوا العجل
 ولكن اذكثر الاحاجة و
 الفاقة في الناس وانكر بعضهم
 بعضا فعند ذلك تو
 قعوا عند الله صباحاً

قتل اور موت

بز نظمی نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہور مہدی سے قبل قتل بیوح ہوگا۔ میں نے پوچھا ”بیوح“ کیا ہے تسلسل بغیر کسی انقطاع کے۔

عن البرنظی عن الرضا علیہ السلام قال قد امر هذا الامر قتل بیوح قلت وما البیوح قال دائم لا یقتریہ

۲

سلمان ابن خالد نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہور سے قبل دو قسم کی موتیں ہوں گی۔ سرخ موت اور سفید موت یہاں تک کہ ہر سات میں سے پانچ افراد ختم ہو جائیں گے۔ سرخ موت تلوار ہے اور سفید موت

مسند اعن سلیمات بن خالد عن الصادق علیہ السلام قدم القائم موتان موت احمر وموت ابیض حتی ینذہب من کل سبعة خمسة الموت الاحمر السیف الموت

لہ ظہور الحجیر چاپ قدیم

۲۵۰ شمارہ الانوار، جلد ۵۲، چاپ جدید ۵۲۔

طاعون ہے

الابيض الطاعون۔ ۱

۳

ابو بصیر اور محمد بن مسلم نے امام جعفر
صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ
ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب
تک انسانوں کی دو تہائی آبادی ختم نہ
ہو جائے۔ اس پر آپ سے پوچھا گیا
کہ جب دو تہائی انسان ختم ہو جائیں گے
تو پھر باقی کیا رہے گا؟ فرمایا کہ کیا تم
اس بات پر راضی نہیں ہو کہ باقی ماندہ
ایک تہائی تمہاری ہو۔

مسند ابن ابی بصیر
ومحمد بن مسلم عن
الصادق علیہ السلام لا
یکون هذا الامر حتی
یذهب ثلث الناس
فما یقی فقال علیہ
السلام اما تر ضون
ان تکونوا الثلث
الباقی۔ ۱

امراض

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ بواسیر ریاچی
امراض اور ناگہانی موت اور

عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ظہور
البواسیر وموت

۱۔ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۰ چاپ قدیم

۲۔ الزمائم الناصب، جلد ۲ صفحہ ۱۳۶

الفجاءة والجد امر مت
 اقترب الساعة - له

جذام (جلدی بیماریاں) وقت
 نزدیک آجانے پر ظاہر ہوں گی



جغرافیائی علامات

یورپ

فاضل معاصر سید ابراہیم موسوی
 زنجانی نے اثبات الحجۃ کے صفحہ ۲۸۰
 پر اندلس کی دوبارہ تباہی کو بھی علامہ میں
 شمار کیا ہے۔ علامہ ظہور میں عماد زادہ
 اصفہانی نے رسول اکرم سے نقل کیا
 ہے کہ میرے بعد جزیرہ اندلس فتح کیا
 جائے گا۔ ان پر اہل نکر غالب آ
 جائیں گے اور وہ اہل اندلس کے مال
 و دولت اور اکثر علاقوں کو چھین لیں
 گے، ان کی عورتوں اور بچوں کو اسیر
 کریں گے۔ پروے چاک کر دیں گے
 اور شہروں کو تباہ کر دیں گے، اکثر
 بستیاں دیوانوں اور صحراؤں میں تبدیل
 ہو جائیں گی۔ اکثر لوگوں کو ان کی
 زمینوں اور دولت سے بے دخل

مستفتح بعدی
 جزیرة تسمى بالاندلس
 فيغلب عليها أهل
 الفكر فيأخذون
 أموالهم وأكثر
 بلادهم وليستون
 نسائهم واولادهم
 ويهتكون الاسرار
 ويخربون الديار
 وترجع اكثر البلاد
 فيأفن وقفار
 او يتخلص اكثر
 الناس من ديارهم
 واما لهم فيأخذون
 اكثر الجزيرة

ولا يبقى الا اقلها
ويكون في
الغرب الهرج
والخوف وليستولى عليهم
الجوع والعلاء وتكثر الفتنة
وياكل الناس بعضهم بعضاً
فغد ذلك يخرج رجل
من المغرب الاقصى من
ولد فاطمة بنت رسول الله
وهو المهدي القائم
في آخر الزمان وهو اول
اشراط الساعة له

کر دیں گے تو وہ جزیرہ کے بیشتر
حصہ کو لے لیں گے اور کم تر باقی
رہ جائے گا اور غرب میں شور و فتنہ
ہوگا۔ خوف کا عالم ہوگا، ان پر چھوٹ
اور مہنگائی مسلط ہوگی اور فتنوں کی کثرت
ہو جائے گی اور لوگ ایک دوسرے
کو کھانے لگیں گے اس وقت
مغرب اقصیٰ سے نسل فاطمہ زہرا
بنت رسول اللہ سے ایک شخص خروج
کرے گا اور وہی مہدی قائم ہوگا۔ یہ
آخری زمانے میں ہوگا اور اشراط
کی حد اول ہے۔

اس روایت میں غرب اور مغرب اقصیٰ دو الگ الگ علاقوں کے
لیے استعمال ہوتے ہیں، ممکن ہے کہ غرب سے مراد یورپی ممالک اور امریکہ
ہوں۔ ان علاقوں کے رہنے والوں کی خواہش یہی ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ مشرق
میں ہو، لیکن اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ غرب اس سے محفوظ
نہیں رہے گا۔ جہاں تک مغرب اقصیٰ سے خروج مہدی کا تعلق ہے تو یہ

تو اثر روایت کے خلاف ہے۔ جیسا کہ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا
ممکن ہے کہ اس روایت میں تصحیف و تحریف ہوئی ہو۔ اصل کتاب اور سلسلہ
سند سامنے نہ ہونے کے سبب تبصرہ ممکن نہیں ہے۔

افریقہ

العرف الوردی جلد ۲ صفحہ ۶۸	وفي الحرف الوردی
پر مذکور ہے کہ نعیم ابن حماد نے	ج ۲ ص ۶۸... اخرج بسند عن
ابو قبیل سے نقل کیا ہے کہ افریقیہ	نعیم ابن حماد عن ابی
میں ایک شخص بارہ سال تک حکومت	قبیل کان یکون
کرے گا۔ پھر اس کے بعد فتنہ ہوگا اور	بافریقہ امیر اثنی عشر
ایک سیاہی مائل شخص حکومت لے گا	سنۃ ویکون بعدہ فتنۃ
اور عدل و داد سے پر کرے گا۔ پھر وہ	ثُمَّ یملک و جل اسمہ
مہدی کی طرف روانہ ہوگا اور پہنچ کر	یملاہا عدلاً ثم لیسر
اطاعت قبول کرے گا اور اس	الی المہدی فیودی الہ
کی طرف سے جنگ کرے گا۔	الطاعۃ۔



چین

اربعین میرالوحی میں فضل ابن شاذان نے اہل محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مشرق بعید کی ایک بستی ”شیلہ“ سے ایک قوم خروج کرے گی، اور اہل چین سے اپنے حق کا مطالبہ کرے گی، لیکن ان کا حق نہیں ملے گا۔ وہ لوگ پھر اپنا حق طلب کریں گے انہیں پھر منع کیا جائے گا۔ جب وہ دیکھیں گے تو اپنی گردنوں پر اپنی تلواریں رکھ لیں گے تو اہل چین ان کا مطالبہ پورا کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے، لیکن وہ لوگ اسے قبول نہیں کریں گے۔ اور خلق کثیر کو قتل کر دیں گے۔ پھر وہ ترک اور ہندوستان کے سارے علاقوں پر مسلط ہو جائیں گے، اور

فی اربعین المیرالوحی
عن فضل بن شاذان عن
ابی جعفر علیہ السلام
یقول کانی بقوم قد
خرجوا من اقصی البلاد
المشرق من بلده یقال
لہا شیلہ یطالبون حقہم من
اہل الصین فلا یعطون
فاذا راوا ذلک وضعوا
سیوفہم علی عواقبہم
فرضوا باعطاء ما
سالوہ فما یقبلوا
او قتلو منهم خلق
کثیرا شقیس خرون
بلاد الترتک والمہند
کلہا ویتوجسون

الى خراسان و
 يطلبونها من اهلها
 فلا يعطون فياخذونها
 قهرا ويريدون
 ان لا يبدفوا الملك
 الا الى صاحبكم
 مع الذين قتلوهم
 فانتقموا منهم و
 تعيشوا في سلطانه
 الى اخر التنبئه

اس کے بعد خراسان کی طرف متوجہ
 ہوں گے اور اہل خراسان سے ان کا
 علاقہ طلب کریں گے اور نہ دینے
 پر جبراً قاپض ہو جائیں گے اور ان کا
 ارادہ یہ ہوگا کہ حکومت کو صاحب
 الامر کے ہاتھوں تک پہنچادیں
 پھر ظہور کے بعد یہ ان لوگوں سے
 انتقام لیں گے جنہوں نے انہیں
 قتل کیا تھا اور مہدی کی حکومت
 میں دنیا کے ختم ہونے تک زندگی
 بسر کریں گے۔



چین، خروج عمانی

في مناقب ابن شهر
 ملائم الظهور اذا
 فقد الصين و

مناقب ابن شهر آشوب میں
 علام ظہور کے سلسلہ میں تحریر ہے
 کہ جب چین فنا ہو جائے گا اور

تحريك المغربى
وسارا العباسى او
العمانى و بويغ
السفیانى اذ نثولى
الله ىله

مغربى حركت كرے گا اور عباسى يا
عمانى سفر افتاء ركرے گا اور سفیانى
كى بعت كى جاىكى تو اس وقت
ولى الله (مهدى) كو اذن خروج ديا
جائے گا۔

روس

واما الروس فطا
لها منحوس و
عسكرها منكوس
وملكها مايوس
يصيها الندم
بعد استيلاء على
العجم ويصير
له ودا هتان
(الاولى) الاخلاق

رسالة الرزيرة تاليف محي الدين
عربي ۳۲۱ھ میں مایر و علی الملکوک
(جو بادشاہوں پر کرنے والی ہے)
کے ذیل میں تحریر ہے:

روس کا طالع منحوس ہے اس
کا شکر سرنگوں ہوگا، اس کا بادشاہ
مالوس ہوگا، وہ عمم پر غلبہ پانے کے
بعد ندامت کا شکار ہوگا اور اس
کے دو عظیم واقع ہوں گے (۱) ملک

کے مختلف علاقوں میں اختلاف ہوگا
یہاں تک کہ حکمران انہیں ختم کرنے
سے عاجز آجائے گا (۲) پے در
پے مختلف امراض پھیل جائیں گے
اور جان و مال کا خسارہ ہوگا اور اس
کا اقتدار حاصل کرنے کی تمنا
جرمن، فرانس، بصرہ، ترکیہ اور
قفقاز کے لوگ کریں گے۔ ہر پندہ
نیچے اور بلندی کے لیے پستی ہے
پھر فرمایا کہ ظلم کا گھر خراب ہوگا اگرچہ
تاخیر ہی کیوں نہ ہو۔ انگریز اس
سے نجات پالے گا، بلغاریہ کی طرف
پہنچے گا اور اہل بلغاریہ کو وطن سے
دوری اختیار کرنا پڑے گی۔ ایران میں
دو سال تک متواتر اختلافات
رہیں گے، جو ساقط ہوا ہے۔
وہ واپس ہوگا اور بیٹھنے میں جلدی
نہیں کرے گا۔ ایران کے ارکان
متحد ہو جائیں گے اور انشاء اللہ

بنو احمی ملکہ بحیث
یعجز عن تسکینہ
وتامینہ روالثانثہ
امراض تتابعہ تخسرہ
مالا و نفوسا و
یطمع فی دولت
الجرمن (المان) و
انمشہ (نفسہ) ونصرہ
ترکی و قفقازیہ و
لکل طائران یقح
ولکل صعودت نزول
الی ان قال دارالظالم
خراب ولو بعد حین
واما البلغار فبشری
لہ یا نصرار و البعد
عن الدیار و اما الایران فیدوم
اختلافہا لبستین و ساقطہا
یعود و لا یسرع بالعقود
تتحد ارکانہا فیکون

مستقلًا انشاء اللہ الی
ان قال قم یا سین
واخطب یا الامر واحکم
یا میم واجمع المسلمین
قد مضت الملوک
الجبابة جاء الحق و
زهق الباطل قال
الامام جعفر بن محمد
الصادق لکت اناس دولة
یرقونها ودولتنا فی آخر
الدهر تظہر لہ

وہ استقلال حاصل کرے گا۔ پھر
کہا کہ اے سین قیام کر اے
لام خطاب کر، اے میم حکم کر۔
اور مسلمانوں کو مجتمع کر، جا برباد شاہ
گزر گئے، حق آگیا اور باطل
بھاگ گیا، جیسا کہ امام جعفر بن محمد
الصادق علیہما السلام نے فرمایا
کہ ہر شخص کی ایک حکومت ہے
جس کا وہ انتظار کرتا ہے اور ہماری
حکومت آخری زمانے میں
ظاہر ہوگی۔

آذربائیجان

وفي غيبة النعماني
عن ابی بصیر عن ابی
عبد اللہ علیہ السلام قال لی
غیبت نعمانی میں امام محمد باقر
علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا
کہ ہمارے لیے آذربائیجان سے ایک

ابی یعنی الباقی لا بد لسان من
 آذربا میجان لا یقوم لها شی
 واذا كان كذا لك فكونوا
 احلاس بیوتکم والبدواما
 بعدنا والسند بالبیداء فاذا
 تحرك متحرك فاسعوا
 اليه ولو جوا والله لكانی
 انظر اليه بين الركن و
 المقام يبيع الناس على
 كتاب جدید علی العرب
 شدید قال وویل للعرب من شرق
 اقترب۔ لہ

مد آئے گی جس کا مقابلہ کوئی شے
 نہیں کر سکے گی۔ جب وہ دقت
 آجائے تو گھر میں جم کر بیٹھ جاؤ
 پھر صحرا سے نڈا ہوگی تو حرکت
 کرنے والا حرکت کرے تو
 اس کی طرف جاؤ اگر چہ
 گھسٹ کے جانا ہو، میں دیکھ
 رہا ہوں کہ رکن و مقام کے درمیان
 وہ نئی ترتیب کے ساتھ کتاب
 پر بیعت لے رہا ہے۔ جو عرب
 کے لیے ہے۔

○ مشرق

اخراج جلال الدین السیوطی
 فی العرف الوردی
 جلال الدین سیوطی نے العرف
 الوردی صفحہ ۷۰ جلد دوم میں اپنے

کی نڈا دے گا جسے مشرق و مغرب
 کا ہر انسان سنے گا، یہاں تک
 کہ سویا ہوا جاگ اُٹھے گا۔ لیٹا
 ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا
 خوف سے کھڑا ہو جائے گا۔ خدا
 اس پر رحم کرے گا جو اس آواز
 کو سن کر لبیک کہے گا۔ اس
 لیے کہ یہ آواز جبرئیل امین کی
 ہوگی۔ ۱۷

المہدی فیسمع من المشرق
 والمغرب حتی لا یبقی
 راقدا الا استیقظ ولانائم
 الا تعد وقاعد الا قام
 علی رجلیہ فزعاً ورحم
 اللہ من سمع ذلک
 الصوت فاجاب فانه
 صوت جبریل الروح
 الامین ۱۷

۲

خالد ابن سعد نے کہا کہ عمود
 کی صورت میں مشرق سے ایک
 نشانی ظاہر ہوگی، جسے دُنیا کے
 سارے لوگ دیکھیں گے تو جو اُن
 کیفیت کو دیکھے، وہ اپنے لیے
 ایک سال کا غلہ ذخیرہ کرے یہ

وعن خالد بن سعد ان
 قال سبّدوا ایة عمود من
 نار تطلع من قبل المشرق
 یراها اهل الارض کلهم فمن
 ادرك ذلك فلیعد لاهله
 طعام سنۃ۔ ۱۸

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا
 جب تم آسمان میں ایک علامت دیکھو
 جو کہ ایک عظیم آگ ہے جو مشرق سے
 ظاہر ہوگی اور کئی راتوں تک ہے
 گی اس وقت لوگوں کی پریشانی
 کے دور ہونے کا وقت ہے اور یہ
 ظہور قائم سے کچھ قبل ہوگا۔

وقال عليه السلام اذا
 رايت علامة في السماء
 ناراً عظيمة من قبل
 المشرق يراها اهل
 الارض كلهم فمن
 ادرك ذلك فليعد
 لاهله طعام سنة له

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا
 کہ قیام قائم سے قبل لوگوں کے گناہوں
 کے زجر و توبیخ کی جائے گی (۱)
 آگ کے ذریعہ جو آسمان میں ظاہر
 ہوگی (۲) سرخی کے ذریعہ جو آسمان
 میں پھیل جائے گی (۳) بغداد میں
 زمین دھنسے کے ذریعے (۴)
 بصرہ میں زمین دھنسے کے ذریعے

عن الصادق عليه السلام
 يزجوا الناس قبل قيام
 القائم عليه السلام
 عن معاصيهم بنار
 تظهر في السماء و
 حمرة تجلج السماء
 وخسف بغداد و خسف
 ببلدة البصرة و دماء

تسفق بها و خراب دورھا (۵) وہاں ہونے والی خون ریزی کے
 و فناء يقع فی اہلھا و ذریعے (۶) گھروں کی تباہی کے ذریعے
 شمول اہل العراق (۷) وہاں کے باشندوں کی ہلاکت کے ذریعے
 خوفا لا یكون لهم (۸) اہل عراق پر ایسے خوف کے ذریعے کہ ان کے
 معہ قرار لہ لیے آرام و قرار مفقود ہو جائے گا۔

توضیح

۱۔ پہلی روایت سے ملتی جلتی ایک روایت امام باقر علیہ السلام سے بھی ہے جس میں آگ کا رنگ بھی بتلایا گیا ہے (شبه الہدوی العظیم) لظاہران دونوں روایتوں میں ایک ہی آگ مراد لی گئی ہے اور یہ قریبی علامت ہے۔

۲۔ دوسری روایت کا سلسلہ سند واضح نہیں ہے، لیکن یہ روایت خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہ آگ ظہور سے کافی عرصہ قبل ظاہر ہو گی، کم از کم ایک سال قبل۔ اس سلسلہ کی چوتھی روایت دوسری سے مشابہ ہے۔ جب کہ تیسری روایت پہلی سے مشابہت رکھتی ہے۔

۳۔ غیبت نعمانی صفحہ ۲۶۲ پر امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کہ ثور یہ کوفہ میں ایک آگ ظاہر ہوگی جو کناسہ بنی اسد تک جائے گی

یہاں تک کہ محلہ ثقیف کو عبور کر جائے گی اور آل محمد کے گھروں کے کسی ستون کو نہ چھوڑے گی جس کی گون پر آل محمد کا خون ہوگا۔ کوفہ کے یہ علاقے ہمارے لیے نامعلوم ہیں۔ اب ان کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ شاید تو یہ سے مراد پشت کوفہ پر پنجف کا وہ علاقہ ہے جہاں آج حضرت کیل ابن زیاد کی قبر ہے۔ بہر صورت کوفہ کی یہ آگ اہم اور قریبی علامت ہے۔



مختلف ممالک

امیر المؤمنین نے فرمایا، اسے جاہل	قال امیر المؤمنین یا
جب ناقوس ۲ بجینگے، جب	جابر اذا صاح الناقوس
کابوس ۳ عارض ہو جائے اور	و کبس الکابوس وتکلم
جب بھینسیں ۴ بولنے لگیں تو اس	الجاموس فعند ذلک
وقت عجائب ظاہر ہوں گے، اور	عجائب و اعی عجائب
کیے عجائب؟ جب نصیبین ۵ میں	اذا نار النار بنصبین و
آگ روشن ہو جائے اور سیاہی	ظہرت الریات العثمانیہ
وادی میں عثمانی پرچم ظاہر ہو جائے	لبوادی سود و اضطربت
اور شہر بصرہ مضطرب ہو جائے اور	البصرة و غلب و بعضهم
ان میں سے بعض لوگ بعض پر غالب	بعضا و صبا کل
آجائیں، اور ہر قوم دوسری قوم کی	قوم الی قوم و اختلف

طرف حجت کرے اور خراسان
 کی فوجیں حرکت میں آجائیں،
 اور بیعت یا پیروی کی جائے
 ارضِ طالقان سے شعب ابن
 صالح تمیمی کی اور سعید کی بیعت
 خوزستان میں کی جائے؟ اور
 مردان کو پرچم نصب ہو جائے
 اور عرب ارمنیہ و سقلاب کے
 علاقوں پر غالب اور ہرقل رومی
 ۹ قسطنطنیہ میں سفیانی کے سرداروں
 کی اطاعت کرے تو اس وقت
 توقع رکھو کہ وہ ظاہر ہو جس نے
 موسیٰ سے بذریعہ درخت کوہ طور
 پر بات کی تھی تو وہ علانیہ آشکارا
 ظاہر ہو جائے گا۔ آگاہ رہو کہ
 میں نے بہت سے عجائب چھوڑ
 دیئے اور بہت سی باتیں ترک کر

المقالات و حرکت
 عساكر خراسان و
 یویع لشعیب) و تبع شعیب
 بن صالح تمیمی من
 بطن طالقان و بیویع
 لسعید السوسی ۱۰
 لخوزستان و عقدت
 الراية لعمالیق كركان
 و تغلیب العرب علی بلاد
 الارمن و السقلاب و اذا
 عن هرقل الرومی و
 السقلاب و اذا عن هرقل
 الرومی بقسطنطنیہ لطارقه
 سفیانی فتوقعوا ظهور مکلم
 موسی بن عمران من
 الشجرة علی الطور فیظهر هذا
 ظاهراً مکشوفاً و معاین

موصوف الاوكم عجائب تركتها و
 دلائل كتمتها لاجدالها حمله يه
 دیں اس لیے کہ ان کا برداشت
 کرنے والا نہیں پاتا۔

توضیح

الف۔ آفات بلیات کے نزول اور شدید خونریزی کے سبب لوگوں کے
 اعصاب جواب دے جائیں گے اور ان کی حالت کا بوس زدہ بعض
 کی حالت ہوگی۔

ب) بھینس کے بولنے سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ کہ بین الاقوامی شہرت
 کا کوئی سیاستدان یا حکمران ایسے طلیہ کا ہو کہ اسے دیکھ کر لوگ بے
 اختیار کہہ اٹھیں کہ بھینس بول رہی ہے۔

ج) نصیبین میں آگ کا لگنا حقیقی معنی بھی ہو سکتا ہے اور فتنہ و فساد کے
 مفہوم میں بھی۔

د) بعض نسخوں میں واوی سوڈو کو واوی سوار تحریر کیا گیا ہے۔ یہ واوی
 داوی دہنا کے نام سے معروف ہے، ریگستان بصرہ اور تمیم کی بستیاں
 کے نزدیک کا علاقہ ہے۔ صاحب عمقصری الحسان کی رائے میں واوی
 سوڈو سے سوڈان اور عثمانی پرچم سے مہدی سوڈانی کا خروج مراد ہو سکتا ہے
 لیکن زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ یہ شام کا ایک علاقہ ہے۔

(ھ) سفیانی کا نام عثمانی ابن عتبہ ہے اس لیے عثمانی پرچم سے مراد سفیانی کے پرچم ہیں۔ صاحب نور الانوار کے خیال میں اس سے آل عثمان کی حکومت کا پرچم مراد ہے لیکن پہلا قول زیادہ قرین قیاس ہے۔

(و) اضطراب کا مطلب یہ ہے کہ بصرہ میں شدید ترین فتنے اور فسادات ہوں گے، جن کے سبب قتل و غارت کا بازار گرم ہو جائے۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بصرہ متعدد بار برباد اور آباد ہوگا اور ظہور سے قبل آخری بار پانی میں غرق ہو جائے گا۔

(ز) صبا کل قوم اے قوم کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر گروہ دشمن کو دوسرے گروہ کا پتہ بتلا دے۔

(ح) شعیب ابن صالح سے مراد غالباً وہ شخص ہے جو سمرقند سے قیام کرے گا اور طالقان کی طرف جائے گا اور سادات حسنی میں سے کچھ لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور چھوٹے سیاہ پرچموں کے ساتھ (خراسانی کے سیاہ پرچموں کے علاوہ) کوفہ پہنچیں گے جنہیں دیکھ کر سفیانی کا لشکر فرار کر جائے گا یہ لوگ حق پر ہوں گے اور ان میں سے کچھ لوگ مہدی کے لشکر سے ملتی ہوں گے اور ان کا علمبردار یہی شعیب ابن صالح ہوگا۔

(ط) خراسان کی فوجوں سے مراد غالباً سرزی کا لشکر ہے یا پھر خراسان کے سیاہ پرچم مراد ہیں جو عراق کی طرف آئیں گے اور بصرہ کے قریب جزیرہ بنی کاوان پر قبضہ کر لیں گے۔

(ی) طالقان دو شہروں کا نام ہے ایک خراسان کے علاقے میں بلخ اور مرو

کے درمیان ہے اور دوسرا قزوین اور ابہر کے درمیان ہے۔
 (ک) کردان کو کردار اور کرور بھی پڑھا گیا ہے۔ یہ ترکستان کا علاقہ ہے، جو
 خوارزم کے قریب ہے۔ چھوٹی چھوٹی آبادیوں پر مشتمل ہے، ان میں بسنے
 والوں کی زبان نہ ترکی ہے نہ خوارزمی۔



تہران و بغداد

غیبت نعمانی میں ہے کہ قائم	فی عیبه انعمانی یظہر بعد
غیبت کے بعد اس وقت ظاہر	غیبت مع طلوع النجم الآخر
ہوگا۔ جب ایک دوسرا ستارہ طلوع	وخراب الزوراء وہی المری
کرے گا اور اس پر سیاہ جھنڈے	وخصف المزورہ وہی بغداد
لہراتے ہوں گے اور تہران تباہ ہوگا	وخرج السفیانی و حرب
بغداد زمین میں دھنس جائے گا سفیانی	ولد العباس مع فتیان
کا خروج ہوگا اور آرمینیا اور	آرمینہ و آذربایجان تلک
آذربایجان کے جوانوں سے بنی عباس	حرب یقتل فیہا والوف
کی جنگ ہوگی۔ جس میں ہزاروں قتل	کل یقبض علی سیف مغلی
ہوں گے۔ ہر شخص کے ہاتھ میں مزین	تخفق علیہ رایات
تلوار ہوگی۔ یہ ایسی جنگ ہوگی جس	سود تلک حرب
میں ہر طرف موت کی پکار ہوگی	لیستبشر بہا الموت الموت

الاحمر والطاعون الاكبر - سرخ موت اور عظیم طاعون۔

○

تہران

الویل الویل لامتی
من الشوری الكبرى و
الشوری الصغری سئل
من بعیتینہا قال الشوری
الكبری تنعقد فی
بلدی بعد وفاتی و
الصغری تنعقد فی
الغیبة الكبری فی
الزوراء لتغیر سنتی
وتبدیل احکامی۔

حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبد اللہ
انصاری نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
وائے ہو میری اُمت پر شوری کبری
اور شوری صغری کے سلسلے میں کسی
نے بڑے اور چھوٹے شوری کے
سلسلے میں سوال کیا تو فرمایا شوری
کبری میں میری وفات کے بعد
منعقد ہوگا۔ اور چھوٹا شوری غیبت
کبری میں شہر زوراء میں میری سنت
اور میرے احکام کو تبدیل کرنے کے
لیے منعقد ہوگا۔

○

عجم

فی مجمع النورین عن
 غيبة ابن عقدة عن
 الصادق علیه السلام
 اختلاف الصنفین
 من العجم فی فی لفظ
 کلمة العدل یقتل فیہ
 الوف الوف یخالقہم
 الشیخ الطبرسی فی صلب
 ویقتل۔

مجمع النورین میں غیبت ابن عقدة
 سے نقل کیا گیا ہے کہ امام صادق
 علیہ السلام نے فرمایا کہ عجم کے
 دو گروہوں میں کلمہ عدل کے لفظ
 پر اختلاف ہوگا۔ جس میں ہزاروں
 ہزاروں اور ہزاروں افراد قتل ہوں
 گے۔ ایک شخص شیخ طبرسی ان کی مخالفت
 مخالفت کرے گا تو اسے سولی دے
 کر قتل کر دیا جائے گا۔



قبر ائمة

یاتی علی الناس
 زمان یخریون
 قباب الائمة

رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں
 پر ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جب وہ
 ائمہ کے قبروں کو بند و قوں سے خراب

کریں گے۔ لہ

بالبنادیق۔



خراسان و سیستان

معروف ابن خربوذ بیان کرتے	عن معروف بن
ہیں کہ ہم جب بھی امام باقر علیہ السلام	خربوذ قال ما
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ	دخلنا علی ابی جعفر
نے ارشاد فرمایا کہ خراسان، خراسان	قط الا قال خراسان
سیستان، سیستان گویا کہ وہ ہیں	خراسان سجستان
بشارت دیتے تھے کہ ان علاقوں	سجستان کانہ
سے ہماری پریشانی دور ہونے کی	یہی بشرنا بذلك۔
امید ہے۔ ۱۰	



ق م

امام صادق علیہ السلام نے کوفہ

عن الصادق علیہ السلام

کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ علم ایک
شہر میں ظاہر ہوگا، جس کا نام قم ہے۔
وہ شہر علم و فضل کا معدن بن جائے گا
یہاں تک کہ اس زمین پر کوئی کمزور
ایمان رکھنے والا باقی نہ رہے گا۔ اور
یہ ہمارے قائم کے ظہور کے قریب
ہوگا تو اللہ قم اور اہل قم کو حجت کا قائم
مقام قرار دے گا۔ اس لیے ایسا نہ ہو
تو زمین اہل قمیت تباہ ہو جائے گی۔

فی ذکر الکوفہ الی
ان قال یتظہر العلم
بیلدۃ یقال لہا قم فتصیر معنا
للعلم والفضل حتی لا یبقی فی
الارض مستضعف فی الدین
وذلك عند ظہور قائمنا
فجعل اللہ قم و اہل قائمین
مقام الحجۃ لولا ذلك
لساخت الارض باہلہا۔

۲

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے
فرمایا کہ اہل قم سے ایک شخص لوگوں
کو حق کی طرف دعوت دے گا۔ اس
کے پاس ایسے لوگ جمع ہو جائیں
گے جو لوہے کی طرح سخت ہونگے
انہیں آندھیوں کے جھکڑ ہلا نہیں
سکیں گے اور نہ وہ جنگ سے

عن ابی الحسن الاول
قال رجل من اہل قم
یدعو الناس الی الحق
یجتمع معہ قوم کذب
الحدید لا تذللہم
الریاح العاصف ولا
یملون من الحرب

ولا یتجنبون و علی
 اللہ یتوکلون و
 العاقبة للمتقین۔

عاجز دستہ ہوں گے اور نہ بزودی
 دکھائیں گے اور وہ لوگ اللہ پر توکل
 کریں گے اور عاقبت متقین کے
 لیے ہے۔ لہ

قم / تہران

عبداللہ ابن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے
 سوال کیا گیا کہ بلا و جبل کہاں ہیں؟ اس لیے کہ ہم تک روایت پہنچی ہے کہ
 جب امر حکومت آپ کی طرف واپس آئے گا تو اس بلا و جبل کا کچھ
 علاقہ زمین میں دھنس جائے گا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

ان فیہا موضعا یقال لہ
 بحر و یسمی بقم و هو
 معدن شیعتنا فاما الری
 فویل لہ من جناحید
 وان الامن فیہ

اس میں ایک علاقہ ہے، جسے
 بحر کہا جاتا ہے اور جس کا نام قم ہے
 وہ ہمارے پیروکاروں کا معدن ہے
 اب رہ گیا رہے تو وہ دونوں طرف
 سے برباد ہوگا اور اس کے لیے امن

فقط قم اور اہل قم کی طرف سے ہوگا۔
 پوچھا گیا کہ اس کے دونوں اطراف
 کیا ہے؟ فرمایا ایک بغداد اور دوسرا
 خراسان ہے اور ان دونوں کی تلواریں
 رے میں مجتمع ہوں گی تو اللہ ان پر عذاب
 میں عجلت کرے گا اور ہلاک کرے
 گا تو اہل رے قم میں پناہ لیں گے۔
 اور اہل قم انہیں پناہ دیں گے۔ پھر اہل
 رے وہاں سے اردستان کی طرف
 منتقل ہو جائیں گے۔

من جهة قم واحده قيل
 ما ضاحاه قال عليه السلام
 احدهما بغداد والآخر
 خراسان فانه تلتقى فيه
 سيوف الخراسانيين وسيوف
 البغداديين فيجعل الله
 عقوبتهم ويهلكهم فإوصي
 اهل الرى الى قم فيؤويهم
 اهله ثم ينقلون منه الى
 موضع يقال له اردستان۔



قزوين

شیخ طوسی نے کتابت فیبت
 میں رسول اللہ سے روایت کی ہے
 کہ ایک شخص قزوين سے خروج
 کرے گا، اس کا نام ایک نبی کا
 نام ہوگا، بہت جلد لوگ اس کی
 اطاعت کر لیں گے، وہ مشرک ہوں

عن غيبة الطوسی عن
 النبی میخرج بقزوين
 رجل اسمه اسم
 النبی یسزع الناس
 الى طاعة المشرك
 والمؤمن یملاء

یا مومن اردوہ شخص پہاڑوں کو خوف و
ہراس سے پڑ کرے گا۔

الجبال خوفا۔ لہ

○

○

محمد ابن بشر روایت کرتے ہیں
کہ میں نے محمد بن حنفیہ سے کہا کہ یہ
امر کب وقوع پذیر ہوگا اور کب
تمک اس کا انتظار ہوگا؟ آپ
نے اپنے سر کو جنبش دی اور فرمایا کہ
ابھی کیسے وقوع پذیر ہوگا۔ ابھی تو
زمانے نے اپنی سختی اور سنگی نہیں دکھائی
اور ابھی تو بھائیوں نے ایک دوسرے
پر ظلم نہیں توڑے۔ ابھی وہ امر کیسے
وقوع پذیر ہو سکتا ہے ابھی اس
باو شاہ نے ظلم و ستم بھی نہیں کیا ہے
ابھی یہ امر کیسے واقع ہو سکتا،
ابھی تو تزوین سے زندیق نے خروج
نہیں کیا ہے، جو وہاں کے پردے

عن محمد بن بشر
قال قلت لمحمد
بن الحنفیہ قد طال
هذا الامر حتی متی
قال فحرك راسه
ثم قال انی یکون
ذلك ولم یعض الزمان
انی یکون ذلك ولم
یجف الاخوان انی یکون
ذلك ولم یظلم السلطان
انی یکون ذلك
ولم یقم الذندیق
من قزوین یمتک
ستورها ویکفر

پھاڑ دے گا، اہم شخصیتوں کی تکفیر کرے گا، اس کی نصیحتوں کو تبدیل کر دے گا، اور اس کی خوشحالی کو ختم کر دیگا۔ جو وہ بھی اس سے جنگ کرے گا وہ قتل ہوگا۔ اور جو اس سے دُور رہے گا وہ نافرمان ہو جائے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے دو گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ اپنے دین کی تباہی پر پُریر کرے اور دوسرا گروہ اپنی دنیا کی بربادی پر گریہ کرے گا۔

صَدَّوْرَهَا وَيَغِيْرُ
سُوْرَهَا وَيَذْهَبُ
بِيَهْجَتِهَا مِنْ فِرْمَانِهِ
اِدْرِكُهُ وَمِنْ حَارِبِهِ
قَتْلُهُ وَمِنْ اَعْتَزْلِهِ
اِفْتَقَرُوْا وَمِنْ تَابِعِهِ
كُفْرُ حَتَّى يَقُوْمَ
بَاكِيَانِ بَاكٍ يَبْكِي
عَلَى دِيْنِهِ بَاكٍ
يَبْكِي عَلَى
دُنْيَاہِ لَهْ

توضیح

قرآین کے اس زندقہ کے مزید تفصیلات نہیں ملتے۔



کوفہ، ملتان، خراسان

امام صادق علیہ السلام سے

عن ابراهیم بن عبد اللہ

بن العلاء عن ابي عبد الله
 عليه السلام عن امير
 المومنين عليه السلام
 حدثت عن اشياء تكون
 بعده الى قيام القاء
 عليه السلام فقال الحسين
 عليه السلام يا امير المؤمنين
 متى يطهر الله الارض من
 الظالمين؟ قال لا يطهر
 الله الارض من الظالمين
 حتى يسفك الدم الحرام
 ثم ذكر امير بنى
 اميه وبنى العباس فى
 حديث الطول وقال اذا
 قام القاء بجراسان
 وغلب على ارض كوفان
 والحلتان وجاز حبزيره
 بنى كاوان وقام منا
 قائم بجيلان واجابته

روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد
 سے سنا اور اپنے جد امیر المؤمنینؑ نے
 کچھ ایسی باتیں بیان کیں کہ جو ان کے بعد
 سے لے کر قیام قائم تک وقوع پذیر
 ہونے والی تھیں اس پر امام حسین
 علیہ السلام نے دریافت کیا کہ، یا
 امیر المؤمنینؑ! اللہ کب اس زمین کو
 ظالموں سے پاک کرے گا؟ آپ نے
 فرمایا کہ اس وقت تک یہ زمین پاک
 نہیں ہوگی۔ جب تک محترم خون نہ
 بہا دیا جائے۔ پھر آپ نے بنی امیہ
 اور بنی عباس کا تفصیل سے ذکر
 فرمایا اور اس کے بعد فرمایا، کہ
 جب ایک قیام کرنے والا خراسان
 سے قیام کرے اور کوفہ ملتان پر غلبہ
 حاصل کرے اور حبزیرہ کا دان سے
 گزر جائے اور ہم میں سے ایک
 قیام کرنے والا جیلان میں قیام
 کرے اور برو ولیم کے لوگ اس

کا ساتھ دیں اور ترک کے پرچم
 میرے بیٹے کے لیے ظاہر ہوں جو
 مختلف اطراف و جوانب میں پراگندہ
 رہے ہوں اور اس سے قبل برحیحات
 دیکھ چکے ہوں اور جب بصرہ تباہ
 ہو جائے اور مصر میں امیروں کا امیر
 قیام کرے۔ پھر آپ نے ایک
 طویل گفتگو فرمائی اور ارشاد فرمایا
 کہ جب ہزاروں افراد جنگ کے لیے
 آمادہ ہو جائیں اور صفیں تیار ہو جائیں
 اور سین ٹھا اپنے بچے کو قتل کر دے
 اس وقت ایک دوسرا شخص قیام
 کرے گا اور خون کا انتقام لے گا اور
 کافر ہلاک ہوگا۔ اس وقت وہ قائم
 جس کی تمنا کی جا رہی ہے اور وہ
 غائب امام جو صاحب شرف
 فضیلت ہے، خرچ کرے گا۔
 اور اے حسین وہ تمہاری نسل سے
 ہوگا۔ ایسا بیٹا جو بے مثل و بے نظیر

الابر والذیلم و ظہرت
 لولدی رایات الترتک
 متفرقات فی الاقطار
 والحرامات وکانو
 بین ہنات و ہنات و اذا
 یترت فی الارض الاذنین
 طوبی لمن ادرك زمانہ
 ولحق او انہ و شہدایامہ
 تحربت البصرۃ فقام امیر
 الامراء فحکی علیہ السلام
 حکایتہ طویلۃ ثم قال
 اذا ظہرت الالوف و
 صفت الصفوف و قتل
 الکبش الخروف هناك
 یقوموا الآخر و یشور الشایر
 و یهلك الکافر ثم یقوم القائم
 المامول و الامام المجهول
 له الشرف و الفضل و
 هو من ولدک یا حسین لا ابن

مشکلہ بین الرکنین فی
دریسین بالتین ینظر
علی الثقلین ولا فی
الارض الا ذنین طوبی
لمن ادرك زمانه و
الحق اوانه و
شهد ایامه۔ ۱۰

ہوگا۔ مسجد حرام کے دو ارکان کے
درمیان مختصر گروہ اور دو آلات جنگ
کے ساتھ ظاہر ہوگا اور جن دانس
پر غالب ہو جائے گا اور زمین پرست
لوگوں کا خاتمہ کر دے گا، بشارت
ہے وہ جو اس کا زمانہ پائے گا۔
اور اس دور میں موجود اور اس
کے عہد میں زندگی گزارے۔

توضیح

۱۔ اس قیام سے غالباً خراسانی کا خروج مراد ہے، جو سیاح پریموں اور سیاح
لباس کے ساتھ ہوگا۔ خراسان کا علاقہ موجودہ خراسان سے بہت بڑا تھا
جس کے بعض حصے اب افغانستان اور روس (سمرقند وغیرہ) میں شامل
ہیں۔ خراسانی کا خروج کہاں سے ہوگا؟ اس کی وضاحت نہیں ہے۔
البتہ اس بات کا امکان ہے کہ یہ خروج موجودہ خراسان کی بجائے
مذکورہ دو ملکوں سے ہو۔
روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ شورش اس وقت ہوگی جب

- سفیان اپنا لشکر کوفہ کی طرف بھیجے گا۔ اس وقت خراسانی خروج کر کے ایک طرف ملتان اور دوسری طرف کوفہ تک اپنے اقتدار پھیلائے گا۔
- ۲۔ بعض نسخوں میں کوفان (کوفہ) کی جگہ کرمان ہے۔ اس اعتبار سے اُسے کرمان سے ملتان تک غلبہ حاصل ہوگا، لیکن بعد کے فقرہ میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ یہ خراسانی جزیرہ بنی کا دان سے بھی گزے گا۔ یہ جزیرہ بصرہ اور حرم شہر کے درمیان ہے۔ لہذا یہ زیادہ قریب قیاس ہے، کہ اس شخص کا غلبہ کوفہ سے ملتان تک ہوگا۔
- ۳۔ کوفہ سے ملتان تک کا سفر کس راستے سے ہوگا؟ اس کی وضاحت نہیں ہے، لیکن جزیرہ بنی کا دان کا تذکرہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس حملہ میں بحری بیڑہ بھی استعمال ہوگا۔
- ۴۔ اور ہم میں سے ایک قیام کرنے والا یہ نسبت بتلاتی ہے کہ یہ سید گیلانی دعوتِ حق دینے والا شخص ہوگا۔ بعض محققین کے نزدیک بعید نہیں ہے کہ اس سے مراد سید حسنی ہوں۔
- ۵۔ ابرستان کا ایک علاقہ ہے اور ولیم گیلان کا پہاڑی سلسلہ ہے، جو قزوین کے شمال میں واقع ہے۔ ان دونوں علاقوں کے لوگ سید گیلانی کا ساتھ دیں گے۔
- ۶۔ خروج خراسانی اور قیام سید گیلانی ایک ساتھ ہوں گے یا قبل و بعد ہوں گے اس کی وضاحت نہیں ہے۔ لیکن جملوں کی ترتیب سے قبل و بعد کا اشارہ ملتا ہے۔

۷۔ ترک سے مراد وہ لوگ ہیں جو ترک ابن یافث ابن نوح کی نسل سے ہیں۔ اور
 ترکمانی سلجوقی اور عثمانی اسی نسل سے ہیں۔ ان کی آبادی وسطی ایشیا
 (منگولیا، افغانستان) میں ہے۔ چینی بھی اس سے مراد لیے گئے ہیں۔
 ترکوں کے پرچم اس وقت بلند ہوں گے جب بصرہ تباہ ہو جائے
 گا مصر میں ایک حاکم اعلیٰ کا قیام ہوگا اور یہی وہ وقت ہوگا۔ جب
 ہر طرف جنگ کے شعلے بھڑک اٹھیں گے اور ہزار ہا افراد لڑ پڑیں گے
 ایسے میں کوئی بہت اہم آدمی ہلاک ہوگا، جس کی ہلاکت کو بہت اہمیت
 دی جائے گی اور بین الاقوامی طور پر اس کا چرچا ہوگا۔

○ عراق

سید علی ہمدانی نجفی نے کتاب روضۃ
 العلویہ سے نقل کیا ہے کہ امامؑ نے
 فرمایا کہ جب نسل نجی سے ایک بچہ عراق
 میں قتل کر دیا جائے اور فوجی حکومت
 کرنے لگے تو لوگ سرتاپا منقلب
 ہو جائیں گے اور شور و شر بڑھ
 جائے گا، مومن کی توہین کی جائے
 گی۔ انجمن سازی بڑھ جائے گی اور

قال السید علی حمدانی
 الاصل نجف المسکن ناقلا عن
 کتاب روضۃ العلویہ قال علیہ
 السلام اذا قتل فی العراق صبی
 من سلالة النبی وتحرک
 الجندی انقلب الناس رأسا
 علی عقب وکثر الهرج والمرج
 واحتقر المؤمن وتکثر العصابات

ويقتل الايمان ويكون من خطب
 على المناير عندهم كالجيفة و
 بنخاطر على نفسه ويقتل بعضهم في
 سبيل الدين والايمان ثم تحصل
 الاضطراب بين الناس ويبقى و
 عند هاتدمر ماكن كثيرة من
 جهة الشمال ويقتل فيها
 خلق كثيرة من الابرياء
 ثم تحدث قصرو
 الديار في البصرة ثم
 ياتي عصابة من الشام
 يطالبون الدين وفي صحة
 هذا الخبر تامل له

ايمان کم ہو جائے گا۔ ان لوگوں کے
 نزدیک منبروں سے خطاب کرنے
 والے مردار کی طرح ہوں گے، ہر شخص
 اپنے نفس کے لیے سوچے گا، بعض لوگوں
 میں اضطراب پیدا ہوگا اور کچھ مدت
 تک رہے گا۔ اس وقت شمالی عراق
 میں بہت سے علاقے منہدم ہو جائیں
 گے اور بے گناہ لوگ کثرت سے قتل
 ہونگے، پھر عالی شان محل اور دوسرے
 علاقے بصرہ میں تعمیر ہوں گے، اس
 کے بعد ایک گروہ شام سے آئے گا
 جو قرض کا مطالبہ کرے گا۔ اس حدیث
 کی صحت میں تامل ہے۔

ذات الفلاة الحمراء في
 عقبها قائم الحق يسفر
 عن وجهه بين الاقاليم
 والقمر المضي بين
 الكواكب الدرية الاوان
 لخروج وجه علامات عشره
 اولها طلوع الكواكب
 ذى الذنب ويقارب من
 الحاوى ويقع فيه هرج
 ومرج وشغب وتلك
 علامات الخصب ومن
 العلامة الى العلامة
 عجب فاذا نقصت
 العلامات العشرة
 اذا ذلك يظهر
 القمر الازهر
 تمت الا خلاص على

سیدان میں بنایا جائے گا اور اس
 کے عقب میں قائم برحق ممالک
 کے درمیان اپنے چہرے سے
 اس طرح نقاب اٹھایا جائے
 گا کہ گویا چمکتے ہوئے ستاروں کے
 درمیان روشن چاند ہے۔ آگاہ ہو
 جاؤ کہ اس کے خروج کی دس علامتیں
 ہیں۔ اس کی پہلی علامت دھار
 ستارے کا طلوع ہے جو ستارہ حاوی
 کے قریب ہوگا، اس وقت فتنہ
 و فساد اور شور و شر رونما ہوگا اور
 یہی کشادگی کی علامتیں ہیں اور ایک
 علامت سے دوسری علامت تک
 درمیانی عہد تعجب کا ہے جب دس
 علامتیں پوری ہو جائیں گی تو اس
 وقت ماہ تاباں نکلا ہر ہوگا، اور کلمہ
 اخلاص جو توحید خدا کا شعار ہے کامل

توضیح

۱۔ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ قننوں کے عہد میں اپنی عبادت گاہوں کو اپنا گھر قرار دے لو، یعنی بے مقصد اور بے مقصد ادھر ادھر نہ جاؤ دوسرے مفہوم کے اعتبار سے عبادت گاہوں اور گھروں تک محدود ہو جاؤ اور عبادت خدا میں مشغول رہو تاکہ اس عہد کے قننوں سے بچ سکو۔

۲۔ وہ فتنے ایسے شدید ہوں گے جیسے دانتوں میں آگ دہنی ہوئی ہو۔

۳۔ بنی شیبان سے مراد بنی عباس ہیں۔

۴۔ خاک کی رنگ کا قبہ سرخ میدان میں بنایا جائے گا۔ اس علامت کے متعلق

یہ کہا جاتا ہے کہ پوری ہوگی۔ بغداد میں فیصل اول کا تمبرہ سرخ زمین پر تعمیر ہوا تھا اور اس کا رنگ خاک کا تھا، لیکن اس عبارت کو بعض روایات میں اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ وشمة الفتنۃ العبرا والقلاۃ الحمد

یعنی پھر عبا سے بھرا ہوا فتنہ ہوگا اور سرخ رنگ کا گلو بند ہوگا (ملاحم وفتن سید ابن طاؤس) اگر یہ عبارت سلیم کی جائے تو بغداد کے قتل و غارت کی طرف اشارہ ہے۔ بلکہ شاید ایسی بڑی جنگوں کی طرف اشارہ ہے، جن میں ٹیپی اسلحے استعمال ہوں گے۔

۵۔ دم دار ستارے کا طلوع ماضی میں بکثرت ہوتا رہا ہے اور اب بھی وقتاً فوقتاً ایسے ستارے طلوع ہوتے رہتے ہیں۔ لہذا یہ معلوم کرنا کہ امیر المومنین کا بیان کردہ ستارہ کون سا ہے۔ مشکل امر ہے اسے شناخت کرنے کے لیے ستارہ عبّدی کو نگاہ میں رکھا جائے جو دم دار ستارہ اس کے قریب طلوع کرے وہی مذکورہ ستارہ ہوگا۔

۶۔ وہ ستارہ فتنہ و فساد اور شور و شر سے متصل زمانے میں ہوگا۔ اس کے ظہور کے فوراً بعد یہ حالات رونما ہوں گے۔

۷۔ علامات بلافاصلہ واقع نہیں ہونگی بلکہ ان کے درمیان مدتیں ہوں گی اس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ ایک علامت سے دوسری علامت تک درمیانی عہد تعویب کا ہے۔



مسجدِ برائنا

عن جابر بن عبد الله	جابر ابن عبد اللہ انصاری نے
الانصاری حدیثی النبی بن مالک	کہا کہ مجھ سے انس بن مالک خادم
وکان خادم رسول الله صلی	رسولؐ نے بیان کیا کہ جب علی جنگ
الله علیه واله وسلم قال: لہما	نہروان سے پٹے تو "برائنا" پر پڑاؤ
رجع امیر المومنین علی بن ابی	ڈالا، وہاں ایک غار میں حباب
طالب عنیدہ السلام من قتال اہل	نامی ایک راہب قیام پذیر تھا

راہب نے لشکر کا غوغا سنتے ہی غار سے نکل کر امیر المؤمنین کی فوج کو دیکھا۔ اسے کچھ اضطراب ہوا اور وہ بے اختیار فوج کے قریب آکر پوچھنے لگا کہ یہ کون ہے؟ اور اس فوج کا سالار کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ امیر المؤمنین سالار ہیں اور جنگ نہروان سے واپس آ رہے ہیں۔ حجاب تیزی کے ساتھ فوج کے درمیان سے گزرتا ہوا علی کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔ اور کہا السلام علیک یا امیر المؤمنین حقا حقا۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے کیسے علم ہوا کہ میں حقیقت میں امیر المؤمنین ہوں اس نے کہا اس کی خبر ہمارے علماء اور پیشواؤں نے دی ہے۔ آپ نے فرمایا اے حجاب! ابھی یہی کہا تھا کہ راہب نے پوچھا، کہ آپ کو میرے نام کا کیسے علم ہوا؟ آپ نے فرمایا مجھے میرے حبیب

النہروان نزل "برائتا" وکان بها راہب فی قلایتہ وکان اسمہ الحجاب فلما سمع الزاہب الصیحة والعسکر اشرف من قلایتہ الی الارض فنظر الی عسکر امیر المؤمنین فاستظفح ذالو نزل مبادرا فقال من هذا؟ ومن رئیس هذا العسکر؟ فقیل له هذا امیر المؤمنین وقد رجع من قتال اهل النهروان فجاء الحجاب مبادرا یتخطی الناس حتی وقف علی امیر المؤمنین فقال السلام علیک یا امیر المؤمنین حقا حقا فقال له: وما علمک بانی امیر المؤمنین حقا حقا؟ قال له: اخبرنا علماءنا واحبارنا، فقال لالراہب: وما علمک باسمی؟ فقال: اعلمنی بند اللک حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

رسولؐ نے بتلایا تھا۔ جناب نے کہا کہ آپ بیعت کے لیے ہاتھ بڑھائیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپ علیؑ ابن ابی طالب رسول کے وصی و جانشین ہیں۔ آپ نے پوچھا تیرا مسکن کہاں ہے؟ کہا کہ یہاں ایک غار میں رہتا ہوں۔ فرمایا کہ آج کے بعد غار میں نہ رہ بلکہ یہاں پر ایک مسجد تعمیر کر اور اس کا نام اس کے بانی کے نام پر رکھ دے۔ برائنا نامی ایک شخص نے مسجد کی بنا کی اور اسی کے نام سے مسجد مشہور ہوئی۔ پھر علیؑ نے پوچھا کہ جناب! تو پانی کہاں سے پیتا ہے؟ کہا کہ جملہ سے لاتا ہوں۔ کہا اپنے لیے کوئی چشمہ یا کنواں کیوں نہیں کھود لیا؟ عرض کی کہ جب بھی کنواں کھودا گیا تو شور پانی نکلا۔ فرمایا کہ اسی مقام پر کنواں

وسلم فقال له الحباب: مد يدك فانا اشهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله وانتك على ابن ابی طالب وصيه۔ فقال له يا امير المؤمنين عليه السلام و اين تاوى؟ فقال له اكون في قلاية لي ههنا فقال له امير المؤمنين عليه السلام بعد يومك هذا لا تسكن فيها ولكن ابن ههنا مسجداً و اسمه باسمه بانيه فبناه رجل اسمه برائنا فسمى المسجد برائنا باسمه الباني له، ثم قال: ومن اين تشرب يا حباب: فقال يا امير المؤمنين من دجلة ههنا قال: فلو لا تحفر ههنا عينا او بئرا۔ فقال له يا امير المؤمنين

کھود۔ جب کھودا گیا تو ایک چٹان
 برآمد ہوئی جسے اکھاڑنا ممکن نہ ہوا۔
 خود علی علیہ السلام نے وہ چٹان اکھاڑی
 تو اس کے نیچے سے انتہائی میٹھا
 اور ٹھنڈا پانی برآمد ہوا۔ اس وقت
 آپ نے فرمایا کہ اے حباب!
 جلد ہی تیری مسجد کے پہلو میں ایک
 شہر بسایا جائے گا، جس میں جاہر
 افراد کی کثرت ہوگی وہاں بلا سے
 عظیم ہوگی۔ یہاں تک کہ ہر شب
 جمعہ میں ستر ہزار ناکاریاں ہونگی
 اور اس مسجد کا راستہ بند کر دیں
 گے۔ جو شخص بھی اس مسجد کو منہدم
 کرے گا وہ کافر ہوگا۔ پھر اس مسجد کی
 دوبارہ تعمیر ہوگی۔ جب وہ مسجد
 کو منہدم کریں گے تو تین سال تک
 حج سے روکیں گے، اس وقت
 ان کی کھیتیاں جل جائیں گی اور
 اللہ ان پر اہل سفوح میں سے ایک

كلما حفرنا بئرا وجدنا لها
 مالحة غير عذبة فقال له
 امير المؤمنين احفر ههنا بئرا
 فحفر فخرجت عليهم صخرة
 لم يستطعوا قلعها. فقلعها امير
 المؤمنين عليه السلام فانقلعت عن
 عين احلى من الشهد والذمن الذبد
 فقال له يا حباب يكون شريك
 من هذه العين اما انه يا حباب!
 ستبنى الى جنب مسجدك هذا
 مدينه وتكثر الجبابره فيها وتعظم
 البلاء حتى انه ليركب فيها كل
 ليلة جمعة سبعون الف فرج
 حرام فاذا اعظم بلاؤهم شدوا على
 مسجدك ليقطوه ثم وابنه بنين
 ثم وابنه لايهدمه الا كافر
 ثم بيتا. فاذا فعلوا ذلك منعوا
 الحج ثلاث سنين واخترت خضر
 هو سبط الله عليهم رجلا من اهل
 له عراق كمنه علقته كانا ابيته.

شخص کو مسلط کرے گا۔ وہ جس شہر میں داخل ہوگا اسے تباہ کرے گا۔ اور شہر لوی کو ہلاک کرے گا اور وہ دوبارہ بھی ان لوگوں کی طرف واپس آئے گا۔ اس وقت یہ لوگ تین سال تک قحط اور ہنگامی میں مبتلا رہیں گے اور مزید سختیاں جھیلیں گے اور وہ شخص پھر ان لوگوں کی طرف آئے گا، اس کے بعد بصرہ میں داخل ہوگا اور جس گھر کو دیکھے گا اسے تباہ کر دے گا اور اس کے سائکونوں کو ہلاک کرے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب کھنڈ تعمیر ہو جائے اور وہاں جامع مسجد تعمیر ہو جائے اس وقت بصرہ تباہ ہوگا۔ پھر وہ حجاج کے بنا کردہ شہر واسط میں داخل ہوگا اور بصرہ جیسا سلوک کرے گا۔ اہل بغداد بھاگ کر کوفہ میں پناہ لیں گے اس وقت اہل کوفہ اس سے ہر سال نہیں ہونگے

السفح لا یدخل بلد الا اہلک
واہلک اہلہ ثم یحد علیہم
مرة اخرى ثم یاخذہم
القحط والغلا ثلاث سنین
حتی ینلغ بہم الجہد ثم
یحود علیہم۔ ثم یدخل
البصرة فلا یدع فیہا قائمۃ الا
سخطھا و اہلکھا، واسخط
اہلھا، وذلك اذا عمرت الخربة
وبنی فیہا مسجد جامع فعند
ذلك یکون هلاک البصرة
ثم یدخل مدینہ بناھا
الحجاج یقال لہا واسط
فیفعل مثل ذلك ثم
یتوجہ نحو بغداد، فیدخلھا
عفوًا ثم ینتجی الناس الی
الکوفہ ولا یکون بلد
من الکوفہ تشوش۔ الامر

لہ غالباً یہ جملہ راوی کی طرف سے اضافہ ہے۔

ثم يخرج هو الذي ادخله
 بغداد نحو قبري لينبشه
 فيتلقاهما السفيناني فيهنزهما
 ثم يقتلهما ويوجه جيشا
 نحو الكوفة فيستعبد
 بعض اهلها ويبيح رجل
 من اهل الكوفة
 فيلجهم الى سور فمن
 لجا اليها امن و
 يدخل جيش السفيناني
 الى الكوفة فلا يدعون
 احدا الا قتلوه وان
 الرجل منهم ليمر بالدره
 المطروحة العظيمة
 فلا يتعرض لها ويرى
 الصبي الضمير
 فيلحقه فيقتله
 فعند ذلك يا
 حباب يتوقع

پھر وہ خود اور وہ لوگ جنہیں بغداد
 لایا ہوگا یہ مل کر میری قبر کی طرف
 روانہ ہوں گے تاکہ اسے کھود ڈالیں
 اس وقت سفینانی ان کے مقابل آ
 جائے گا اور جنگ کے بعد انہیں
 شکست دے کر قتل کر دے گا۔ پھر
 کوفہ کی طرف ایک فوج بھیجے گا تو
 وہاں کے کچھ لوگ اس کی اطاعت
 کر لیں گے۔ پھر اہل کوفہ سے ایک
 شخص سفینانی کے مقابلہ کے لیے اٹھے
 گا۔ سفینانی اسے گرفتار کر کے فضیل
 شہر کے اندر قید کر دے گا۔ جو اس
 پناہ گاہ میں جائے گا اسے امان مل جائے
 گی۔ پھر سفینانی کا لشکر کوفہ میں داخل
 ہوگا اور قتل عام کرے گا۔ کسی کو باقی
 نہیں چھوڑے گا۔ اگر ان میں سے
 کوئی شخص بڑے درے کے ساتھ بھی
 گزرے گا تو وہ اسے چھوڑ دے گا۔
 اور اگر ایک چھوٹے بچے کو دیکھے گا

بعدھا ہیہات ہیہات
 و امور عظام فتن کقطع
 المظلم و احفظ عنی
 ما اقول لك یا جاب یہ
 تو قتل کر دے گا۔ اے جاب !
 آگاہ رہو کہ اس وقت عظیم امور ظاہر
 ہوں گے اور رات کی طرح تاریک
 فتنے پیدا ہوں گے۔ اے جاب !
 جو میں کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھو۔

توضیح

۱۔ کتاب الفتن میں سلیل ابن احمد بن عیسیٰ بن شیخ الحامی نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک رات منافقین نے مدینہ کی ایک مسجد منہدم کر دی۔ جب اصحاب رسولؐ کو اطلاع ملی تو انہیں یہ عمل بہت ناگوار گزرا۔ اس موقع پر رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔

لا تنکروا ذلک فان هذا المسجد یعمرو
 لکن اذہم مسجد براء تا بطل الحج قیل لہ
 واین مسجد براء تا هذا قال فی غریب الزوراء
 من ارض العراق صلی فیہ سبعون نبیا و

۱۔ بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۱۸۔

۲۔ مجلسی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ جس نسخے سے اسے نقل کیا ہے وہ ناقص اور معیوم تھا۔ جیسا اس میں تحریر تھا ویسا ہی نقل کیا گیا ہے۔

ووصیا و آخر من یصلی فیہ ہذا و اشار بیدہ
 الی مولانا علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔
 اس کا آکو اتنا بڑا نہ سمجھو اس لیے کہ یہ مسجد تعمیر ہو جائے گی
 لیکن جب مسجد برائیا منہدم ہوگی تو حج ممنوع ہو جائے گا۔ آپ
 پوچھا گیا کہ مسجد برائیا کہاں ہے تو آپ نے جواب دیا کہ عراق کے
 شہر نجد اوکے مغربی علاقے میں ہے۔ اس میں ستر (۶۰) انبیاء اور
 اوصیاء نے نماز پڑھی ہے اور آخری شخص جو نماز پڑھے گا وہ یہ ہے
 آپ نے ہاتھ سے حضرت مولانا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف
 اشارہ کیا۔

سیلی نے تحریر کیا ہے کہ میں نے خود دیکھا کہ حنبلیوں نے اس مسجد کو تباہ
 دہر باد کر دیا اس کی چھت کی لکڑیاں جلا ڈالیں اور خرے کے درخت کو کاٹ
 ڈالا یہ ساخنہ ۲۱۲ ہجری میں پیش آیا اور اسی سال سلیمان بن حسن قرظی نے خروج
 کیا اور حاجیوں کو حج کرنے سے روک دیا۔

۲۔ روایت جناب کے بغائر مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد دوبارہ
 تعمیر ہوگی اور اس کے بعد دوبارہ منہدم بھی ہوگی۔ اس دوسرے انہدام
 کے بعد تین سال تک حج کی ممانعت ہوگی۔

۳۔ اس کے نتیجے میں اہل سنح کا ایک شخص ان پر مسلط ہو جائے گا
 ۴۔ پھر سفینیانی کا خروج ہوگا۔

کے سبب ہوگا جس میں چار ہزار افراد مارے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں امام صادق علیہ السلام ہی کی ایک روایت قابل غور ہے آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی حکومت اس وقت تک نہیں جائے گی۔ جب تک کہ یہ کوفہ میں جمعہ کے دن لوگوں کو کسی پشش کے بغیر قتل نہ کر دیں۔ گویا میں ان سردوں کو دیکھ رہا ہوں جو مسجد کوفہ اور صابون والوں کے درمیان گر رہے ہیں۔

(غیبت طوسی صفحہ ۲۸۷)

۴۔ دونوں روایتوں میں ”یعنی فلاں“ اور ”ان لوگوں“ کے الفاظ لقیہ کے سبب ہیں، ان سے مراد بنی امیہ یا بنی عباس کی نسل کے وہ حکمران ہیں۔ جو اُس زمانے میں ہوں گے۔

۵۔ غیبت طوسی کی روایت اگر یوم عروبہ کی روایت سے جہا نہ ہو بلکہ ایک ہو تو پھر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عوام کے کسی اجتماعی جلسہ یا جلسہ پر حکومت وقت کی طرف سے حملہ ہوگا۔

۶۔ باب الفیل مسجد کوفہ کا مشہور دروازہ ہے۔ یہ امیر المؤمنین کے زمانے سے ہے۔ لیکن محلہ القصار اور صابون والوں کی جگہ دونوں علاقے اب غیر معروف ہیں۔

۷۔ کوفہ کے سلسلہ میں بکثرت روایات میں جن کی گنجائش اس مختصر رسالے میں نہیں ہے۔ بجا رالانوار کتاب اسرار العالم صفحہ ۳۳۸ کی یہ روایت قابل توجہ ہے، کوفہ عنقریب مومنین سے خالی ہو جائے گا اور علم اس طرح اس شہر سے غائب ہوگا۔ جیسے سانپ اپنے سوراخ میں غائب

ہو جاتا ہے۔ پھر علم اُس شہر میں ظاہر ہوگا۔ جس کا نام تم ہے۔ یہ شہر علم و فضل
 کا معدن قرار پائے گا۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی بھی دین سے نا آغوش
 نہیں رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ خواتین بھی جو جملہ نشین ہیں۔ اور یہ ہمارے
 قائم کے ظہور کے قریب ہوگا۔



کوفہ اور دس علامتیں

عن امیر المؤمنین عن	ایک دوسرے خطبہ میں امیر
للخروج علامات عشرہ	المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا
اولہا تحریق الریات فی	ہے کہ میرے خروج کی دس علامتیں ہیں
ازقۃ الکوفہ وتعطیل	(۱) کوفہ کی گلیوں میں پر جموں کا جلایا
المساجد، انقطاع الحاج	جانا۔ (۲) مسجدوں کی تعطیل (۳)
وخصف و قذف	حاجیوں کا ترک جانا (۴) خراسان
بخراسان و طلوع	میں زمین کا دھنسا (۵) خراسان
الکواکب المذنبہ	میں سنگباری (۶) دم و راستاؤں
واقتران النجوم و ہرج	کا طلوع (۷) ستاروں کا قریب
ومرج و قتل نهب	آنا (۸) شور و شر (۹) قتل (۱۰)
فتلك علامات	غارت گری۔ یہ دس علامتیں ہیں
عشرہ من العلامۃ	اور ایک علامت سے دوسری

کے درمیان جائے تعجب ہے، تو جب
یہ علامتیں مکمل ہو جائیں تو ہمارا
قائم قیام کرے گا۔

العلامة الى عجب فاذا
تتمت العلامات قائم
قائمنا له



آگاہ ہو جاؤ کہ باطل گزشتنی ہے
اور حق کے لیے دوام ہے۔ آگاہ
رہو کہ میں عنقریب جانے والا ہوں
پس اموی فتنہ اور کسروی حکومت
کے منتظر رہو۔ پس نبی عباس کی حکومت
آئے گی خوف و دہشت اور سختی
و عذاب اور ایک شہر بنایا جائے
گا۔ دجلہ اور جیل اور فرات
کے درمیان جس کا نام زورار ہوگا
اس میں سکونت اختیار کرنے
والا ملعون ہوگا۔ متکبروں کی طینت
یہاں سے برآمد ہوگی۔ یہاں
محللات ظاہر ہوں گے اور ان

الاولان للباطل جولة و
للحق دولة الا وافي ظان
عن قريب فارتقبوا
الفتنة الاموية و
الدولة الكسروية
ثم تقبل دولة بنى
العباس بالفتن والعباس
وسبى مدينة يقال لها
الزوراء بين دجلة ودجيل
وكفرات ملعون من
سكنها منها تخرج طينت
الجبارين تلعن فيها
القصور وتسيل الستور

ویتعاملون بالمکر و
 الفجور فیتد اولہا بنو
 العباس اشین واربعمین
 ملکاً عدد سنی الملك
 ثم الفتنۃ الغبراء و
 القلادۃ الحمراء فی
 عنقہا قائم الحق ثم
 اسفر عن وجہی بین
 اجنحة الاقالیع کالقمر
 المضی بین الکواکب
 وان لخروج
 علامات عشرة اولہا
 تحریق الریات و تحریق
 الزوايا فی ازقة
 الکوفة و تعطیل المساجد
 و انقطاع الحاج و خسف
 و قذف بحر اسان و
 طلوع الکوکب المذنب
 و اقتران النجوم و

میں پردے آویزاں ہوں گے اور
 یہاں کے لوگ مکر و فریب اور فسق و
 فجور کا معاملہ کریں گے۔ پس بنی عباس
 کے بیالیس بادشاہ ملک کے عدد
 کے مطابق پے درپے اس میں حکومت
 کریں گے۔ پھر اندھیر کرنے والا فتنہ
 اور غرق کر دینے والی خون ریزی ظاہر
 ہوگی۔ پھر اس کے عقب میں حتی
 کا قیام کرنے والا ظاہر ہوگا۔ پھر میں
 اپنے چہرے سے پردہ ہٹا کر ظاہر
 ہوں گا۔ زمین کے مختلف اقالیم میں
 جیسے کہ چاند ستاروں کے درمیان
 چمکے اور میرے خروج کی دس علامتیں
 ہیں۔ ان کی پہلی علامت کوفہ کی گلیوں
 میں پیر جمیوں کا جلایا جانا اور مسجدوں
 کی تعطیل، اور حاجیوں کا منقطع ہو
 جانا اور خراسان میں زمین کا دھسنا
 اور خراسان میں سنگباری اور دہار
 ستارے کا طلوع اور ستاروں کا

(د) خراسان میں زمین کا دھنستا زلزلے کے سبب سے متوقع ہے یا ممکن ہے اور کوئی صورت ہو۔

(ھ) خراسان کی سنگ باری بیماری بھی ہو سکتی ہے اور اولوں کی بارش بھی۔

(و) کوئی مخصوص دم دار ستارہ طلوع کرے گا (غالباً اسی کا ذکر خطبہ نولوتہ میں

ہے)

(ز) بعض اہم ستاروں کا اقتران ہوگا۔

(ح) شور و شر

(ط) قتل

(ی) غارت گری

○ حجاز - نجف

عن علیؑ نے فرمایا کہ جب

تمہارے حجاز میں آگ پیدا ہو جائے

اور تمہارے نجف میں پانی جاری ہو

جائے تو اس وقت اس کے

ظہور کی توقع رکھو

عن علی قال اذا

وقعت النار في

حجاز كموجدى

الماء بنجفكم

فتوقعوا ظهوره۔ لہ

نجف، بغداد، حجاز

امام زین العابدین علیہ السلام	عن زین العابدین علیہ
نے فرمایا کہ جب تمہارا نجف سیلاب	السلام اذا ملا نجفکم
و بارش سے بھر جاتے اور جب	هذا السيل والمطر
حجاز اور مدینہ میں آگ ظاہر ہو جائے	والمدر وملكوت
اور بغداد پر تاتاری حکومت کرنے	بغداد التترف ووقعوا
لگیں تو اس وقت قائم منتظر کے	ظهور القائم
ظہور کی توقع رکھو۔	المنتظر له

توضیح

- ۱- کہا جاتا ہے کہ ۶۵۴ ہجری میں مدینہ میں بہت ہولناک آگ لگی تھی اور نجف میں پانی جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس خشک و بے آب شہر میں اب پائپ لائنوں کے ذریعہ پانی جاری ہو چکا ہے۔ لہذا یہ علامات پوری ہو گئیں۔
- ۲- امیر المؤمنین کے قول میں حجاز میں آگ لگنا اور نجف میں پانی کا جاری

ہونا ذکر کیا گیا ہے۔ اما ازین العابدین کی روایت میں نجف میں سیلاب کا آنا حجاز و مدینہ میں آگ کا لگنا اور بغداد پر تانار یوں کا غلبہ بیان کیا گیا ہے۔ ان دونوں روایتوں کا ظاہر یہ ہے کہ یہ واقعات ایک ہی ننانے کے عرض میں ہوں گے۔ لہذا بظاہر ابھی یہ علامات پوری نہیں ہوئیں۔

۳۔ نجف کا سیلاب و بارش کی زد میں آنا بعض دوسری روایات میں بھی ملتا ہے اور غالباً یہ علامت سالِ ظہور کی ہے۔

۴۔ حجاز سعودی عرب کا مشہور علاقہ ہے اور مدینہ کا ایک دیہات ہے جو شہر صنعاء سے بیس میل کے فاصلے پر ہے۔

۵۔ ترکوں کا بغداد پر غالب آجانا غالباً ظہور سے ایک سال قبل ہوگا اس لیے کہ پیغمبر اکرم کے ایک فرمان کے مطابق ترک تین مرتبہ خروج کریں گے اور ان کا آخری خروج سفیانی کے خروج سے متصل ہوگا۔ ان کا پہلا خروج ہلاکو کے عہد کا ہے، دوسرا خروج عثمانیوں اور سلجوقیوں کا غالب آنا ہے، اور تیسرا خروج ابھی باقی ہے۔

قبر کئیل

حضرت امیر المومنین	کئیل ابن زیاد نے امیر المومنین
علیہ السلام قتال کئیل	سے کہا کہ مولا! میں آپ سے ایک
بن زیاد یا سیدی ان لی سوال	خواہش کرنا چاہتا ہوں، لیکن جیسا کہ

سے مانع ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے
 کیمل اپنی خواہش بیان کرو کہا، مولا!
 میں چاہتا ہوں کہ میری قبر آپ کے
 جوار میں بنے، آپ کیل کی طرف متوجہ
 ہوئے اور فرمایا کیمل! تمہاری قبر یہاں
 بنے گی، کیمل نے عرض کی مولا! یہ تو
 آپ سے بہت دُور ہے، فرمایا
 ہرگز نہیں۔ یہ مستقبل میں قریب ہو جائے
 گی اور یہ بھی جان لو کہ آخری زمانے
 میں تمہاری قبر کے چاروں طرف اعلیٰ
 مکانات اور باغات ہوں گے اور
 ہر قصر میں ایک ایسا چراغ ہوگا، جو تمہاری
 نگرانی کرے گا اور ایک ایسا آئینہ
 ہوگا جس میں دور اور نزدیک کی چیزیں
 نظر آئیں گی اور یہ سب باتیں ہمارے
 قائم آل محمد کے ظہور کی علامات ہیں
 میری طالب علمی کے زمانہ میں قبر کیل شہر نجف کے باہر تھی، جس کے

معك والحياء یعنی
 عن ذلك فقال قل يا كميل
 ما تريد قال مجاورتي
 قبری بقربك وتوجه
 اليه فقال يا كميل ان
 قبرك هنا فقال يا سيدي
 انه بعيدة عنك قال
 كلا سيكون قريبا
 واعلم انه في آخر
 الزمان تحيط بقربك قصور
 والحدائق وفي كل
 قصر مصباح بجرسك
 ومراه ينظر بها
 البعيد والقريب و
 هي علامات قائمنا آل
 بيت رسول الله -

چاروں طرف ریگستان تھا۔ پھر غالباً ۱۹۶۰ء کے بعد وہ علاقہ آباد ہونا شروع ہوا اور عالی شان مکانات تعمیر ہونا شروع ہوئے۔ پانچ سال میں وہ میدان ایک اچھے محلے کی صورت اختیار کر گیا۔ چونکہ اسی علاقہ میں مسجد خانہ بھی واقع ہے اس لیے اس علاقے کا نام بھی خانہ ہو گیا ہے۔



مصرو شام

امام رضا علیہ السلام نے ارشاد	اجب الحسن علیہ
فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ	السلام کافی برایات
پرچم جو سبز رنگ میں رنگے ہوئے ہیں	من مصر مقبلات
مصر میں حرکت کریں گے اور شام	خضر مصبغات حتی
اور اطراف شام میں داخل ہوں گے	تاتی الشامات فتہدی
اور صاحب عصا کے لڑکے کو ہدیہ	اے ابن صاحب
کیے جائیں گے۔	العصبات لہ

۲

عنه عليه السلام سئل امام عبد السلام سے کسی نے

عن الفرج فقال تريد
 الاكثر اراجمل لك
 قبل بل تجمل لي
 قال اذا ركزت رايات
 قيس بمصر ورايات
 كنده بخراسان - ۱۶

فرج (ظہور) کے بارے میں سوال کیا
 تو آپ نے پوچھا کہ تفصیل سے
 بیان کروں یا اختصار سے؟ عرض
 کی کہ اختصار سے بیان فرمائیے
 فرمایا کہ جب قیس کے پرچم مصر میں
 اور کندہ کے پرچم خراسان میں مرکوز
 ہوئے جائیں تو فرج ہوگی۔

توضیح

۱۔ پہلی روایت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ مصر سے کچھ پرچم چلیں گے، جن کا رنگ
 سبز ہوگا، پھر وہ شامات میں داخل ہوں گے۔ شامات سے مراد شام بلبنان
 اردن اور فلسطین کے سارے علاقے ہیں۔
 العصیات کی جگہ بعض نسخوں میں الوصیات ہے، جس کا ترجمہ یہ ہوگا۔
 کہ صاحب وصیت کے بیٹے کو ہدیہ کیے جائیں گے۔
 یہ عصا کون سے ہیں؟ یا وصیتیں کیا ہیں؟ ان کا صاحب کون ہے اور

۱۶۔ الزام الناصب جلد ۲ ص ۱۲۷۔

۱۷۔ الخراج و الجراح کی بیسویں فصل میں اس روایت کو ایک لفظ کے فرق کے ساتھ نقل
 کیا گیا ہے۔ یعنی جب پرچم حرکت میں آجائیں۔

شام

عن علی علیہ السلام قال
 اذا اختلف اصحاب الرايات
 السود خسف بقریة
 من قری ارم و سقط جانب
 مسجدھا الغربی، ثم
 ینخرج بالشام ثلاث
 ریات الا صحب و الابقع
 و السفیانی فیخرج السفیانی من
 الشام و الابقع من مصر ف یظهر
 السفیانی علیهم۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا
 کہ جب سیاہ جھنڈوں والے اختلاف
 کریں تو ارم کی بستیوں میں سے ایک
 بستی دھنس جائے گی اور اس کی مسجد
 کا مغربی حصہ منہدم ہو جائے گا۔ اس
 وقت شام میں تین جھنڈے خسرو
 کریں گے اصحاب، ابقع اور سفیانی
 سفیانی شام سے خروج کرے گا اور
 ابقع مصر سے، لیکن سفیانی ان لوگوں
 پر غالب آجائے گا۔

سہ ام کے سلسلہ میں بڑے اختلافات ہیں، بعض کا خیال ہے کہ یہ اسکندریہ ہے۔ بعض
 دمشق کو کہتے ہیں۔ ام ضم الف اور سکون را کے ساتھ ذر با ثجان کا ایک علاقہ ہے
 اور ام ضم الف اور فتح را کے ساتھ کردستان کے علاقے کا ایک شہر ہے۔ تفصیل نجم
 جلد ۱، صفحہ ۱۹ پر دیکھی جاسکتی ہے۔

عبداللہ ابن منصور نے امام جعفر
صادق علیہ السلام سے سفیانی کا نام
دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ تمہیں
اس کے نام سے کیا کرنا ہے، جب
وہ شام کے پانچ خزانوں دمشق،
حمص، فلسطین، اردن اور قزین کا
مالک ہو جائے تو اس وقت ظہور
کے متوقع رہنا۔ راوی کہتا ہے کہ
میں نے پوچھا کہ وہ نو ماہ حکومت کرے
گا؟ فرمایا نہیں بلکہ پورے آٹھ ماہ حکومت
کرے گا، جس میں ایک دن بھی زیادہ
نہیں ہوگا۔

مسنداً عن عبد اللہ ابن
منصور عن الصادق علیہ
السلام سئل عن اسم
السفیانی فقال وما
لصنع باسمه از املك
کنوز الشام الخمس
دمشق وحمص وفلسطین
والاردن وقزین فتوتعوا
عند ذالک الفرج قلت
یملک تسعة اشهر قال لا
ولکن یملک ثمانیہ
اشهر لا یزید یوما۔



شام

امام محمد باقر علیہ السلام نے راوی
سے فرمایا کہ زمین پر جم جاؤ اور اپنے
ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دو یہاں تک

عن ابی جعفر علیہ السلام
قال للراوی انما الارض ولا
تحرك بد اولار جلا حتی

سیحون وجیحون والفراین
والنیل ینصر اللہ
اہد بیتہ علی
الضلال فلا ترفع
لہم رایۃ الی یوم
القیامۃ۔ لہ

سیحوں، جیحوں، دجلہ، فرات، نیل
پر قابض نہ ہو جائیں تو اس وقت
اللہ گمراہی کے مقابلے میں اہل بیت
رسولؐ کی نصرت کرے گا اور پھر
قیامت تک گمراہی کا پرچم بلند
نہیں ہوگا۔

یہ روایت تفصیلی ہے صاحب صراطِ مستقیم نے غالباً اسے تلخیص
کر کے نقل کیا ہے اور بعینہ اسی طرح صاحب الزام الناصب نے اسے
نقل کر دیا ہے۔ جو حضرات تفصیل دیکھنا چاہیں وہ کتاب ثواب الاعمال میں
ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

○ گرہن

مسنداً عن الباقر
علیہ السلام آیتان تکونان
قبل قیام القاء علیہ
السلام لم یكونا من ذہب
امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا کہ دو نشانیاں قائم آل محمدؐ
کے قیام سے قبل ظاہر ہوں گی
اور یہ ہبوط آدم سے لے کر اب

تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں رمضان کے
وسط میں سورج گرہن اور آخر میں چاند
گرہن ہوگا۔ کسی شخص نے کہا کہ
فرزندِ رسولؐ! سورج گرہن آخر
ماہ میں چاند گرہن اوسط ماہ میں ہوا
کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ تم جو کہہ
رہے ہو۔ وہ میں بھی جانتا ہوں، لیکن
یہ دونشانیاں ایسی ہیں جو ہبوطِ آدمؑ
سے اب تک نہیں ہوئی ہیں۔

آدم الى الارض تنكسف الشمس
في النصف من شهر رمضان
والقمر في اخره فقال
الرجل يا بن رسول الله تنكسف
الشمس في آخر الشهر و
القمر في النصف فقال
عليه السلام اني لاعلم بما
تقول ولكنهما آيتان لم
يكونا منذ هبط آدمؑ۔



ورد سے روایت ہے کہ امام
محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ
اس امر (مظہور) سے قبل دونشانیاں
ہیں ۲۵ تاریخ کو چاند گرہن ہوگا
اور ۱۵ تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔
اور یہ دونوں نشانیاں ہبوطِ آدم سے
اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں اس
وقت اہل نجوم کا حساب ساقط
ہو جائے گا۔

مسند اعن ورد عن ابی جعفر
عليه السلام آيتان بين
يدي هذا الامر خسوف
القمر لخمس وعشرين
وكسوف الشمس لخمس عشرة
ولم يكن ذلك منذ هبط
آدم الى الارض وعند
ذلك سقط حساب
المنجمين۔



جمادی الثانیہ ورجب

وفي العوالم منه عليه
 السلام اذا ان قيامه
 مطرا للناس جمادی
 الاخره وعشرة ايام
 من رجب مطرا المتر
 الخلائق مثله فينبت
 لحوم المؤمنين وابدانهم
 في قبورهم وكاف
 انظر اليهم مقبلين
 من قبل جهينة
 ينفضون شعورهم من
 التراب - له

عوالم میں امام جعفر صادق علیہ
 السلام سے روایت ہے کہ جب
 قیام قائم کا وقت آجائے گا تو
 پورے جمادی الثانیہ اور رجب
 کے دس دنوں میں ایسی بارش
 ہوگی جو لوگوں نے پہلے نہ دیکھی ہو
 گی اس سے مومنین کے گوشت
 اور جسم ان کی قبروں سے نمودار
 اور گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ
 وہ جہینہ کی طرف سے آرہے ہیں
 اور اپنے سروں سے مٹی کو صاف کر
 رہے ہیں



صفر

عن کتاب عبد اللہ بن بشار رضیع الحسین
 بن بشار رضیع الحسین علیہ السلام اذا اراد اللہ
 ان یظہر قاضی آل محمد بدأ الحرب
 من صفر الی صفر وذلک
 او ان خروج المہدی لہ
 عبد اللہ ابن بشار کی کتاب
 میں امام حسین علیہ السلام سے منقول
 ہے کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ
 قائم کے ظہور کا ارادہ فرمائے گا تو
 اس زمانے میں ماہ صفر سے ماہ صفر
 تک جنگ ہوگی اور وہی خروج مہدی
 کا زمانہ ہوگا۔



خروج



روایت ابو ذرؓ

رویت عن ابی ذر انہ کان
 یوشک ان یأتی علی الناس
 زمان یغبط فی خفیف الحاذ
 یعنی الذی لاهل له ولا ولد
 کما یغبط الیوم البوعشر من
 الا ولاد وتمر الجنازة فی
 السوق فیهذا الناس روسہم
 ویقولون لیت احدنا کان
 مکانہ فقال عبادة الصامت
 یا ابا ذر ان هذا امر
 عظیم فقال لعہ الامراء عظم
 مما یطوئن رسول اللہ
 قایکون فی آخر الزمان
 دیدان القراء فمن ادرك
 ذلک الزمان فلیعود
 باللہ من شرورہم ثم

ابو ذرؓ نے بیان کیا کہ ایک زمانہ
 آئے گا۔ جب لوگ اس پر رشک کریں
 گے، جس کے عیال و اولاد نہ ہوگی۔
 جیسا کہ آج اس پر رشک کرتے
 ہیں، جس کے دس لڑکے ہوں۔ اور
 اور جب بازار سے جنازہ گزرے گا
 تو لوگ اپنے سروں کو ہلایں گے اور کہیں
 گے کہ کاش کہ اس مردہ کی جگہ ہم
 مر جاتے۔ عبادہ بن صامت نے
 کہا کہ ابو ذرؓ! یہ عجوبہ ہے، کہا کہ ہاں
 جتنا تم خیال کرتے ہو اس سے بھی بڑا
 عجوبہ ظاہر ہوگا۔ رسول اللہ نے
 فرمایا کہ آخری زمانے میں لوگ قرآن
 گائیں گے اور استحقاف کریں گے
 جو اس زمانے میں ہو وہ ان سب
 لوگوں کے شر سے پناہ چاہے پھر

یظہر قلائص البرد فلا
 یستحی یومئذ من الزباء
 المتمسل بدینہ
 اجرہ مکا جو خمسین و فی
 روایت ابن مسعود وان
 تغلومہور النساء عد
 الخیل ثم یرخص
 فلا یغلو الی یوم
 القیامۃ۔ لہ

فرمایا اس زمانے میں جاڑے کی ٹوپیاں
 ظاہر ہوں گی اور لوگ سوؤ کے استعمال
 سے نہیں شرمائیں گے، اس وقت دین
 پر قائم رہنے والا پچاس انسانوں کے
 برابر اجر کا مستحق ہوگا اور ابن مسعود
 کی روایت میں ہے کہ اس وقت
 عورتوں کے مہر اور گھوڑوں کی قیمت
 میں بہت اضافہ ہو جائے گا، اور
 قیامت تک کمی نہ ہوگی۔



خطبہ عجماء

بعد کلام طویل لہ
 علیہ السلام فیما یخبر من
 الصلاحم العظام یقول
 وینکر الاخ احاہ و یحق
 الولد اباہ و تدم

امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک
 خطبہ دیتے ہوئے مختلف جگہوں اور
 فتنوں کا تذکرہ فرمایا۔ پھر اس طویل
 بیان کے بعد ارشاد فرمایا کہ بھائی اپنے
 بھائی کا انکار کرے گا۔ بیٹا اپنے

باپ کو عاق کر دے گا، اور عورتیں اپنے
 شوہروں کی خدمت کریں گی، اور
 مائیں اپنی لڑکیوں کا مذاق اڑائیں گی
 فقہا جھوٹ اور دروغ بیانی میں
 ڈوبے ہوئے ہوں گے، علماء رشک
 زشبہ کی طرف مائل ہوں گے پوشیدہ
 چیزوں سے پردے اٹھ جائیں گے
 اور مروج مغرب سے طلوع کرے گا
 اور ایک ندا دینے والا آسمان
 سے ندا دے گا۔ اے ولی اللہ!
 زندوں کی طرف توجہ دیجئے۔ اس
 وقت ہمارا قائم جو پردہ غیب میں ہوگا
 وہ ظہور کرے گا تو روح اس کے
 پاس آئے گی۔ اور اسے کتاب مسین
 اور انبیاء کی میراث دیں گے۔ اس
 وقت اس کے پاس گواہی دینے
 والے موجود ہوں گے اور ان کی سربراہی
 عیسیٰ بن مریم کے پاس ہوگی پھر یہ
 لوگ خانہ خدا میں بیعت کریں گے۔

النساء ببولتھن وتسخر
 النساء والامهات بناتھن و
 ينغمس الفقهاء بالكذب و
 يعيل العلماء للريب و
 ينكشف العطاء عن
 الحجب وطلع الشمس
 من المخرّب وينادي
 مناد من السماء يا ولي
 الله الى الاحياء يظهر
 قائمنا الغيب فيقدمه
 الروح الامين ويليہ
 الكتاب المبين ثم
 مواريث الانبياء وبيديه
 الشهداء هم عيسى بن
 مريم فيبايعونہ في
 البيت الحرام فيتم
 الله له اصحاب مشوره
 فيتقو على بيعة ثانی بهم
 المدائكة۔

یہ خطبہ شیخ محمد رضا البی نے الشیخۃ والرحبۃ جلد ۱ صفحہ ۱۴۵-۱۴۶ پر، دو حوتہ الانوار تالیف شیخ محمد زیدی صفحہ ۱۳۳ سے نقل کیا ہے۔ اور پورا خطبہ نقل کرنے کی بجائے اپنے موضوع سے متعلق جز نقل کیا ہے۔ دو حوتہ الانوار میرے پاس نہیں ہے۔ ورنہ مذکورہ جگہوں اور فتنوں سے علامات پر مزید روشنی پڑ سکتی تھی، میں نے منقولہ خطبہ سے فقط وہ جز تحریر کیا ہے جو علامات سے متعلق ہے۔



خروج سفیانی

امیر المؤمنینؑ نے ایک حدیث	عن علی علیہ السلام قال
کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ پھر عرب	فی حدیث آخر ثم یقع
وعمج رالیوں میں اختلاف وافتراق ہوگا	التدبر والاختلاف بین
وہ بھی اختلافات میں اکٹھے ہوتے	آراء العرب والعجم فلا
ہوں گے کہ اقتدار نسل ابوسفیان کے	یزالون ینختلفون الی ان
ایک شخص تک پہنچ جائے گا جو دمشق	یصیر الامر الی رجل من
کی وادی یابس سے خروج کرے	ولد ابی سفیان ینخرج من
گا۔ تو دمشق کا حاکم وہاں سے فرار	وادی الیابس من دمشق
کر جائے گا اور اس کے گرد قبائلی	فیہرب حاکمها منہ
عرب جمع ہو جائیں گے اور ربیعہ،	یجتمع الیہ قبائل العرب وینحج
جرہمی اور اصب وغیرہ خروج کریں	الربیعہ والجرہمی والاصب وغیرہم

گے۔ اور فتنہ و فساد پھیلا میں گے
 پھر سفیانی ان میں سے ہر جنگ
 کرنے والے پر غالب آجائے
 گا تو جب ایک قائم چین و ملتان
 سے آ کر خراسان میں آرام کرے گا تو
 سفیانی اس کی طرف اپنا لشکر بھیجے
 گا، لیکن وہ لوگ اس پر غالب
 نہیں ہوں گے۔ پھر ہم میں سے ایک
 قائم جیلان میں قیام کرے گا اور
 شعیان عثمان کو دفع کرنے میں،
 مشرق اس کی مدد کرے گا۔ اور
 ابرو و ولیم کے لوگ اس کی موافقت
 کریں گے اور اس سے انہیں نعمتیں
 اور سہولتیں ملیں گی اور میرے بیٹے
 کے لیے پرچم بلند ہوں گے اور وہ
 انہیں مختلف علاقوں میں ہر اے
 گا اور بصرہ آ کر شہر کو تباہ کر دے
 گا اور کوفہ کو آباد کرے گا اس
 وقت سفیانی اس سے جنگ کا

من اهل الفتن والشعب
 فيغلب السفیانی علی کل
 من یحاربه منهم
 فاذا قاتل القاتل (عج)
 یخرسان الذی اتی من
 الصين و ملتان وجه السفیانی
 فی الجنود الیہ فلم
 یغلبوا علیہ ثم یقوم
 من قائم بجیلان بعینہ
 المشرق فی دفع شیعة
 عثمان ویجیبہ الابر و ولیم
 ویجدون منه النوال
 والنعم و ترفع لولدی
 النود و الرايات ویفرقها
 فی الاقطار و الحرمات و
 یاتی الی البصرة و
 ویخربها و یعمد
 الكوفة و یوربها و
 یعزم السفیانی علی

ارادہ کرے گا اور اسے ہلاک کرنے
 کے لیے اپنے لشکر کے ساتھ چلے
 گا توجیب ہزاروں آمادہ ہو جائیں
 اور صفیں استادہ ہو جائیں، اور
 مینڈھا اپنے بچے کو قتل کر دے
 تو خون کا انتقا لینے والا مرجائے
 اور دوسرا کھڑا ہو جائے گا۔ پھر
 یمانی سفیانی سے جنگ کے لیے
 کھڑا ہوگا اور نصرانی قتل ہو جائے
 گا، توجیب کا فرار اس کا ناجر
 بیٹا دونوں ہلاک ہو جائیں اور صحیح
 رائے رکھنے والا بادشاہ مرجائے
 اور اس کا نائب بھی اسی راستے
 پر چلا جائے تو دجال خروج کرے
 گا اور گمراہی و فریب دہی میں کمال
 حاصل کرے گا، پھر حکمرانوں کا حاکم،
 کافروں کا قاتل اور سرگز اسید بادشاہ
 ظاہر ہوگا، جس کی غیبت میں عقلیں
 متحیر ہوں گی، اور اے حسین! دہری

قتالہ ویہمع عساکرہ
 باستیصالہ فاذا جہزت
 الالوف فضفت الصغوف
 قتل الکبش الخدوف
 فیموت الشائر ویقوم
 الاخر ثم ینھض الیمانی
 لمحاربة السفیانی
 ویقتل النصرانی فاذا
 هلك الكافرو
 ابنه الفاجر ومات
 الملك الصائب و
 مضی لسبیلہ النائب
 نخرج الدجال وبالغ
 فی الغواء والاصدال ثم
 یظہر امرہ وقاتل
 الکفرة السلطان المامول
 الذی تحیر فی عبیة العقول
 والتاسع من ولدک یا
 حسین! یظہر بین التزکنین

يظهر على الثقلين ولا
 يترك في الارض الا
 دنين طوبى للمؤمنين
 الذين ادركوا زمانه
 والحقوا اوانه و
 وشهدوا ايامه ولا
 قوا قوامه۔۔۔

نسل میں نواں ہوگا۔ وہ رکن و مقام
 کے درمیان ظاہر ہوگا۔ زمین پر لپیٹ
 افراد کو ختم کر دے گا۔ مبارک ہو
 ان مومنین کو جو اس کا زمانہ پائیں گے
 اور اس کے عہد حکومت میں رہیں گے
 اور اس کی قوموں سے ملاقات
 کریں گے۔

خروج

مسند عن الصادق
 عليه السلام خروج الثلثة
 الحراساني والسفنياني واليماني
 في سنة واحدة في شهر
 واحد في يوم واحد وليس
 فيها راية باهدى من

امام صادق عليه السلام نے فرمایا
 کہ سفیانی، خراسانی اور یمانی ان
 تینوں کا خروج ایک ہی سال
 ایک ہی ماہ اور ایک ہی دن میں
 ہوگا، ان تینوں جھنڈوں میں یمانی
 سے زیادہ ہدایت کرنے والا جھنڈا

رایۃ الیمانی یمہدی الی
الحق۔ ۱۰
کوئی نہ ہوگا جو حق کی طرف ہدایت
کرے گا۔

۲

مسند عن الصادق علیہ السلام
السلام خمس قبل قیام
القائم علیہ السلام
الیمانی والسفیانف و
المنادی ینادی من
السماء وخسف بالبیداء
وقتل نفس الزکیہ۔ ۱۰
اما صادق علیہ السلام نے فرمایا
کہ قائم آل محمد کے قیام سے قبل پانچ
علامتیں ظاہر ہوں گی۔ (۱) خروج
یمانی (۲) خروج سفیانی (۳)
آسمان سے ایک منادی کی آواز
(۴) بیدار میں زمین کا دھنس جانا (۵)
قتل نفس زکیہ۔

۳

عن کمیل ابن زیادہ عن امیر
المومنین علیہ السلام قیل
ومن علائما الظہور خروج ابن
الحسن من مکة وقتل رجل
فاطمی بالكوفة وتخریب
کیل ابن زیاد نے امیر المومنین
سے روایت کی ہے کہ ظہور مہدی
کی علامتوں میں سے چند یہ بھی ہیں۔
فرزند حسنؑ کا مکہ سے خروج ،
کوفہ میں ایک مروفاطمی کا قتل، قبور

قبور الاثمة وسلطنت رحبل
 طبری و تبدیل البسة الاسلامیه
 و تیر سنن النبویة و
 و تعامیل الناس الحی
 مذهب المزدکیة یل
 ائمہ کا خراب کیا جانا۔ ایک مرد
 طبری کی حکومت، اسلامی لباسوں کا
 تبدیل ہو جانا، سنن نبوی کا متغیر
 ہو جانا، لوگوں کا مذہب مزدکیت
 کی طرف میلان۔

میرے ذاتی کتب خانے میں مفاتیح الکنوز نظام العلماء طباطبائی کا ایک
 نسخہ مطبوعہ طہران ۱۲۹۵ھ موجود ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۳۹۲ پر کسی شخص
 نے ۱۳۲۷ھ میں یہی روایت اپنے ہاتھ سے نقل کی ہے۔ علامات وہی ہیں۔
 لیکن ترتیب مقدم و مؤخر ہے اور ایک جملہ میں اضافہ ہے اور وہ یہ ہے کہ
 ”مرد فاطمی کوفہ کے پل کے قریب قتل کیا جائے گا“

مفاتیح الکنوز کا جو نسخہ میرے پاس ہے اس کے صفحہ ۳۹۵ کے بالائی
 حاشیہ پر ۲۹ جمادی الثانیہ ۱۳۲۷ھ کو کسی نے یہ عبارت تحریر کی ہے:

نقل عن کتاب الاسرار سبزواری من
 علائم الظهور اذا کشف الحجاب و
 خرجت النساء كالرجل الشاب وغيره
 احکام الكتاب فانظروا نزول البلاء
 كالغيب من السحاب وقيام قطب

القتل فی الدنیا فعند
 ذالک یجتمع اهل المکة
 الی السفیانی و یخوفونه
 عقوبۃ اللہ عزوجل
 فیامربقتلهم و قتل
 العلماء و الزهاد فی جمیع
 الافاق فعند ذالک یجتمعون
 الی رجل من قریش لہ
 اتصال الی رسول اللہ و هو
 الامام المہدی، بہلاک
 السفیانی۔ لہ

کر لیں گے اور دنیا میں قتل کی کثرت
 ہو جائے گی، اس وقت اہل مکہ
 جمع ہو کر سفیانی کو خدا کے عذاب
 کا خوف دلائیں گے تو وہ ان کے
 قتل کا حکم دے دے گا اور سارے
 علاقوں میں علماء و زہاد کو قتل کرائے
 گا۔ اس وقت لوگ قریش کے
 شخص کے پاس جمع ہوں گے۔ جو
 آل رسول سے ہوگا وہ امام مہدیؑ
 ہوں گے، اور سفیانی کی ہلاکت
 کی خواہش کریں گے۔

(اقتباس بقدر ضرورت)



خروج مغربی

عن کعب الاخبار
 قال خروج المہدی الویة

کعب الاحبار نے کہا کہ خروج
 مہدیؑ کی علامت وہ جھنڈے ہیں

تخرج من قبل المغرب
عليها رجل من كندة
اعرج فاذا ظهر
اهل المغرب على
اهل مصر فبطن
الارض يومئذ خير
لاهل الشام-

جو مغرب کی طرف سے خروج کریں
گے اور ان کا سردار کندہ کا ایک
لنگڑا شخص ہوگا تو جب اہل
مغرب اہل مصر پر حملہ آور ہوں تو
اس وقت شام والوں کے
لیے قبریں زمین کی سطح سے بہتر
ہوں گی۔



بغداد۔ خروج ہمدانی

عن جدہ عمر ابن
سعد قال، قال امير المؤمنين
عليه السلام لا يقوم القائم
حتى تفقاعين الدنيا
وتظهر الحمرة في
السماء وتلك دموع
حمله العرش على اهل
الارض وحتى يظهر
فيهم قوم لا خلاق

عمر ابن سعد نے روایت کی ہے
کہ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ قائم
اس وقت تک قیام نہیں کرے
گا۔ جب تک کہ دنیا کی آنکھ نہ پھٹ
جائے اور آسمان پر سُرخی نہ ظاہر ہو
اور یہ سُرخی عرش اٹھانے والے
فرشتوں کے آنسو ہوں گے۔ جو
اہل زمین کے لیے جاری ہوں گے
یہاں تک کہ ایسے لوگ پیدا

لہم یدعون لولدہ و
 ہم براء من ولدہ
 تلک عصابة ردیة
 لا خلاق لہم علی الاشرار
 مسلطۃ وللجبابرہ
 مفتنہ وللملوک مبیدہ
 یظہر فی سوادا لکوفۃ
 یقدمہم رجل اسود
 اللون والقلب رث الدین
 لا خلاق لہم مہجن
 زنیم عتل تدا ولتہ
 ایدی العواہد من
 الامہات من سترنسل
 لا سقاہا اللہ المطر
 فی سنۃ اظہار
 غیبۃ المتغیب من
 ولدی صاحب الرایۃ
 الحمرا والعلم
 الاخضر یوم

ہوں گے جو توفیقات الہی سے دور ہوں
 گے۔ وہ میرے فرزند کی طرف دعوت
 دیں گے۔ لیکن وہ خود میرے فرزند
 سے بیزار ہوں گے۔ وہ لوگ
 پست فطرت اور اللہ سے دور ہونگے
 وہ اشرار پر مسلط ہوں گے۔ جابر اشخاص
 کے درمیان فتنہ پھیلانے والے
 ہوں گے اور بادشاہوں کو ہلاک
 کرنے والے ہوں گے۔ یہ لوگ
 شہر کوفہ کے قریب ظاہر ہونگے
 ان کا سردار ایک سیاہ رنگ
 اور سیاہ دل شخص ہوگا۔ وہ بے
 دین ہوگا، خدا سے دور ہوگا۔ وہ
 عیب دار نجیل اور پر خور ہوگا۔ وہ
 بدترین نسل اور بدکار ماؤں سے پیدا
 ہوگا میرے غائب فرزند کے ظہور
 کے سال اللہ اسے بارش سے
 سیراب نہ کرے۔ میرے فرزند کا
 پرچم سرخ اور علم سبز ہوگا۔ وہ دن

للمخيبين بين الانبار
 وهيت، ذلك يوم فيه
 صيلم الاكراة والشراة
 وخراب دار الفراعنة
 ومسكن الجيابرة
 مساوى الولاية الظلمة
 واما البلاء واحتم العار
 تلك ورب على يا عمر
 ابن سعد بغداد الالعة
 الله على العصاة
 من بنى أمية وبنى
 فلان الخونه الذين
 يقتلون الطيبين من
 ولدى ولا يراقبون فيهم
 ذمتى ولا يخافون
 الله فيما يفعلون
 بحرمتى ان لبنى

ان نا اُميد لوگوں کے لیے عجيب
 دن ہوگا، جو انبار اور مہیت
 کے درمیان ہوں گے۔ اس دن
 صيلم اکرا اور پست طينت لوگ
 ہلاک ہوں گے، فرعونوں کا شہر
 جباروں کا مکن، ظالم حکمرانوں
 کی پناہ گاہ، بلاد ننگ و عار
 کا مرکز تباہ ہوگا۔ اسے عمر ابن سعد
 رب على کی قسم وہ بغداد ہے۔ خدا
 لعنت کرے بنی امیہ کے گناہگاروں
 اور بنی فلاں اعباس پر یہ خاتن
 لوگ میری نسل کے پاکیزہ افراد کو
 قتل کریں گے، اور ان کے لیے میرے
 حق کا خیال بھی نہیں کریں گے اور
 میری حرمت رکھنے کے لیے وہ
 اپنے اعمال میں اللہ سے بھی خوف
 نہیں کریں گے۔ ایک دن

بنی عباس تباہ و برباد ہو جائیں گے
 اور اس وقت وہ حاملہ کی طرح چینی
 گے۔ افسوس ہے بنی عباس کے
 متبعین پر اس جنگ سے جو
 نہاوند اور دینور کے درمیان ہو،
 وہ علی کے فقیر شیعوں کی جنگ
 ہوگی۔ ان کا سردار سہمان کا ایک
 شخص ہوگا۔ اس کا نام رسول اللہ
 کے نام پر ہوگا، اس کا جسم معتدل
 اور اخلاق اچھا ہوگا، اس کے
 رنگ میں تازگی اور آواز میں سنہری
 کی کھنک ہوگی۔ اس کی مونچھیں
 گھٹی ہوں گی، اس کی گردن قوی،
 بال بنے ہوئے ہوں گے، اگلے دانتوں
 میں کشدگی ہوگی، وہ اپنے گھوڑے
 پر چودھویں کے چاند کی طرح جو
 بادل سے ظاہر سوار ہوگا، وہ اللہ
 کے لیے دین کا گرویدہ ہوگا۔ یہ عرب
 کے بہادر ہوں گے، جو مکہ وہ جنگ

العباس یوما یکوم الطموح
 ولہم فیہ صرفخہ کصرخۃ
 الحبلی الویل لشیعة ولد
 العباس من الحرب الستی
 سنح بین نہاوند والدینور
 تلک حرب صعالیک شیعة
 علی یقدمہم رجل من ہمدان
 اسمہ علی اسم النبی منحوت
 صوصوف باعتدال لخلق
 وحسن الخلق ونضارة
 اللون لہ فی صوتہ
 ضحک و فی اشفارة
 وطف و فی عنقہ سطح ذق
 الشعر مقلج المثنا یا علی
 فرسہ کبدر تجلی عنہ الغمام
 تسیر بعصابة خیر عصابة آوت
 وتقربت ودانت لله بدین
 تلک الابطال من العرب الذین
 یلحقون حرب الکربیہة والدبرة

یومئذ علی الاعداء ان للعدویوم میں شریک ہوں گے۔ اس دن
 ذالک الصیلو والاستصال۔ ان کے دشمنوں کی تباہی ہوگی۔
 علامہ مجلسی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ یہ
 حدیث اگرچہ تحریف شدہ اور غلطیوں سے پُر ہے اور اس کا سلسلہ سند
 بھی بدترین خلق خدا عمر ابن سعد رضہ اللہ پر منتہی ہوتا ہے۔ اس کے باوجود
 میں نے اسے اس لیے تحریر کیا ہے، تاکہ معلوم ہو جائے کہ حضرت قائم علیہ
 السلام کا تذکرہ دست اور دشمنوں دونوں نے کیا ہے؟

توضیح

- ۱۔ دنیا کی آنکھ کا پھٹ جانا یا پھوٹ جانا غالباً اس بات کا اشارہ ہے
 کہ کثیر انسانی آبادی ہلاک ہو جائے گی۔
- ۲۔ آل محمد علیہ السلام کے چاہنے والوں پر ایسے ایسے مظالم کے پہاڑ
 ٹوٹیں گے اور اس شدت سے ان کا خون بہایا جائے گا کہ اس کے
 رد عمل کے طور پر آسمان پر ایک سرخی ظاہر ہوگی، جسے امیر المؤمنین نے
 عرش اٹھانے والے فرشتوں کے آنسو سے تعبیر کیا ہے۔
- ۳۔ سرخی ظاہر ہونے کے دوران یا فوراً بعد سیاہ مہنڈوں والا شکر
 خراسان سے کوفہ پہنچے گا۔ سواد کوفہ سے، اس کی ساری مضافاتی،

بستیاں اور نخلستان وغیرہ مراد ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دین و مذہب سے دور ہوں گے۔ یہ لوگ مہدی علیہ السلام کی طرف دعوت دیں گے۔ یعنی بظاہر ان کے ماننے والوں میں ہوں گے۔ جب کہ حقیقت میں آپ کے دشمنی اور بیزاری رکھنے والے لوگ ہوں گے۔

۴۔ یہ لشکر شہریوں، متکبروں اور جاہلوں اور حکمرانوں پر غالب آکر انہیں تباہ و ہلاک کر دے گا۔ اس لشکر کا سردار سیاہ چہرہ اور سیاہ دل شخص ہوگا۔ سبزہ نسب کی رو سے سب سے تریں اور دین و اخلاق سے دور ترین، شخص ہوگا اور اس کے فوجی بھی بد نسب اور بڑے لوگ ہوں گے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جنگ باطل کے دو گروہوں میں ہوگی، جن میں ایک خراسان سے آیا ہوا کالے چھندوں کا لشکر ہے اور دوسرا عراقی لشکر ہے۔ چسے جبارہ اور اشراق کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

۵۔ یہ جنگ مذکورہ لشکر اور اعرابے اکراد کے درمیان انبار اور ہیبت کے درمیانی علاقے میں ہوگی۔ انبار عراق کا ایک شہر ہے جو فرات کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔ اور ہیبت انبار کے مغرب میں ہے۔ انبار کا پرانا نام امامدی تھا۔ چند سال قبل اسے تبدیل کر کے انبار کر دیا گیا اس لیے کہ یہی نام اس کا قدیم ترین نام تھا۔

۶۔ اس جنگ کے نتیجے میں بغداد تباہ ہو جائے گا۔ امیر المومنین کے عہد میں بغداد کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ یہ آپ کے غیب جاننے کا ثبوت ہے۔

۷۔ سناوند اور دینور کے درمیان بھی جنگ ہوگی۔ سناوند ہمدان کے جنوب میں اور دینور ایرانی کردستان کا ایک شہر ہے۔ جب کہ ہمدان کرمان کے قریب ایران کا ایک مشہور شہر ہے۔

۸۔ اس جنگ کے سبب بنی عباس کی حکومت ختم ہو جائے گی اور اس کو ختم کرنے والے لشکر کا سردار ہمدانی ہوگا اس کا نام محمد ہوگا۔ ممکن ہے کہ یہ سید حسنی کے لشکر کا کوئی سردار ہو۔



توقیت کا مسئلہ

توقیت کے معنی وقت معین کرنے کے ہیں۔ مشیتِ الہی یہ تھی کہ ظہورِ مہدی کے وقت کو پوشیدہ رکھا جائے۔ بالکل اسی طرح جیسے خود انسان کی اپنی موت کا وقت یا وقتِ قیامت پوشیدہ ہے۔ یہی سبب ہے کہ آلِ محمد علیہم السلام نے نہ خود توقیت کی اور نہ دوسروں کے اس عمل کو پسندیدہ قرار دیا بلکہ مذمت فرمائی۔

ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں قائم کا خروج کب ہوگا؟ فرمایا اے ابو محمد! ہم وہ خاندان ہیں کہ وقت معین نہیں کرتے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔ اے ابو محمد! اس امر سے پہلے پانچ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ ماہِ رمضان کی نذر، خروجِ سعفانی، خروجِ خراسانی، قتلِ نفسِ زکیہ اور زمینِ سیدار کا خسف۔ پھر فرمایا اے ابو محمد! اس سے قبل دو طاعون ہوں گے، طاعونِ سفید اور طاعونِ سرخ ابو بصیر نے پوچھا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں یہ دو طاعون کیا ہیں، فرمایا طاعونِ سفید عام موت ہے اور طاعونِ سرخ قتلِ شمشیر ہے۔ قائمِ خروج نہیں کرے گا جب تک کہ تیسویں رمضان کی شب میں جو مجھ کی شب ہوگی۔ فضاؤں میں اس کے نام کا اعلان نہ ہو جائے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد بن مسلم سے فرمایا کہ اے محمد! جو شخص بھی ہماری طرف سے تعیین وقت کی اطلاع دے اس کی تکذیب کرنا۔ اس لیے کہ ہم کسی شخص کے لیے بھی وقت کی تعیین نہیں کرتے۔

منزم نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ پر خدا ہو جاؤں۔ ہم جس امر کے انتظار میں ہیں اس کے بارے میں بتلائیے کہ کب ہوگا؟ فرمایا اے منزم! وقت معین کرنے والے جھوٹ بولیں گے اور اس امر میں عجلت کرنے والے ہلاک ہوں گے اور تیر سلیم تم کرنے والے فلاح پائیں گے۔

اس موضوع کی کثیر تعداد روایات میں سے چند اس مقام پر نقل کی گئی ہیں۔ غیبت کی کتابوں میں ان کتابوں میں جن میں غیبت کا تفصیلی ذکر ہے۔ مؤلفین نے تعیین وقت کی ممانعت کے عنوان سے مستقل باب قائم کیا ہے۔ مثلاً اصول کافی کلینی (۲۲۹ھ) میں کراہیۃ التوقیت کے عنوان سے باب ہے۔ غیبت نعمانی (۳۲۲ھ) اور غیبت طوسی (۲۶۰ھ) میں نہی عن التوقیت کے عنوان سے ہے۔ بحار الانوار مجلسی (۱۱۱۱ھ) میں باب التحصیص والنہی عن التوقیت ہے۔

لیکن اس کے برخلاف چند احادیث ایسی بھی ملتی ہیں جن میں کسی معین وقت کا بیان ملتا ہے۔ ہم انہیں نعمانی و طوسی کی غیبت اور بحار الانوار سے نقل کر رہے ہیں۔

ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کی، کہ امیر المؤمنین! نے فرمایا کہ سن ستر (۶۷ھ) تک بلائے اور بلار کے بعد آسائش ہے۔ حالانکہ ستر گزر گیا اور ہم نے کوئی آسائش نہیں دیکھی۔ امام نے فرمایا اے ثابت اللہ نے اس امر کے لیے ستر معین فرمایا تھا۔ لیکن جب حسین

کا مفہوم یہ ہے کہ خدا جو چاہتا ہے۔ مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثبت کر دیتا ہے۔ مسئلہ محو اثبات اور مسئلہ بدار پر علم کلام کی کتابوں میں مفصل بحثیں کی گئی ہیں۔ وہاں دیکھا جاسکتا ہے۔

توقیت کے مسئلے پر آل محمد کے نقطہ نظر کی وضاحت کے بعد دیگر ادیان و مذاہب میں سے چند ایک کا سرسری جائزہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اس بات سے قطع نظر کہ دیگر ادیان میں پائی جانے والی پیشگوئیوں کی علمی و دینی حیثیت کیا ہے ہم صرف دو حوالوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں جس سے حقیقت منظر کے عہد ظہور پر روشنی پڑتی ہے۔ ہندوؤں کا کیش و سلک بہت قدیم ہے۔ ہندوؤں نے اپنے معتقدات کی روشنی میں زمانے کو چار ادوار پر تقسیم کیا ہے سب سے پہلے ست یگ تھا جو نور ہی نور اور حق ہی حق تھا، اس کے بعد پستیوں اور تنزلات کے سبب تریتا یگ شروع ہوا۔ اس کے خاتمہ کے بعد دو ایڑیگ کا آغاز ہوا اور دو ایڑی کے اختتام کے بعد موجودہ دور یعنی کل یگ شروع ہوا، جسے ہم عام بول چال میں کلجگ کہتے ہیں۔ جب کل یگ ختم ہو جائے گا تو دوبارہ ست یگ آئے گا۔ ان سارے یگوں میں کل یگ سب سے چھوٹا ہے۔ یہ دور تاریخی اور شرک کا دور ہے۔ جب کہ ست یگ نورانی اور خیر کا دور ہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کلجگ کے آغاز و اختتام کے سلسلے میں ہندو نظریات کیا ہیں؟ ایک مشہور محقق کی رائے میں ہندوؤں کا موجودہ یگ یعنی کل یگ تقریباً اسی زمانے سے شروع ہوتا ہے جو طوفان نوح کا زمانہ ہے۔ اس واقعہ کو ہندو ایک یادگار واقعہ سمجھتے ہیں۔ اس موجودہ یگ کی تاریخ یقیناً

پانی کے سیلاب شروع ہوتی ہیں، ہندو اپنی پوری جنتری کی بنیاد اس واقعہ کو قرار دیتے ہیں، سیلاب کے بعد ہر ساٹھ سال کا ایک سال مان کر ان سالوں میں اپنے اجتماعی اور انفرادی واقعات کی مدت شمار کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ گفتگو کلبجگ کے آغاز سے متعلق تھی۔ اب اس کا اختتام دیکھیں۔ ایک محقق نے اگستہ جوتی مارچ ۱۹۸۱ء کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ایسے ثبوت موجود ہیں کہ یگ بدلنے کا وقت آگیا ہے کل یگ اب وداع ہو رہا ہے اور اس کی جگہ پر ایسا دور آرہا ہے۔ جسے ست یگ کہا جاسکے۔ منواسمرتی، سنگ پران اور بھاگوت میں دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق حساب پھیلانے سے پتہ چلتا ہے، کہ موجودہ دور بجران کا دور ہے۔ — ان سب اعداد و شمار کو دیکھتے ہوئے وہ وقت ٹھیک انہیں دنوں میں ہے۔ جس میں یگ بدلنا چاہیے جو ۱۹۸۸ء سے ۲۰۰۸ء تک بیس سال کا ہے۔

اس بحث کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے یہ جاننا ضروری کہ ہندوؤں کے عقیدے کی رُو سے دنیا میں چوبیس (۲۴) اوتار یعنی مظہر خداوندی ہوں گے جن میں سے تیس (۲۳) گزر چکے ہیں، فقط چوبیسواں باقی ہے اور ساری دنیا کے ہندو اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس آخری اتار کا نام کلکی یا کلنکی ہے یعنی سیاہی کو دور کرنے والا۔ اس اوتار کے بارے میں مقدس ہندوستانی

کتاب گیتا کا یہ حوالہ قابل غور ہے " اتنی کتنا سنا کر شکد یو جی نے کہا کہ اسے راجہ پرکیشیت
 جب اخیر کلجنگ میں اسی طرح بڑا پاپ ہوگا تب پریشور دھوم کی رکشا کرنے کے واسطے
 سنبھل دیش میں گوڑ برہمن کے گھر کلنکی اتار لیں گے اور نیلے گھوڑے پر چڑھ کر سزا دیں
 راجہ اور دھرمی اور پاپیوں کو تلوار سے مار ڈالیں گے جب کہ ان کے درشن ملنے سے
 بچے ہوئے آدمیوں کو گیان مل جائے گا تب وہ لوگ پاپ کرنا چھوڑ کر اپنے
 دھرم سے چلیں گے۔ اس کے آٹھ سو برس بعد ست یگ ہو کر سب چھوڑے
 اور بڑے اپنا دھرم کریں گے بلکہ

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ کلجنگ کے آخر میں پاپ گناہ اور
 بے دینی کے نتیجے میں کلنکی اتار ظہور کریں گے۔ کلجنگ کا یہ آخر سن انیس سو اسی
 (۱۹۰۰ء) عیسوی سے سن میں سو (۲۰۰۰) عیسوی ہے۔ اس سے کلنکی اتار کے ظہور
 کے زمانے پر روشنی پڑتی ہے کہ اس دور کے فریب قریب آپ سنبھل دیش (کہ
 سے ظہور کریں گے۔ بڑی خون ریز جنگیں ہوں گی جن میں آپ کامیاب ہوں گے
 جس کی وجہ سے لوگ دین پر کار بند ہو جائیں گے اور گناہ و بے دینی کو ترک کر دیں
 گے۔ آخری جملہ جس میں آٹھ برس کی مدت بیان کی گئی ہے شاید اس سے
 رحمت کا دد مراد ہو۔ یا پھر یہ ممکن ہے کہ یہ جملہ تحریف شدہ ہو۔ اس کا مفہوم
 ہم پر واضح نہیں ہے۔

البتہ اس بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم ایک حوالہ درج کرتے ہیں

جس سے کوئی حتمی نتیجہ نکالنے کے موقف میں نہیں ہیں۔ لیکن اس سے ایک نسبتاً واضح تر مفہوم کا سراغ ملتا ہے۔ نواب اصغر حسین الہ آبادی نے اپنے ایک رسالے ظہور قائم آل محمد میں تحریر کیا ہے۔

شرمید بھاگوت، اسکند ۲، ادھیائے دوسرا

کلجگ میں سنساری آدمی ہر روز سچائی اور دیا چھوڑ دینے سے کم طاقت ہو جائیں گے۔ کلجگ میں آدمی کی عمر تخمیناً ایک سو بیس سال لکھی گئی ہے۔ مگر ادھر م (گناہ) کرنے سے وہ پوری عمر کو نہ پہنچ کر اس کے اندر ہی مر جائیں گے اور کلجگ کے آخر میں بہت ادھر م کرنے سے اکثر لوگ بیس یا بائیس برس سے زیادہ نہ زندہ رہیں گے۔ ایسا چکر ورتی اور پرتابی راجہ بھی کوئی نہ ہوگا کہ جس کا حکم ساتویں دیپ کے راجہ کے لوگ مانیں۔ اپنا ادھر م اور نیا ڈھچھوڑ کر جوان کو روپیہ دے گا اس کی حمایت کریں گے۔ دھڑی کوڑی کے واسطے دشمن ہو جائیں گے۔ گائے کا دودھ بھری کے برابر کم ہو جائے گا اور گائے میلا اور غلیظ کھا دے گی۔ برامبھوں میں ایسا چھن نہ ہے گا کہ جسے دیکھ کر آدمی پہچان لے کہ یہ برہمن ہے۔ بلکہ پوچھنے سے ان کی ذات معلوم ہوگی۔ بیابا میں بہت چیل ہوگا۔ اور مورکھ آدمی جھوٹی بات بنانے والا سچا اور گیانی سمجھا جائے گا۔ دولت مند کی خدمت سب لوگ کریں گے۔ ذات پات کا کچھ سکاظ نہ کریں گے۔ استری

اور پش کاجیت ملنے سے اونچ اور نیچ ذات آپس میں بھوگ بلاس کریں گے۔ یعنی تعلقات خاص پیدا کریں گے۔ اپنی خوبصورتی کے واسطے سر پر بال رکھیں گے۔ پر لوگ (آخرت) کا کچھ خیال نہ کریں گے۔ چور اور ڈاکو بہت پیدا ہوں گے۔ جو سب کو دکھ دین گے اور راجہ لوگ ڈاکوؤں سے مل کر پرجا کا دھن چرائیں گے۔ دس برس کی لڑکی کے بچہ پیدا ہوگا۔ درخت چھوٹے ہو جائیں گے۔ لپست لوگ اناج اور کپڑے کا دکھا ٹھایا گے۔ راجہ لوگ تھوڑی قوت رکھنے پر بھی زمین لینے کی خواہش کریں گے۔ گرہستی لوگ ماں باپ کو چھوڑ کر ساس اور سسر کے ہو جائیں گے۔

کلجنگ کے راجہ اپنا دھرم اور کرم چھوڑ کر استری بالک اور گٹو کا بدہ کریں گے کام کو دودھ اور لالہ بھر رکھیں گے اور دوسرے کی دولت، عورت اور زمین زبردستی چھین لیں گے۔ ان کا حال دیکھ کر رعایا بھی ویسا ہی کاا کرے گی

سری کرشن جی کے اس دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جو جو اور جس جن گھرانے کے بند و راجہ ہوں گے ان کے مفصل حالات اور زمانہ حکومت تحریر کرنے کے بعد اور کاکول کا راج بنا کر یہ لکھا ہے کہ اس کے بعد مسلمان راجہ ہو کر بادشاہ کہلائیں گے اور ایک ہزار ننانوے برس تک ان کا راج رہے گا اور مسلمانوں کو جیت کر دس پیرھی تک گوراندھی راج کریں گے۔ پھر اہیر اور شودر اور پٹیچہ راجہ ہوں گے اس کے بعد گیارہ پیرھی ننانوے برس تک موم کا راج ہوگا سورج لمبی بے شاخ اور بے نشان ہو جائیں گے۔

مندرجہ بالا آثار اور نشانیوں میں سے صرف چند کے متعلق کچھ تفصیل پیش

کرتا ہوں بقیہ حالات جو ہیں ان کو زمانہ خود دیکھ رہا ہے۔

اول

اگر وہ زمانہ شمار کیا جاوے کہ جب مسلمانوں کو سندھ میں فتح ہوئی تو تقریباً مسلمانوں کی حکومت ۷۵۰ء تک رہ کر وہ مدت قائم ہو جاتی ہے۔

دوم

دس پٹری گورنڈی راج کریں گے۔ یعنی گورے راجہ ہوں گے۔ اگر ایڈورڈ جو آٹھواں کہلاتا تھا۔ وہ سلطنت نہ چھوڑتا تو یہ پیش گوئی غلط ہو جاتی مگر اس نئے واقعہ نے ثابت کر دیا کہ جو کہا گیا تھا وہ درست نکلا۔

1. QUEEN ANNE		1702 -	1714
2. GEORGE I	INDIA.	1714-	1727
3 GEORGE II	"	1727.	1760
4. GEORGE. III	"	1760	1820
5 GEORGE IV.	"	1820	1830
6 WILLIAM IV	"	1830	1837
7 QUEEN VICTORIA		1837	1901
8 EDWARD VII		1901	1910
9 GEORGE V.		1910	1918
10 EDWARD VIII		1918	1947
11 GEORGE VI		1947	TILL NOW

NOTE. After partition this rule came to an end but after some time.

سوم

اہیر اور شودر اور پٹھہ راجہ ہوں گے، جو کہ آج کل موجود ہے۔ جس میں ہر ذات کے منسٹر وغیرہ ہیں اور حکومت ان کے ہاتھ میں ہے۔

چوتھے

گیارہ پیر بھی ننانوے برس مون کا راج ہوگا۔ مون کے معنی خاموش رہنے والے کے ہیں۔

پانچویں

زمین زبردستی چھین لیں گے سے ثابت ہوا کہ زمینداری و تعلقہ داری و جاگیر داری کا خلاف انصاف خاتمہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ لفظ زبردستی سے ظاہر ہوتا ہے۔

چھٹے

سورج بنسی بے شاخ اور بے نشان ہو جائیں گے سے مراد حکومت مہاراجہ اوسے پور ہے۔ کیونکہ یہ بہاراجہ رام چند راجی کے اولاد اکبر جن کا نام نو تھا۔ ان کی نسل سے ہیں۔

ساتویں

بہت لوگ کپڑے اور اناج کا دکھا اٹھائیں گے۔ جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔

آٹھویں

لوگوں کا دھن زبردستی چھین لیں گے مراد مختلف قسم کے ٹیکس ہیں۔

اس حوالے میں دو مختلف ابواب کے مضامین کو ایک ہی باب کے ذیل میں جوڑ دیا گیا ہے۔ جبکہ حوالے کا پہلا پیرا گراف اسکندھ بارہ کے دوسرے ادھیائے سے ہے اور دوسرا پیرا گراف اسکندھ بارہ کے پہلے ادھیائے کے آخر سے ہے (صفحہ ۵۸) ننانوے برس کے مون کے راج کے بعد یہ تحریر ہے کہ اتنے لوگ کلجنگ میں نامی راجہ ہو کر پھرا پیر اور شودر اور پچھرا پیر ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی اس حساب سے ست ایک زمانہ رجعت ہوگا اور ظہور مہدی کلجنگ کے آخری دور میں ہوگا۔ جب کہ ہم اوپر یہ بتا آئے ہیں کہ کلجنگ کا آخر ۱۹۸۰ء عیسوی سے ۲۰۲۰ء عیسوی کے درمیان ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اب ہم کتاب مقدس کی طرف چلتے ہیں۔ جس کے صحیفوں کو آج بھی کرۂ ارض کی ایک بہت بڑی آبادی میں دینی اور ادر علی اہمیت حاصل ہے۔

صحیفہ وانیاں باب ۱۲ فقرات یکم تا ۱۳

اور اس وقت میکائیل مقرب فرشتہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی حیات کے لیے کھڑا ہے اٹھے گا اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ابتدائی اقوام سے اس وقت تک کبھی نہ ہوا ہوگا۔ اور اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہوگا رہائی پائے گا۔ اور جو خاک میں سو رہے ہیں۔ اُن میں سے بہترے جاگ اُٹھیں گے۔ بعض حیات ابدی کے لیے اور بعض رسوائی اور ذلت ابدی کے لیے۔ اور اہل دانش نور فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہترے صادق ہو گئے۔ ستاروں کی مانند ابد الابد تک روشن رہیں گے۔

لیکن تو اے دانی ایل ان باتوں کو بند رکھ اور کتاب پر آخری زمانے تک مہر لگا دے
بہتر ہے اس کی لغتیں و تحقیق کریں گے اور دانش افزوں ہوگی۔

پھر میں دانی ایل نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ وہ شخص اور کھڑے تھے۔ ایک
دریا کے اس کنارے پر اور دوسرا دریا کے اُس کنارے پر۔ اور ایک نے اس
شخص سے جو کتنا فی لباس پہنے تھا اور دریا کے پانی پر کھڑا تھا اور پوچھا کہ ان عجیب
کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اور میں نے سنا کہ اس شخص نے جو کتنا فی لباس پہنے
تھا اور جو دریا کے پانی کے اوپر کھڑا تھا۔ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر حُجَّ
القیسوم کی قسم کھائی اور کہا کہ ایک دور اور دور اور نیم دور۔ اور جب وہ مورس
لوگوں کے اقتدار کو نیست کر چکیں گے تو یہ سب کچھ پورا ہو جائے گا۔ اور میں نے
سنا پر سمجھ نہ سکا۔ تب میں نے کہا اے میرے خلد دند ان کا انجام کیا ہوگا؟ اس
نے کہا اے دانی ایل تو اپنی راہ لے۔ کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند اور
سر بہ مہر رہیں گی۔ اور بہت لوگ پاک کیے جائیں گے اور صاف و براق ہوں گے لیکن
شریر شرارت کرتے رہیں گے اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا پر دانش ور سمجھیں گے
اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور وہ اجاڑنے والی مکروہ چیز
نصب کی جائے گی ایک ہزار و دسویں سے (۱۲۹۰) دن ہوں گے۔ مبارک ہے وہ جو
ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک انتظار کرتا ہے۔ پر تو اپنی راہ لے جب تک کہ
مدت پوری نہ ہو۔ کیونکہ تو آرام کرے گا اور ایام کے اختتام پر اپنی میراث میں
اُمّ کھڑا ہوگا

اس پیش گوئی کے اسرار و رموز کی تفصیلات ہمارا موضوع بحث نہیں ہیں

لیکن پہلے یہ اگر اہم میں مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر کیا گیا ہے جس سے زمانہ رجعت مراد ہے اور ستاروں کی مانند روشن رہنے والوں سے زمانہ رجعت کے حکمران مراد ہیں یہ موضوع چونکہ ہمارے دائرہ بحث سے خارج ہے۔ لہذا ہم اسے نہیں پر روک کر ظہور مہدی کے مسئلے پر غور کرتے ہیں۔ حضرت دانیال علیہ السلام کے اس صحیفہ پر بہت سر بہرہ پیش گوئیاں ہیں جن میں علامات و اشارات کی زبان میں ظہور مہدی تک کے واقعات مندرج ہیں۔ وہ واقعات چونکہ بہت عجیب ہیں۔ لہذا انہیں عجائب سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ گفتگو کی گئی ہے کہ ان عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اس کے جواب میں جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں انہیں کی وضاحت پر اس پیش گوئی کا سمجھ میں آنا موقوف ہے۔

(۱) اس پیش گوئی کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے ہمیں داعی قربانی کا سراغ لگانا ہے۔ یہ وہ قربانی ہے جو بنی اسرائیل کے مذہبی رسوم کے مطابق بیت المقدس میں ادا کی جاتی تھی اور بنی اسرائیل کی اسیری کے بعد موقوف ہو گئی۔ اسیری کا یہ واقعہ ۵۸۶ ق م میں ہوا جب بیت المقدس بابل کے بادشاہ بنوکدنصر کے ہاتھوں مسمار ہوا اور وہ تمام اسرائیلیوں کو قید کر کے بابل لے گیا۔ اس کی کچھ تفصیل تواریخ ۲ اور سلاطین ۲ میں کتاب مقدس میں دیکھی جاسکتی ہے۔

(۲) داعی قربانی کے موقوف ہونے کا سن ۶۰۱ ق م ہے اس کے بارہ سو نوے (۱۲۹۰) سال کے بعد جاڑنے والی مکروہ چیز نصب ہوگئی۔ ۶۰۱ میں ۶۸۹ کو جمع کرنے سے ۱۲۹۰ کا عدد حاصل ہوتا ہے یعنی ۶۸۹ میں مکروہ چیز کو

اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو وہ
 برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا تھا۔ پس اگر وہ تم سے کہیں
 کہ دیکھو وہ پیابان ہیں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھیوں میں ہے تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ
 جیسے بجلی یورپ سے کوئٹہ تک پھیم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا
 جہاں مردار ہے وہاں گدھ جمع ہو جائیں گے۔ (چوبیسواں باب) تزلزل مسیح سے کچھ
 قبل اجاڑنے والی مکروہ چیز کا مقدس مقام کھڑا ہونا کہیں خروج سفیانی کا اشارہ تو
 نہیں؟ یہ اور ایسی ہی بہت سی باتیں اس خطبہ میں قابل غور ہیں۔

اب ہم دوبارہ اسلام کے ذخیرہ کتب اور آثار و اخبار کی طرف واپس

چلتے ہیں۔

احادیث میں توحیت کی ممانعت کے باوجود عرفا اور مجتہدین اور اصحاب علم و
 جہد و عمل و اعداد نے ظہور مہدی کے سن تعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ محی الدین ابن عربی
 ابن سینا، شاہ نعمت اللہ ولی، ابوریحان بیرونی اور خواجہ نصیر الدین طوسی وغیرہ نے
 تشریح و نظم میں اشارات تحریر کئے ہیں، جن سے سن ظہور پر روشنی پڑتی ہے۔ یہ تاریخ المودۃ
 میں اشعار کی تفصیلات بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔

مثال کے طور پر یہ تاریخ المودۃ میں عنقائے مغرب، کے حوالہ سے محی الدین عربی
 کی ایک نظم ہے، جس کا ایک شعر یہ ہے۔

فغد فنا خاء الزمان و ذالها

علی فناء مدلول الکدر و یقوم

اس اعتبار سے (ف) ۶۰۰ + (ذ) ۶۰۰ + (ف) ۸۰ = ۱۳۸۰ ہوتا ہے۔

میر جہانی کی تشریح کے مطابق سن ۱۳۸۰ء سے ۱۳۸۹ء کے درمیان کا وقت قرار پاتا ہے جب کہ محقق مذکور نے سامرة الابراہم و محاصرة الاغبار تالیف محی الدین عربی جزرہ اول صفحہ ۱۲۳ کے متن کے ترجمہ و تشریح کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ قرآن اعظم جس کی مدت ۹۸۰ سال ہے آج یعنی ۱۳۸۳ء کے تین ماہ سے کچھ اوپر گزر چکا ہے۔ اب تک قرآن اعظم سے آٹھ سو تین سال سے کچھ اوپر ہو چکے ہیں اور اس قرآن کے ۱۵ سال باقی بچے ہیں۔ جب کہ اس قرن کے رجب چہارم میں سے ۸۸ سال گزرے ہیں امید ہے کہ جلد ہی یعنی قرآن کے ختم ہونے سے قبل ظہور ہو جائے۔

سید محمد صالح حسینی نے برہان القاطع میں چند قرآن کو سامنے رکھ کر تحریر کیا تھا کہ ظہور مہدی عاشورا کے دن بروز مشنبہ سن ۱۱۱۵ھ ہوگا۔

(الذریعہ جلد ہفتم صفحہ ۱۲۴ حاشیہ)

صاحب نور الانوار نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ فضلار و محدثین اور عرفار و مجتہدین وغیرہ نے مختلف طریقوں سے حساب لگا لگا کر وقت ظہور کا استنباط کیا ہے۔ جن میں صدق اور کذب دونوں کا احتمال ہے۔ البتہ ان لوگوں کی طرف منسوب باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صدی کی ساتویں دہائی (۷۰) سے صدی کے اختتام تک ایسے واقعات ظہور پذیر ہوں گے۔ جو ہونناک و وحشت ناک اور عظیم ہوں گے۔ جنہیں خدا اور اسخون فی العلم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ یہ واضح رہے کہ اس کتاب کا سال تحریر سن ۱۲۷۲ ہجری ہے اور سال طباعت سن ۱۳۱۱ء ہے۔ یہ چند حوالے صاحبان تحقیق کی دلچسپی کے لیے تحریر کیے گئے ہیں تفصیلات مفصل کتابوں میں موجود ہیں۔

اس موضوع پر آثار آل محمد میں دو روایتیں میری نگاہ سے گزری ہیں۔ پہلی ابو
 بعبید مخزومی کی روایت امام باقر علیہ السلام سے ہے اور دوسری امام حسن عسکری علیہ
 السلام کی ایک تحریر ہے۔ جو ایک کتاب پر پائی گئی۔ پہلی روایت پر گفتگو سے قبل
 اس کی صورت حال دیکھتے چلیں۔ یہ روایت بحار الانوار میں تفسیر عیاشی سے نقل ہوئی
 ہے اور عیاشی نے اسے خثیمہ بن عبد الرحمن کے واسطے سے ابو بعبید سے نقل کیا ہے عیاشی
 کلینی کے معاصر تھے اور ابو بعبید امام محمد باقر علیہ السلام کا ہم عصر اور ان کا راوی ہے اس
 اعتبار سے عیاشی سے ابو بعبید تک چار پانچ راویوں کو ہونا چاہیے جب کہ صرف خثیمہ
 کا نام ملتا ہے۔ لہذا یہ حدیث مرسل اور ضعیف ہے۔ خثیمہ ابن عبد الرحمن ایک مجہول
 الحال راوی ہے اور علم رجال کی کتابوں میں اس کا سراغ نہیں ملتا۔ جب کہ ابو بعبید
 کی بابت کتب رجال میں نہ مرع ہے نہ مذمت ہے۔ مذکورہ ساری باتیں درست
 ہیں۔ لیکن میرے خیال میں مقطعات کے اتنے دقیق موضوع پر کسی روایت کے
 جعل کرنے کا کوئی داعی موجود نہیں تھا اور لظاہر اس کے جس سے نہ جلد منفعت
 کا کوئی پہلو سامنے آتا ہے اور نہ دفع ضرر کا لہذا یہ ممکن ہے کہ راویوں کے ذریعہ
 پوری بات ہم تک نہ پہنچ سکی ہو جس کے سبب اس روایت میں بعض قابل
 گرفت سپو نظر آ رہے ہیں۔ علمائے اس روایت کو مشکل اور متشابہہ قرار
 دیا ہے۔

یہ روایت طویل ہے جس میں امام باقر علیہ السلام نے مقطعات قرآنی سے
 آل محمد کے قیام کرنے والوں اور بعض باطل کے خروج کرنے والوں کے سنین کی
 تعیین فرمائی ہے۔ اس روایت کے آخر میں ہے ”و یقوم قائمنا

عند انقضاء ہاب الکر۔ ہمارا قائم اس کے گزرنے پر الکر میں قیام کرے گا مجلسی نے اس روایت پر ایک طویل حاشیہ سپرد قلم کیا ہے اور اس روایت کی مختلف توجیہات پیش کی ہیں۔ موضوع سے متعلق انہوں نے تیسری توجیہ میں یہ فرمایا ہے کہ ممکن ہے کہ اس سے تمام الکر مراد ہوں۔ جو قرآن میں آئے ہیں اور یہ پانچ سورتوں کے آغاز میں ہیں اور ان سب کا مجموعی عدد ۱۱۵۵ ہے۔ مجلسی نے دوسری توجیہ میں یہ ہوتا کتابت کا احتمال دے کر اسے الکر پڑھا ہے میرے خیال میں اگر گزشتہ پانچ الکر کے ساتھ ایک الکر کو، جو کہ اسی قبیل سے ہے، شامل کر لیا جائے تو یہ سن برآمد ہوگا۔ $۱۲۵۵ + ۲۶۱ = ۱۵۲۶$ ۔ واللہ اعلم عند اللہ۔

دوسری روایت بکار الانوار میں کتاب المختصر تالیف حسن بن سلیمان شاگرد شہید ازل سے نقل ہوئی ہے۔ یہاں پوری روایت نہیں ہے صرف اتنا ہے کہ انہوں نے کہا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی تحریر پائی گئی جس کا متن یہ ہے کہ، ہم حقائق کی جو ٹیوں تک نبوت اور ولایت کے قدموں سے بلند ہوئے۔ مجلسی نے درمیان کی عبارت چھوڑ دی ہے۔ پھر لکھا ہے کہ یہاں تک کہ امام نے فرمایا۔ اور ہماری پیروی کرنے والوں کے لیے زندگی کے چشمے بے نقاب ہوں گے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے بعد اس وقت جب کہ آسم اور طہ اور طواسین کے عدد سنین میں سے تمام ہو جائیں۔

یہی روایت بکار الانوار جلد ۵ صفحہ ۴۷۸ پر تفصیل کے لکھی ہے، جسے ”درۃ الباقی“ من اصداف الطاہرۃ (تالیف شہید بن محمد مکی) سے نقل کیا ہے۔ اس حوالے

کے علاوہ بھی مختلف کتابوں میں یہ روایت المحدث اور درۃ الباہر کے حوالوں سے مختصر سے اختلاف متن کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ایک ثقہ شخص نے بیان کیا کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی تحریر ایک کتاب کی پشت پر دیکھی ہے، جس کا متن یہ ہے۔ ”ہم حقائق کی چوٹیوں تک نبوت و ولایت کے قدموں سے پہنچے اور ہم جواں مروی اور ہلاکت کے پرچموں کے ساتھ ہفت آسمان تک بلند ہوئے۔ ہم دین و معرفت کے شیر اور علم و عمل کی بارش ہیں اس دنیا میں سیف و قلم ہم ہیں ہے اور آخرت میں علم اور حمد کا وارہا ہے۔ ہم سے اسباط دین کے خلفا رہیں اور یقین کے حلیف ہیں اور قوموں کو روشنی بخشنے والے چراغ اور کرم کی کلید ہیں۔ کلیم نے اصطفاء کا حلقہ پہنا کہ ہم نے وفا کا عہد لیا تھا۔ روح القدس نے آسمان سوم کی جنت میں ہمارے باغوں سے ابتدائی ذائقہ چکھا ہماری پیروی کرنے والے نجات یافتہ ہیں اور پاکیزہ گروہ ہیں۔ وہ ہمارے مددگار اور محافظ ہیں اور ظالموں کے خلاف ہمارا گروہ مددگار ہیں۔ اس کے بعد تحریر فرمایا سینفجر لہم ینایع الحیوان بعد لظی النیران لتحام الطوادیہ والطواسین من السین۔ ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے بعد زندگی کے چشمے پھوٹیں گے۔ اس وقت جب کہ طوادیر اور طواسین میں سے مکمل ہو جائیں۔

مجلسی نے بحار الانوار جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ پر المحدث والی روایت کو نقل کرنے کے بعد جو حاشیہ لکھا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ سائے آگم مراد ہوں اور وہ سائے مقطعات مراد ہوں، جن کے شروع

میں آئم ہے۔ جیسے المصن اس لیے یہ سارے مل کر طہ اور طواسین کے ساتھ ۱۱۵۹ تک پہنچتے ہیں۔ ہم نے جو تو جہیں ابولبید کی روایت میں بیان کی ہیں یہ تو جہہ ان میں کی بہترین تو جہہ کے قریب ہے اور خبر ابولبید کی مؤید بھی ہے۔ یہ وقت محین کرنے والی روایتیں اگر ہم ان کی صحت کو فرض بھی کر لیں۔ جب بھی ان روایات کے منافی نہیں ہیں۔ جن میں توقیت سے منع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ جن روایات میں توقیت سے منع کیا گیا ہے ان میں توقیت سے مراد حتمی توقیت ہے۔ جب کہ ان روایات میں حتمی نہیں ہے۔ بلکہ ان میں بدلہ کا امکان پایا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ توقیت کی ممانعت سے مراد ایسی تصریحی توقیت ہو جو ہر ایک پر واضح ہو جائے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ رمز و اشارہ سے بھی اس کا بیان نہ کیا جائے یا ایسی بات بھی نہ کہی جائے جس میں تصریح نہ ہو بلکہ مختلف احتمالات پائے جاتے ہوں۔

اس روایات کے نسخوں میں بڑے اختلافات ہیں۔ مجلسی نے بحار (جلد ۵) میں آئم اور طہ اور طواسین لکھا ہے۔ جب کہ بحار (جلد ۷) میں طواویر اور طواسین نقل کیا ہے۔ جس کا بظاہر کوئی مفہوم واضح نہیں ہے۔ بعض محققین نے اسے الروضۃ والطواسین لکھا ہے۔ یہ بھی غیر واضح ہے۔ البتہ اس کا نسخہ نسخہ الرطلہ والطواسین بھی ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں پانچ مقامات پر آئم ہے۔ جس کے اعداد ۱۱۵۵ ہیں اور ایک مقام پر طہ ہے۔ جس کا عدد ۱۴ ہے اور تین طواسین ہیں جن کا مجموعی عدد ۲۸۷ ہے لہذا ۱۱۵۵ + ۱۴ + ۲۸۷ = ۱۴۵۶ ہوتا ہے۔ جو غالباً بھیانک

اور عالمگیر جنگوں کا سال ہے۔ جس کے بعد کسی بھی سال مہدیؑ کا ظہور ہو سکتا ہے۔
واللہ اعلم عند اللہ

مجلسی نے ان دونوں روایتوں کو توقیت کی روایت قرار دے کر حاشیہ میں اس کی توجیہ فرمائی ہے۔ میرے خیال میں ان دونوں روایات میں سے کسی میں بھی سال ظہور کی توقیت نہیں ہے۔ بلکہ ظہور سے قبل کے کسی ایسے سال کی پیش گوئی ہے جو ظہور سے قریب ترین ہے، لیکن حتیٰ یہی ہے کہ کچھ نہیں معلوم کہ ظہور کب ہوگا؟ اور ساری علامتیں کب پوری ہوں گی۔ البتہ علامتوں کا سرعت سے پورا ہونا پوری انسانیت کے لیے اس بات کا اعلان ہے کہ اب استقبال کے لیے تیاری کر لینی چاہیے۔ ممکن ہے کہ بیان کردہ سنیں ہمارے سوتے استنباط کا نتیجہ ہوں اور ہمیں اپنے گناہوں پر افسوس کرنے کا موقع بھی نہ مل سکے۔

ختم شد



Electronics Copy made for use
of my children living abroad
Tahle Dua
S. Nazir Abbas

التاس سورہ فاتحہ کے تمام مروجین

۱ [شیخ صدوق	۱۳ (سید حسین عباس فرحت	۲۵ (تیکم و اخلاق حسین
۲ [علامہ مجلسی	۱۴ (تیکم و سید جعفر علی رضوی	۲۶ (سید ممتاز حسین
۳ [علامہ سائبر حسین	۱۵ (سید نظام حسین زیدی	۲۷ (تیکم و سید اختر عباس
۴ [علامہ سید علی نقی	۱۶ (سیدہ زہرہ	۲۸ (سید محمد علی
۵ [تیکم و سید عابد علی رضوی	۱۷ (سیدہ رضویہ خاتون	۲۹ (سیدہ رضیہ سلطان
۶ (تیکم و سید احمد علی رضوی	۱۸ (سید نجم الحسن	۳۰ (سید مظفر حسین
۷ (تیکم و سید رضا احمد	۱۹ (سید مبارک رضا	۳۱ (سید باسط حسین نقوی
۸ (تیکم و سید علی حیدر رضوی	۲۰ (سید تنہیت حیدر نقوی	۳۲ (نظام محی الدین
۹ (تیکم و سید سید حسن	۲۱ (تیکم و مرزا محمد ہاشم	۳۳ (سید ناصر علی زیدی
۱۰ (تیکم و سید مردان حسین جعفری	۲۲ (سید باقر علی رضوی	۳۴ (سید وزیر حیدر زیدی
۱۱ (تیکم و سید چار حسین	۲۳ (تیکم و سید باسط حسین	۳۵ (ریاض الحق
۱۲ (تیکم و مرزا تو حید علی	۲۴ (سید عرفان حیدر رضوی	۳۶ (خورشید تیکم